

ہر قسم کے طلاق اور ان کے اطلاق کے لیے جو شرائط ہوں ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اگر کسی شخص نے طلاق کے لیے جو شرائط بیان کی ہیں ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اگر کسی شخص نے طلاق کے لیے جو شرائط بیان کی ہیں ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اگر کسی شخص نے طلاق کے لیے جو شرائط بیان کی ہیں ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔

ہم سے تہذیب و ہون۔ لفظ سقیم دو معنوں کا حامل ہے۔
 اول سقیم نفس یعنی جڑا اور ادنیٰ سقیم النفس لکھ کر۔

[illegible][illegible][illegible]

وَمَا لَكُمْ	۱۰۰	وَالْقُلُوبُ
--------------	-----	--------------

[សេចក្តីណែនាំអំពីការបោះឆ្នោត](#)

ابْنُوآلِهٖ بُنْيَانًا فَالْقُوَّةُ فِي الْحُجْمِ ۖ فَارَادُوا بِهِ كَيْدًا

جہاں اس کے واسطے ایک حالت و مقام ہے اور اس کو اس کے اسی میں پھر پانچ گنا سمجھنا ہے

فَمَنْ أَمَرُوا الْأَنْفُسَ فَلَهُمْ أَجْرٌ أَلَا يُرْاهُونَ

کتاب: **تفسیر القرآن مجید** جلد: **۱** صفحہ: **۱۰۰**

وہ جو کو راہ سے گناہ سے بچیں جو کو شے کوئی نیک، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

بِغْلَمٍ حَلِيمٍ ﴿١٤﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ الشَّعْبَ قَالَ يَبْنِي لِي

أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَأْمُرُ قَالَ يَا أُبَيَّةُ

افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَجُدْ لِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصُّبْحِ ۝۱۰

فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّكَ لِلْجَبِينِ ۖ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَبُكَ بُحْرَىٰ الْمُحْسِنِينَ ﴿٣٩﴾

انہذا الرءس المبکک المبین ﴿۱۰﴾ وقد انشد فی حوض کرم

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا شِدْقَهُ فَجَعَلْنَاهُ فِي الْقُرْآنِ ذِكْرًا مَّحْمُودًا

اور انی بھائی کے لئے اس پر بھیجے گئے گول میں گوسوم ہے اور اس پر

معمولاً اپنے لیے چند بیکر گتے اور کوئلے کی جھانسیاں لے کر جاتا ہے۔

مجلس

موضع قرآن کو کھانسی کی طرح جھڑپوں میں ڈھک دینا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی تفسیر کو بھی بھڑپوں میں ڈھک دینا، یہ تو ایک بڑا بڑا جرم ہے۔ قرآن کی تفسیر کو بھڑپوں میں ڈھک دینا، یہ تو ایک بڑا بڑا جرم ہے۔ قرآن کی تفسیر کو بھڑپوں میں ڈھک دینا، یہ تو ایک بڑا بڑا جرم ہے۔

فَلَمَّا رَوَّحْنَاهُ إِذَا فِيهَا نَقَبَةٌ

[illegible][illegible]

سُورَةُ صَفَّتْ مِیْلَیَاتِ توحید اور اُنکی خصوصیات

- ۱۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ — تا — وَرَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ ۱۰۱۔ اُنکی شہادتِ توحید اور تہذیب
- ۲۔ وَجَعَلَ لَیْلٌ لِّیْلًا ۝ ۱۰۲۔ تا — فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّکَ ۝ ۱۰۳۔ اُنکی شفاعت اور شہادت
- ۳۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ ۱۰۴۔ تا — اِنَّا کُنَّا لَیْلًا لِّیْلًا ۝ ۱۰۵۔ اُنکی شفاعت اور تہذیب
- ۴۔ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ ۱۰۶۔ تا — اِنَّا کُنَّا لَیْلًا لِّیْلًا ۝ ۱۰۷۔ اُنکی شفاعت اور تہذیب
- ۵۔ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ ۱۰۸۔ تا — اِنَّا کُنَّا لَیْلًا لِّیْلًا ۝ ۱۰۹۔ اُنکی شفاعت اور تہذیب

۱۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ ۱۰۱۔ تا — وَرَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ ۱۰۲۔ اُنکی شہادتِ توحید اور تہذیب

۲۔ وَجَعَلَ لَیْلٌ لِّیْلًا ۝ ۱۰۲۔ تا — فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّکَ ۝ ۱۰۳۔ اُنکی شفاعت اور شہادت

۳۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ ۱۰۴۔ تا — اِنَّا کُنَّا لَیْلًا لِّیْلًا ۝ ۱۰۵۔ اُنکی شفاعت اور تہذیب

۴۔ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ ۱۰۶۔ تا — اِنَّا کُنَّا لَیْلًا لِّیْلًا ۝ ۱۰۷۔ اُنکی شفاعت اور تہذیب

۵۔ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ ۱۰۸۔ تا — اِنَّا کُنَّا لَیْلًا لِّیْلًا ۝ ۱۰۹۔ اُنکی شفاعت اور تہذیب

Figure 1

اصْبِرُوا عَلَىٰ إِلَهِكُمْ إِنَّ هَذَا شَيْءٌ نَزَّلْنَا بِهِ عَلَيْنَا

جسے رجب کہتے مہجوروں پر ہے جسکے اس بات میں کوئی غصہ نہ ہو اور اس کی

یہاں آپ کی زندگی بھر کے لیے ہمارے لیے ایک نیا آغاز ہے۔

وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الذِّكْرَ مِنْ بَيْنِنَا ۚ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ

مِنْ ذِكْرِي بَلْ لَهَا يَوْمَ وَقُوعِ عَذَابٍ ۝ أَمْ عِنْدَهُمْ

خَذَايْنِ احْبَبَهُ رَزَقَكَ الْعَزِيزُ الْقَدَرُ ۝ اَمْ لَهُمْ

[illegible]

ملک الشاموت والارض وما بينهما فلیرتقا

في الأسباب ١٥ جنداً ما هنالك كهزوم من

الْمُحْزَابِ ۖ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ

ذوالاقتادہ ۱۰۸۰ھ بمطابق ۱۶۶۹ء

یہاں واقعہ اور شہر اور لوگ کی قوم اور لہجے کے لوگ

اولئك الأحزاب إن كل إلا لذب الرسول حق

عِقَابٌ ﴿١٧﴾ وَمَا يَنْظُرُ هُوَ إِلَّا صَيْغَةً وَاجِدًا كَالْهَامَّةِ

[illegible]

مجلس

موضوعی قرآن و احیاء: ان کہتے تھے اپنے باپ دادوں کو میرا آگے تو نے کیا کر رکھا ہے مجھے توں کہی

تفاوت دقیق عمل تو سبب برباد منی! اگر چہ صواب دین تو ان میں ایک پیغمبر ہوا ہوں مگر وہ تو نام آدمی خاص سوسنے اور دوسنے کی۔

فَدَحَ الرِّحْلُ حَنْجَرَ

طیپا کورن بکسٹریکشن کوڈ

تفصیل

سلسلہ مضمونین ذکر و دعویٰ

۱۰۔ مسند ذیل عقلمندی سے اس عیب الٹی۔

[illegible]

کی طرف اُبل رہا تھا تو کچھ وہ صواب میں گر کر رہا۔ اس سے قصور و شک میں سے لاعلمی ہے۔ کیونکہ آپ صوم میں اور آپ سے معصیت کا صدور و افعال سے دھندلا شریعت کے تابع نہیں بلکہ تعین الہی و الانصاری (اس کی شہادت جہم ص ۱۸) مسئلہ قل اللہ اعلم الخ پر دوسری بار دعوے کا ذکر ہے۔ قریباً دوبارہ اعلان کر دو کہ تو صرف اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں۔ اور میری ہی پر قائم رہوں گا۔ اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہیں کروں گا۔ غرض کہ وہ اللہ پر امر و نہی اور تکلیف اخروی سے۔ نہیں اختیار بلکہ اللہ کے سوا کسی کی چاہ و عبادت کرتے رہیں گے۔ یہی ایک بات ہے کہ جو حق تعالیٰ کے ان صفت شمار سے اور قابل ذاتی نقصان میں رہے تو جب چاہے جس کی بارگاہ میں حساب و کتاب نہیں ہوگا۔ وہ اللہ کے ساتھ رہے گا۔

۱۰۴۸
۱۰۴۹
۱۰۵۰

اَقْسَمَ حَقِّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ اَفَاَنْتَ
سُنِقِدُ مَنْ فِي النَّارِ ۝۱۰۴۸
لَٰكِنَ الْكَافِرِينَ اَشَقَّوْا رَبَّهُمْ
لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ قَوْلِهَا عَرَفَ مُبَيَّنَّةً يُخْرِجُ مِنْ
تَحِيَّتِ الْاَنْفُسِ وَعَدَالِلِ لَا يَخْلِفُ اللَّهُ الْوَعْدَ ۝۱۰۴۹
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللَّهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ
يَاكُمُ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا
اَلْوَانُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ
حُطًّا ۝۱۰۵۰
اَقْسَمَ سِرِّهِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرًا لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝۱۰۵۱
عَلَيْكُمْ سِرِّهِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرًا لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۝۱۰۵۲
مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اَوْ لِيْكَ فِيْ صَلٰتٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۰۵۳
اللّٰهُ كَرِيْمٌ

۱۰۴۸
۱۰۴۹
۱۰۵۰
۱۰۵۱
۱۰۵۲
۱۰۵۳

جنت کی نشانی سے فطرت عباد الہی کے آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنائی جرات کو بغیر سنے اور حق و باطل میں امتیاز کر کے حق کو مان لیتے اور اس کی پیروی کرتے ہیں۔ ان کو اگر اللہ نے عبادت قبول کرنے کی کوئی عطا فرمائی اور حقیقت میں مقلد و کاتب نہیں ہیں حضرت سلیمان قدس سرہ فرماتے ہیں میں اقل سے مشابہ تو میرا خدا ہے۔ اس لئے حق اللہ کی تعریف اخروی ہے۔ یہ شخص جس کے اسلئے اللہ کا وجود اور لذت و مناد کی وجہ سے اللہ پر عبادت چاہے جو کچھ اللہ چاہے اس سے اللہ کی عبادت ہے۔ ہفتا ہوا کہ جو کسی کو اللہ کے عذاب سے بچنا چاہے اس کی تعریف اخروی ہے۔ لیکن جو لوگ دنیا میں اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈر کر ان کی عبادت و اطاعت میں مگر رہے ہیں ان کے لئے جنت میں منزل پرزناں والا طے ہوئے گا۔ اور نیچے فرمائی ہوئی ہیں گی یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اس طریقہ اللہ کے وعدہ میں فرمائی ہے اللہ تعالیٰ اللہ اللہ اللہ یہی ہے بلکہ وہ نور و دیوں سے ابھر رہی ہے ان دونوں میں زمین و آسمان اور خود حضرت انسان کی پہچان کا ذکر کیا اور اس میں ہمیشہ کی عبادت کی غرض ہے

[illegible]

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَبَ بِالصِّدْقِ

[illegible]

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَبَ بِالصِّدْقِ

۱۰۔ اس صورت کا پیش کیے بغیر کہ اس صورت کا کوئی نسخہ نہ ہو، یہ قاعدہ ہے کہ مطلقہ العالیہ (۱) اور حریفہ (۲) کی ملکیت میں کسی اور ملکیت کے ساتھ کسی اور ملکیت کا اضافہ ہو، تو اس سے اس ملکیت کی ملکیت ختم ہو جاتی ہے۔

خطبہ احمدیت کے روحانی بانی حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی کے علمی و تحقیقی عہد اور ان کی علمی و تحقیقی خدمات کے بارے میں فرمایا ہے کہ:

تفصیلی خلاصہ

[illegible]

ذکر دعوی

[illegible]

زمین و مٹی

تذکرہ جلیل المکتبہ حسن اللہ دلعزیز العبد المذنب (۱۳۶) پر حکمرانِ زمانہ کو اپنی مشقِ تعلیم پر توجہ دینا چاہیے۔ اگر اللہ تعالیٰ ارادے سے ہے جو سب پر غالب اور سب کو مٹا دے۔

وہل نقلی

وَلَقَدْ آتَيْنَا مَوْحَنَ الْهُدَىٰ ۖ فَتَوَلَّىٰ إِلَىٰ الْبَيْتِ مُدْبِرًا مِّنْهُنَّ أُولَٰئِكَ لَمْ يُكَفِّرْ بَعْدَ ذَلِكَ نَبَلٌ ۚ

بول گئے۔ اگر وہ اس امر کا کٹ دن کی آفتوں سے بچتا ہوتے ہیں تو انہیں جاسیے کہ وہ اس عکس کے کوئی اثر نہیں
دن مشرکین کا کوئی عامی و مدوگہ نہیں ہوگا اور ذکون ایسا سفاکی ہی میرا ہے گا جس کی سفاکی ان کے حق میں قبول کی جائے گی۔ اسی لیے ملذذین غلظو
الفسھم بالذکر باللہ من قریب منهم ینفعهم ولا یضیع فیہم ذلک کرم مسرہ ۱۱۷ ینفعہم حاشۃ الاعین یہ انسانیت
صفت برصوف کے قبل ہے اور اصل میں الاعین، الحاشۃ ہے یعنی وہی صفت کہنے والی نگاہوں کو ثوب جاسا ہے۔ یا الحاشۃ مصدر ہے العافیۃ

اور العافیۃ کی مانند انھوں کی ضیانت
سے فرح مہول کو دیکھنا مراد ہے۔ ینفعہم
حاشۃ الاعین حکقولہ۔ وان سقت
کرام انسان ای انسان وجود ان یکنون
حاشۃ مصدر لک العافیۃ والعافیۃ
ای یعلم حاشۃ الاعین (کرم مسرہ)
وہ ایسا طبع و خیر ہے کہ انھوں کی ضیانت
کو بھی جانتا ہے اور جو بھی دلوں میں پونڈ
ہیں ان سے بھی باخبر ہے، اس نے قیامت
کے دن وہ سب کے اعمال کی پوری پوری
جزا و سزا دے گا ۱۱۸ ینفعہم
بالحق یعنی اصل دعوت کے تاثیر ہے ام
اقل واللہ ینفعہم بالحق یعنی اللہ تعالیٰ
تو ایسا کار و ممتحن ہے کہ وہ جس کام
کا ارادہ فرماتا ہے، اسے اپنے ارادے اور
فیصلے کے مطابق ہر کام سے لیتا ہے
اور دم والین بدھوں میں
دوسرا لیکن مشرکین، اللہ کے سوا جن کو وہ
سائن معبودوں کو مصائب و عذاب پیش
پکارتے ہیں وہ ایسے طائر و بلے بس
ہیں کہ یہ بھی نہیں کر سکتے جیسا کہ فرمایا و
اذا قضی الامر فانما یقولون
مکس فیکونہ (بقمر ۱۷۶) اور وہ
جگہ فرما یا متول، الحق انعام
۱۹۶ اس کا ارشاد سزا باحق ہے
اور اس کے ارشاد و ارادہ مطابقت
کام کا جو بنایہ اس کی صفت ہے،
مبودان بالسد ایسا نہیں کر سکتے
ان اللہ هو السعید البصیر و قبل

الحق ۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

کی صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ جو پائے کہ سزا دے وہ السعید علی شئی (زہرات کو سننے والا) اور البصیر علی شئی (ہر چیز کو دیکھنے والا) ہے لیکن مہم وہ باہر میں صفت نہیں ہے
اس لئے معاش و عبادت میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا یا پائے جو سب کی دیکھ سکتا ہے اور سب کی کر سکتا ہے۔ شش اولہ بصیرہ یہ توفیق مذہبی ہے۔ ان مشرکین نے جن
ہر چاہ کر ان کا انجام نہیں دیکھا جو قوت میں اور ان کا نام میں ان سے جس زیادہ تھے جب انھوں نے نبیہ طبع اسود کو چھوڑا اور دیگر پر قائم تھے تو ان کے اقصیٰ بجز دنیا
مگر ان کے خوراک کا سزا دل انھیں اللہ کی گرفت سے بچھڑا دیں جو کو وہ لوگ یہاں سفاکی سمجھتے تھے۔ انارک نے انہیں نہیں انہوں نے جو معبود تھے جیسے انہوں نے ان معبود کو
آپ کے مثل انعام اللہ تعالیٰ (۱۱۷) انھیں ان کے کو انھوں نے ان کی قوت اور اس کی دیکھنے والی کا انکار
فقط الزکر علی من علی علیا و علیا لیسر یا کرنا ۱۲۔

اس الذی لا یومر من قوم (شاہی لفظ) اس کا جن کوئی کہے اور دیر میں عبادت چھوڑ کر اس کے بت کی عبادت کرنے لگیں۔ اور اگر وہ اس میں کھلیاں دیکھیں جو قوم میں انکسوت والی کر کے لوگوں کو کچی پکائی میں شامل کر لے۔ (ای) انکسوت ان کے بدل دیجئے ای عبادت الی عبادۃ مریدہ او ان ینظر فی الارض العسائی ان لم یسئل دیکھو عبادت ینظر فی الارض العسائی اسی ینظر میں اناس سببہ عبادت (قریبی) لکھہ وقال موسیٰ جب موسیٰ علیہ السلام کو قوم ان کے تکی کی منعبر ہو رہے تھے تو اپنی قوم کو اسیان دلایا کہ میں نے تم سے منکر و مزدود کے شر سے جو یہو حبل پر کی یقین نہ دیکھا جو اپنے اور منانہ پروردگار کی پناہ میں آجنا کہوں میرا پروردگار مجھے ان کے شر سے محفوظ رکھ گیا۔

فکلمہ وقال یہو حبل جب قوم کے اہل میں کوئی عبادت کے تکی کا پروردگار میں بہت اس وقت قوم زعمون کی کانگ آئی اس کے وقت قوم کے عبادت اور اٹھا رہے تھے تو آدمی کو کہی زار کھائی تھا اور پروردگار نے اسے علیہ السلام پر ایمان لے چکا تھا۔ مومن امن ال فرعون ایکٹا ایمان پرتل ہر حال کی صفات ہیں۔ اور یہ صفت کو تیسری صفت پر کیا ہے عدم کیا گیا ہے تاکہ واضح ہو جائے کہ وہ بدل مومن ال فرعون سے تھا۔ اگر اس کا کس ہوتا تو اس میں فرعون بلکہ سے متعلق ہو جاتا۔ اور اس طرح وہ فائدہ حاصل نہ ہوتا۔ تو ان کے فرعون اگرچہ اپنے ایمان کو سمجھتا ہے مگر اس کی صفت کو کسی علیہ السلام کے تکی کا پروردگار میں کر اس سے نہ رہا کی اور فرعون علیہ السلام کے تکی کا پروردگار میں کر اس سے نہ جتنی تکی کرنا چاہتے ہو کہ وہ یہ کہتا ہے کہ پروردگار میں اس کے تکی کا پروردگار میں اور اس کی عبادت نہیں کرنا چاہتا۔ تو یہ بات تو تکی کی وجہ نہیں بن سکتی۔ کیونکہ اس کا یہ دعوے لفظ نہیں۔ بلکہ اس بات ہے کہ وہ وہی کہانی اور اپنے دعوے کی کفایت پر کہتا ہے۔ پروردگار کی طرف سے کلام الی اور واضح حجات کیونکہ اس میں کام نہ بنی انکھوں سے مشاعرہ کر کے ہو اس سے سے تکی کرنے کے لئے کہتا ہے پاس کوئی وجہ ہوا نہیں۔ تم اس سے باز آ جاؤ لکھہ وان یات کسا ذابا یا انھیں تکی سے روکنے کا اور اذکار ہے کوئی علیہ السلام کے ہاتھ میں دوی استعمال میں یا خود اپنے دعوے میں ہوتا ہے یا کجا دونوں صورتوں میں ساقط قرین حق نہیں۔ زعمون کو اگر وہ سمجھتا ہے تو نہیں اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اسے تکی کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ تم اس کو لینے دینے کا غلط سے روک دو تو اس طرح اس کے جھوٹ کا وبال اس پر پڑے گا۔

یہو حبل

یہو حبل

مفسر القرآن
۱۰۴
المومن

اَلتَّائِبُونَ رَجُلًا اِنْ يَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَهُ كُفْرٌ
 کیا مارتے تھے جو ایک سو کوئی بدعت پر آگئے تھے اور وہاں سے اسے
بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ وَانْ يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْكُمْ كَيْدُ وَاَنْ
 کھڑے تھے۔ کھڑے تھے۔ اور اگر وہ بدعت پر آگئے تھے اور وہاں سے اسے
يَكُ صَادِقًا لِّبَعْضِكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ اِنَّ اللَّهَ
 اگر وہ بدعت پر آگئے تھے اور وہاں سے اسے
لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مِنْكُمْ كَذَابٌ ۝ يَقُولُ كُنَّا كُفَرًا
 اور وہ بدعت پر آگئے تھے اور وہاں سے اسے
الْيَوْمَ ظَاهِرِينَ فِي الْاَرْضِ فَمَنْ يَنْصُرُنَا مِنْ بَرٍّ
 اور وہ بدعت پر آگئے تھے اور وہاں سے اسے
اَللّٰهُ اِنْ جَاءَنَا قَالَ فِرْعَوْنُ مَا اُرِيكُمْ اِلَّا مَا ارٰى
 اور وہ بدعت پر آگئے تھے اور وہاں سے اسے
وَمَا اُهِدِيَكُمْ اِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ ۝ وَقَالَ الَّذِي
 اور وہ بدعت پر آگئے تھے اور وہاں سے اسے
اَمِنْ يَقُولُ اِنِّي اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝
 اور وہ بدعت پر آگئے تھے اور وہاں سے اسے
مِثْلَ دَابِ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ الَّذِيْنَ مِنْ
 اور وہ بدعت پر آگئے تھے اور وہاں سے اسے
بَعْدِهِمْ ۝ وَمَا اَللّٰهُ يُرِيدُ ظَلَمًا لِّلْعَالَمِ ۝ وَيَقُولُ اِنِّي
 اور وہ بدعت پر آگئے تھے اور وہاں سے اسے
اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ الْبَلَاءِ ۝ يَوْمَ تَكُونُ مَدْبُورِينَ
 اور وہ بدعت پر آگئے تھے اور وہاں سے اسے

مترجم

اور دوسرے لوگ اس سے بچ جائیں گے اور اس طرح اس کا مضمون اپنی موت آپ ہی جائیگا۔ لاجوابہ دیکھو فی وجہ شہادۃ الی قتالہ بل بلیکھو ان تنقذوہ عن اعدائہم ہذا المقالة شہرت کو کو ائمہ فان کھان کا ذابا کھنشل لا یعودہم رہ الا اہیہ وان کان صادقاً لا تنفعتم بہدہ کبریاۃ ۝ ۱۰۴ ۝ ۱۰۵ ۝ ان یات کسا ذابا اور اگر وہ سمجھتا ہے اور تم اس کی تکی کر کے تو نہیں اٹھا کر اس سے روکنے کے لئے کہتا ہے پاس کوئی وجہ ہوا نہیں۔ تم اس سے باز آ جاؤ لکھہ وان یات کسا ذابا یا انھیں تکی سے روکنے کا اور اذکار ہے کوئی علیہ السلام کے ہاتھ میں دوی استعمال میں یا خود اپنے دعوے میں ہوتا ہے یا کجا دونوں صورتوں میں ساقط قرین حق نہیں۔ زعمون کو اگر وہ سمجھتا ہے تو نہیں اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اسے تکی کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ تم اس کو لینے دینے کا غلط سے روک دو تو اس طرح اس کے جھوٹ کا وبال اس پر پڑے گا۔

موضع قرآن ۱۰۴ ۝ ۱۰۵ ۝ ۱۰۶ ۝ ۱۰۷ ۝ ۱۰۸ ۝ ۱۰۹ ۝ ۱۱۰ ۝ ۱۱۱ ۝ ۱۱۲ ۝ ۱۱۳ ۝ ۱۱۴ ۝ ۱۱۵ ۝ ۱۱۶ ۝ ۱۱۷ ۝ ۱۱۸ ۝ ۱۱۹ ۝ ۱۲۰ ۝ ۱۲۱ ۝ ۱۲۲ ۝ ۱۲۳ ۝ ۱۲۴ ۝ ۱۲۵ ۝ ۱۲۶ ۝ ۱۲۷ ۝ ۱۲۸ ۝ ۱۲۹ ۝ ۱۳۰ ۝ ۱۳۱ ۝ ۱۳۲ ۝ ۱۳۳ ۝ ۱۳۴ ۝ ۱۳۵ ۝ ۱۳۶ ۝ ۱۳۷ ۝ ۱۳۸ ۝ ۱۳۹ ۝ ۱۴۰ ۝ ۱۴۱ ۝ ۱۴۲ ۝ ۱۴۳ ۝ ۱۴۴ ۝ ۱۴۵ ۝ ۱۴۶ ۝ ۱۴۷ ۝ ۱۴۸ ۝ ۱۴۹ ۝ ۱۵۰ ۝ ۱۵۱ ۝ ۱۵۲ ۝ ۱۵۳ ۝ ۱۵۴ ۝ ۱۵۵ ۝ ۱۵۶ ۝ ۱۵۷ ۝ ۱۵۸ ۝ ۱۵۹ ۝ ۱۶۰ ۝ ۱۶۱ ۝ ۱۶۲ ۝ ۱۶۳ ۝ ۱۶۴ ۝ ۱۶۵ ۝ ۱۶۶ ۝ ۱۶۷ ۝ ۱۶۸ ۝ ۱۶۹ ۝ ۱۷۰ ۝ ۱۷۱ ۝ ۱۷۲ ۝ ۱۷۳ ۝ ۱۷۴ ۝ ۱۷۵ ۝ ۱۷۶ ۝ ۱۷۷ ۝ ۱۷۸ ۝ ۱۷۹ ۝ ۱۸۰ ۝ ۱۸۱ ۝ ۱۸۲ ۝ ۱۸۳ ۝ ۱۸۴ ۝ ۱۸۵ ۝ ۱۸۶ ۝ ۱۸۷ ۝ ۱۸۸ ۝ ۱۸۹ ۝ ۱۹۰ ۝ ۱۹۱ ۝ ۱۹۲ ۝ ۱۹۳ ۝ ۱۹۴ ۝ ۱۹۵ ۝ ۱۹۶ ۝ ۱۹۷ ۝ ۱۹۸ ۝ ۱۹۹ ۝ ۲۰۰ ۝ ۲۰۱ ۝ ۲۰۲ ۝ ۲۰۳ ۝ ۲۰۴ ۝ ۲۰۵ ۝ ۲۰۶ ۝ ۲۰۷ ۝ ۲۰۸ ۝ ۲۰۹ ۝ ۲۱۰ ۝ ۲۱۱ ۝ ۲۱۲ ۝ ۲۱۳ ۝ ۲۱۴ ۝ ۲۱۵ ۝ ۲۱۶ ۝ ۲۱۷ ۝ ۲۱۸ ۝ ۲۱۹ ۝ ۲۲۰ ۝ ۲۲۱ ۝ ۲۲۲ ۝ ۲۲۳ ۝ ۲۲۴ ۝ ۲۲۵ ۝ ۲۲۶ ۝ ۲۲۷ ۝ ۲۲۸ ۝ ۲۲۹ ۝ ۲۳۰ ۝ ۲۳۱ ۝ ۲۳۲ ۝ ۲۳۳ ۝ ۲۳۴ ۝ ۲۳۵ ۝ ۲۳۶ ۝ ۲۳۷ ۝ ۲۳۸ ۝ ۲۳۹ ۝ ۲۴۰ ۝ ۲۴۱ ۝ ۲۴۲ ۝ ۲۴۳ ۝ ۲۴۴ ۝ ۲۴۵ ۝ ۲۴۶ ۝ ۲۴۷ ۝ ۲۴۸ ۝ ۲۴۹ ۝ ۲۵۰ ۝ ۲۵۱ ۝ ۲۵۲ ۝ ۲۵۳ ۝ ۲۵۴ ۝ ۲۵۵ ۝ ۲۵۶ ۝ ۲۵۷ ۝ ۲۵۸ ۝ ۲۵۹ ۝ ۲۶۰ ۝ ۲۶۱ ۝ ۲۶۲ ۝ ۲۶۳ ۝ ۲۶۴ ۝ ۲۶۵ ۝ ۲۶۶ ۝ ۲۶۷ ۝ ۲۶۸ ۝ ۲۶۹ ۝ ۲۷۰ ۝ ۲۷۱ ۝ ۲۷۲ ۝ ۲۷۳ ۝ ۲۷۴ ۝ ۲۷۵ ۝ ۲۷۶ ۝ ۲۷۷ ۝ ۲۷۸ ۝ ۲۷۹ ۝ ۲۸۰ ۝ ۲۸۱ ۝ ۲۸۲ ۝ ۲۸۳ ۝ ۲۸۴ ۝ ۲۸۵ ۝ ۲۸۶ ۝ ۲۸۷ ۝ ۲۸۸ ۝ ۲۸۹ ۝ ۲۹۰ ۝ ۲۹۱ ۝ ۲۹۲ ۝ ۲۹۳ ۝ ۲۹۴ ۝ ۲۹۵ ۝ ۲۹۶ ۝ ۲۹۷ ۝ ۲۹۸ ۝ ۲۹۹ ۝ ۳۰۰ ۝ ۳۰۱ ۝ ۳۰۲ ۝ ۳۰۳ ۝ ۳۰۴ ۝ ۳۰۵ ۝ ۳۰۶ ۝ ۳۰۷ ۝ ۳۰۸ ۝ ۳۰۹ ۝ ۳۱۰ ۝ ۳۱۱ ۝ ۳۱۲ ۝ ۳۱۳ ۝ ۳۱۴ ۝ ۳۱۵ ۝ ۳۱۶ ۝ ۳۱۷ ۝ ۳۱۸ ۝ ۳۱۹ ۝ ۳۲۰ ۝ ۳۲۱ ۝ ۳۲۲ ۝ ۳۲۳ ۝ ۳۲۴ ۝ ۳۲۵ ۝ ۳۲۶ ۝ ۳۲۷ ۝ ۳۲۸ ۝ ۳۲۹ ۝ ۳۳۰ ۝ ۳۳۱ ۝ ۳۳۲ ۝ ۳۳۳ ۝ ۳۳۴ ۝ ۳۳۵ ۝ ۳۳۶ ۝ ۳۳۷ ۝ ۳۳۸ ۝ ۳۳۹ ۝ ۳۴۰ ۝ ۳۴۱ ۝ ۳۴۲ ۝ ۳۴۳ ۝ ۳۴۴ ۝ ۳۴۵ ۝ ۳۴۶ ۝ ۳۴۷ ۝ ۳۴۸ ۝ ۳۴۹ ۝ ۳۵۰ ۝ ۳۵۱ ۝ ۳۵۲ ۝ ۳۵۳ ۝ ۳۵۴ ۝ ۳۵۵ ۝ ۳۵۶ ۝ ۳۵۷ ۝ ۳۵۸ ۝ ۳۵۹ ۝ ۳۶۰ ۝ ۳۶۱ ۝ ۳۶۲ ۝ ۳۶۳ ۝ ۳۶۴ ۝ ۳۶۵ ۝ ۳۶۶ ۝ ۳۶۷ ۝ ۳۶۸ ۝ ۳۶۹ ۝ ۳۷۰ ۝ ۳۷۱ ۝ ۳۷۲ ۝ ۳۷۳ ۝ ۳۷۴ ۝ ۳۷۵ ۝ ۳۷۶ ۝ ۳۷۷ ۝ ۳۷۸ ۝ ۳۷۹ ۝ ۳۸۰ ۝ ۳۸۱ ۝ ۳۸۲ ۝ ۳۸۳ ۝ ۳۸۴ ۝ ۳۸۵ ۝ ۳۸۶ ۝ ۳۸۷ ۝ ۳۸۸ ۝ ۳۸۹ ۝ ۳۹۰ ۝ ۳۹۱ ۝ ۳۹۲ ۝ ۳۹۳ ۝ ۳۹۴ ۝ ۳۹۵ ۝ ۳۹۶ ۝ ۳۹۷ ۝ ۳۹۸ ۝ ۳۹۹ ۝ ۴۰۰ ۝ ۴۰۱ ۝ ۴۰۲ ۝ ۴۰۳ ۝ ۴۰۴ ۝ ۴۰۵ ۝ ۴۰۶ ۝ ۴۰۷ ۝ ۴۰۸ ۝ ۴۰۹ ۝ ۴۱۰ ۝ ۴۱۱ ۝ ۴۱۲ ۝ ۴۱۳ ۝ ۴۱۴ ۝ ۴۱۵ ۝ ۴۱۶ ۝ ۴۱۷ ۝ ۴۱۸ ۝ ۴۱۹ ۝ ۴۲۰ ۝ ۴۲۱ ۝ ۴۲۲ ۝ ۴۲۳ ۝ ۴۲۴ ۝ ۴۲۵ ۝ ۴۲۶ ۝ ۴۲۷ ۝ ۴۲۸ ۝ ۴۲۹ ۝ ۴۳۰ ۝ ۴۳۱ ۝ ۴۳۲ ۝ ۴۳۳ ۝ ۴۳۴ ۝ ۴۳۵ ۝ ۴۳۶ ۝ ۴۳۷ ۝ ۴۳۸ ۝ ۴۳۹ ۝ ۴۴۰ ۝ ۴۴۱ ۝ ۴۴۲ ۝ ۴۴۳ ۝ ۴۴۴ ۝ ۴۴۵ ۝ ۴۴۶ ۝ ۴۴۷ ۝ ۴۴۸ ۝ ۴۴۹ ۝ ۴۵۰ ۝ ۴۵۱ ۝ ۴۵۲ ۝ ۴۵۳ ۝ ۴۵۴ ۝ ۴۵۵ ۝ ۴۵۶ ۝ ۴۵۷ ۝ ۴۵۸ ۝ ۴۵۹ ۝ ۴۶۰ ۝ ۴۶۱ ۝ ۴۶۲ ۝ ۴۶۳ ۝ ۴۶۴ ۝ ۴۶۵ ۝ ۴۶۶ ۝ ۴۶۷ ۝ ۴۶۸ ۝ ۴۶۹ ۝ ۴۷۰ ۝ ۴۷۱ ۝ ۴۷۲ ۝ ۴۷۳ ۝ ۴۷۴ ۝ ۴۷۵ ۝ ۴۷۶ ۝ ۴۷۷ ۝ ۴۷۸ ۝ ۴۷۹ ۝ ۴۸۰ ۝ ۴۸۱ ۝ ۴۸۲ ۝ ۴۸۳ ۝ ۴۸۴ ۝ ۴۸۵ ۝ ۴۸۶ ۝ ۴۸۷ ۝ ۴۸۸ ۝ ۴۸۹ ۝ ۴۹۰ ۝ ۴۹۱ ۝ ۴۹۲ ۝ ۴۹۳ ۝ ۴۹۴ ۝ ۴۹۵ ۝ ۴۹۶ ۝ ۴۹۷ ۝ ۴۹۸ ۝ ۴۹۹ ۝ ۵۰۰ ۝ ۵۰۱ ۝ ۵۰۲ ۝ ۵۰۳ ۝ ۵۰۴ ۝ ۵۰۵ ۝ ۵۰۶ ۝ ۵۰۷ ۝ ۵۰۸ ۝ ۵۰۹ ۝ ۵۱۰ ۝ ۵۱۱ ۝ ۵۱۲ ۝ ۵۱۳ ۝ ۵۱۴ ۝ ۵۱۵ ۝ ۵۱۶ ۝ ۵۱۷ ۝ ۵۱۸ ۝ ۵۱۹ ۝ ۵۲۰ ۝ ۵۲۱ ۝ ۵۲۲ ۝ ۵۲۳ ۝ ۵۲۴ ۝ ۵۲۵ ۝ ۵۲۶ ۝ ۵۲۷ ۝ ۵۲۸ ۝ ۵۲۹ ۝ ۵۳۰ ۝ ۵۳۱ ۝ ۵۳۲ ۝ ۵۳۳ ۝ ۵۳۴ ۝ ۵۳۵ ۝ ۵۳۶ ۝ ۵۳۷ ۝ ۵۳۸ ۝ ۵۳۹ ۝ ۵۴۰ ۝ ۵۴۱ ۝ ۵۴۲ ۝ ۵۴۳ ۝ ۵۴۴ ۝ ۵۴۵ ۝ ۵۴۶ ۝ ۵۴۷ ۝ ۵۴۸ ۝ ۵۴۹ ۝ ۵۵۰ ۝ ۵۵۱ ۝ ۵۵۲ ۝ ۵۵۳ ۝ ۵۵۴ ۝ ۵۵۵ ۝ ۵۵۶ ۝ ۵۵۷ ۝ ۵۵۸ ۝ ۵۵۹ ۝ ۵۶۰ ۝ ۵۶۱ ۝ ۵۶۲ ۝ ۵۶۳ ۝ ۵۶۴ ۝ ۵۶۵ ۝ ۵۶۶ ۝ ۵۶۷ ۝ ۵۶۸ ۝ ۵۶۹ ۝ ۵۷۰ ۝ ۵۷۱ ۝ ۵۷۲ ۝ ۵۷۳ ۝ ۵۷۴ ۝ ۵۷۵ ۝ ۵۷۶ ۝ ۵۷۷ ۝ ۵۷۸ ۝ ۵۷۹ ۝ ۵۸۰ ۝ ۵۸۱ ۝ ۵۸۲ ۝ ۵۸۳ ۝ ۵۸۴ ۝ ۵۸۵ ۝ ۵۸۶ ۝ ۵۸۷ ۝ ۵۸۸ ۝ ۵۸۹ ۝ ۵۹۰ ۝ ۵۹۱ ۝ ۵۹۲ ۝ ۵۹۳ ۝ ۵۹۴ ۝ ۵۹۵ ۝ ۵۹۶ ۝ ۵۹۷ ۝ ۵۹۸ ۝ ۵۹۹ ۝ ۶۰۰ ۝ ۶۰۱ ۝ ۶۰۲ ۝ ۶۰۳ ۝ ۶۰۴ ۝ ۶۰۵ ۝ ۶۰۶ ۝ ۶۰۷ ۝ ۶۰۸ ۝ ۶۰۹ ۝ ۶۱۰ ۝ ۶۱۱ ۝ ۶۱۲ ۝ ۶۱۳ ۝ ۶۱۴ ۝ ۶۱۵ ۝ ۶۱۶ ۝ ۶۱۷ ۝ ۶۱۸ ۝ ۶۱۹ ۝ ۶۲۰ ۝ ۶۲۱ ۝ ۶۲۲ ۝ ۶۲۳ ۝ ۶۲۴ ۝ ۶۲۵ ۝ ۶۲۶ ۝ ۶۲۷ ۝ ۶۲۸ ۝ ۶۲۹ ۝ ۶۳۰ ۝ ۶۳۱ ۝ ۶۳۲ ۝ ۶۳۳ ۝ ۶۳۴ ۝ ۶۳۵ ۝ ۶۳۶ ۝ ۶۳۷ ۝ ۶۳۸ ۝ ۶۳۹ ۝ ۶۴۰ ۝ ۶۴۱ ۝ ۶۴۲ ۝ ۶۴۳ ۝ ۶۴۴ ۝ ۶۴۵ ۝ ۶۴۶ ۝ ۶۴۷ ۝ ۶۴۸ ۝ ۶۴۹ ۝ ۶۵۰ ۝ ۶۵۱ ۝ ۶۵۲ ۝ ۶۵۳ ۝ ۶۵۴ ۝ ۶۵۵ ۝ ۶۵۶ ۝ ۶۵۷ ۝ ۶۵۸ ۝ ۶۵۹ ۝ ۶۶۰ ۝ ۶۶۱ ۝ ۶۶۲ ۝ ۶۶۳ ۝ ۶۶۴ ۝ ۶۶۵ ۝ ۶۶۶ ۝ ۶۶۷ ۝ ۶۶۸ ۝ ۶۶۹ ۝ ۶۷۰ ۝ ۶۷۱ ۝ ۶۷۲ ۝ ۶۷۳ ۝ ۶۷۴ ۝ ۶۷۵ ۝ ۶۷۶ ۝ ۶۷۷ ۝ ۶۷۸ ۝ ۶۷۹ ۝ ۶۸۰ ۝ ۶۸۱ ۝ ۶۸۲ ۝ ۶۸۳ ۝ ۶۸۴ ۝ ۶۸۵ ۝ ۶۸۶ ۝ ۶۸۷ ۝ ۶۸۸ ۝ ۶۸۹ ۝ ۶۹۰ ۝ ۶۹۱ ۝ ۶۹۲ ۝ ۶۹۳ ۝ ۶۹۴ ۝ ۶۹۵ ۝ ۶۹۶ ۝ ۶۹۷ ۝ ۶۹۸ ۝ ۶۹۹ ۝ ۷۰۰ ۝ ۷۰۱ ۝ ۷۰۲ ۝ ۷۰۳ ۝ ۷۰۴ ۝ ۷۰۵ ۝ ۷۰۶ ۝ ۷۰۷ ۝ ۷۰۸ ۝ ۷۰۹ ۝ ۷۱۰ ۝ ۷۱۱ ۝ ۷۱۲ ۝ ۷۱۳ ۝ ۷۱۴ ۝ ۷۱۵ ۝ ۷۱۶ ۝ ۷۱۷ ۝ ۷۱۸ ۝ ۷۱۹ ۝ ۷۲۰ ۝ ۷۲۱ ۝ ۷۲۲ ۝ ۷۲۳ ۝ ۷۲۴ ۝ ۷۲۵ ۝ ۷۲۶ ۝ ۷۲۷ ۝ ۷۲۸ ۝ ۷۲۹ ۝ ۷۳۰ ۝ ۷۳۱ ۝ ۷۳۲ ۝ ۷۳۳ ۝ ۷۳۴ ۝ ۷۳۵ ۝ ۷۳۶ ۝ ۷۳۷ ۝ ۷۳۸ ۝ ۷۳۹ ۝ ۷۴۰ ۝ ۷۴۱ ۝ ۷۴۲ ۝ ۷۴۳ ۝ ۷۴۴ ۝ ۷۴۵ ۝ ۷۴۶ ۝ ۷۴۷ ۝ ۷۴۸ ۝ ۷۴۹ ۝ ۷۵۰ ۝ ۷۵۱ ۝ ۷۵۲ ۝ ۷۵۳ ۝ ۷۵۴ ۝ ۷۵۵ ۝ ۷۵۶ ۝ ۷۵۷ ۝ ۷۵۸ ۝ ۷۵۹ ۝ ۷۶۰ ۝ ۷۶۱ ۝ ۷۶۲ ۝ ۷۶۳ ۝ ۷۶۴ ۝ ۷۶۵ ۝ ۷۶۶ ۝ ۷۶۷ ۝ ۷۶۸ ۝ ۷۶۹ ۝ ۷۷۰ ۝ ۷۷۱ ۝ ۷۷۲ ۝ ۷۷۳ ۝ ۷۷۴ ۝ ۷۷۵ ۝ ۷۷۶ ۝ ۷۷۷ ۝ ۷۷۸ ۝ ۷۷۹ ۝ ۷۸۰ ۝ ۷۸۱ ۝ ۷۸۲ ۝ ۷۸۳ ۝ ۷۸۴ ۝ ۷۸۵ ۝ ۷۸۶ ۝ ۷۸۷ ۝ ۷۸۸ ۝ ۷۸۹ ۝ ۷۹۰ ۝ ۷۹۱ ۝ ۷۹۲ ۝ ۷۹۳ ۝ ۷۹۴ ۝ ۷۹۵ ۝ ۷۹۶ ۝ ۷۹۷ ۝ ۷۹۸ ۝ ۷۹۹ ۝ ۸۰۰ ۝ ۸۰۱ ۝ ۸۰۲ ۝ ۸۰۳ ۝ ۸۰۴ ۝ ۸۰۵ ۝ ۸۰۶ ۝ ۸۰۷ ۝ ۸۰۸ ۝ ۸۰۹ ۝ ۸۱۰ ۝ ۸۱۱ ۝ ۸۱۲ ۝ ۸۱۳ ۝ ۸۱۴ ۝ ۸۱۵ ۝ ۸۱۶ ۝ ۸۱۷ ۝ ۸۱۸ ۝ ۸۱۹ ۝ ۸۲۰ ۝ ۸۲۱ ۝ ۸۲۲ ۝ ۸۲۳ ۝ ۸۲۴ ۝ ۸۲۵ ۝ ۸۲۶ ۝ ۸۲۷ ۝ ۸۲۸ ۝ ۸۲۹ ۝ ۸۳۰ ۝ ۸۳۱ ۝ ۸۳۲ ۝ ۸۳۳ ۝ ۸۳۴ ۝ ۸۳۵ ۝ ۸۳۶ ۝ ۸۳۷ ۝ ۸۳۸ ۝ ۸۳۹ ۝ ۸۴۰ ۝ ۸۴۱ ۝ ۸۴۲ ۝ ۸۴۳ ۝ ۸۴۴ ۝ ۸۴۵ ۝ ۸۴۶ ۝ ۸۴۷ ۝ ۸۴۸ ۝ ۸۴۹ ۝ ۸۵۰ ۝ ۸۵۱ ۝ ۸۵۲ ۝ ۸۵۳ ۝ ۸۵۴ ۝ ۸۵۵ ۝ ۸۵۶ ۝ ۸۵۷ ۝ ۸۵۸ ۝ ۸۵۹ ۝ ۸۶۰ ۝ ۸۶۱ ۝ ۸۶۲ ۝ ۸۶۳ ۝ ۸۶۴ ۝ ۸۶۵ ۝ ۸۶۶ ۝ ۸۶۷ ۝ ۸۶۸ ۝ ۸۶۹ ۝ ۸۷۰ ۝ ۸۷۱ ۝ ۸۷۲ ۝ ۸۷۳ ۝ ۸۷۴ ۝ ۸۷۵ ۝ ۸۷۶ ۝ ۸۷۷ ۝ ۸۷۸ ۝ ۸۷۹ ۝ ۸۸۰ ۝ ۸۸۱ ۝ ۸۸۲ ۝ ۸۸۳ ۝ ۸۸۴ ۝ ۸۸۵ ۝ ۸۸۶ ۝ ۸۸۷ ۝ ۸۸۸ ۝ ۸۸۹ ۝ ۸۹۰ ۝ ۸۹۱ ۝ ۸۹۲ ۝ ۸۹۳ ۝ ۸۹۴ ۝ ۸۹۵ ۝ ۸۹۶ ۝ ۸۹۷ ۝ ۸۹۸ ۝ ۸۹۹ ۝ ۹۰۰ ۝ ۹۰۱ ۝ ۹۰۲ ۝ ۹۰۳ ۝ ۹۰۴ ۝ ۹۰۵ ۝ ۹۰۶ ۝ ۹۰۷ ۝ ۹۰۸ ۝ ۹۰۹ ۝ ۹۱۰ ۝ ۹۱۱ ۝ ۹۱۲ ۝ ۹۱۳ ۝ ۹۱۴ ۝ ۹۱۵ ۝ ۹۱۶ ۝ ۹۱۷ ۝ ۹۱۸ ۝ ۹۱۹ ۝ ۹۲۰ ۝ ۹۲۱ ۝ ۹۲۲ ۝ ۹۲۳ ۝ ۹۲۴ ۝ ۹۲۵ ۝ ۹۲۶ ۝ ۹۲۷ ۝ ۹۲۸ ۝ ۹۲۹ ۝ ۹۳۰ ۝ ۹۳۱ ۝ ۹۳۲ ۝ ۹۳۳ ۝ ۹۳۴ ۝ ۹۳۵ ۝ ۹۳۶ ۝ ۹۳۷ ۝ ۹۳۸ ۝ ۹۳۹ ۝ ۹۴۰ ۝ ۹۴۱ ۝ ۹۴۲ ۝ ۹۴۳ ۝ ۹۴۴ ۝ ۹۴۵ ۝ ۹۴۶ ۝ ۹۴۷ ۝ ۹۴۸ ۝ ۹۴۹ ۝ ۹۵۰ ۝ ۹۵۱ ۝ ۹۵۲ ۝ ۹۵۳ ۝ ۹۵۴ ۝ ۹۵۵ ۝ ۹۵۶ ۝ ۹۵۷ ۝ ۹۵۸ ۝ ۹۵۹ ۝ ۹۶۰ ۝ ۹۶۱ ۝ ۹۶۲ ۝ ۹۶۳ ۝ ۹۶۴ ۝ ۹۶۵ ۝ ۹۶۶ ۝ ۹۶۷ ۝ ۹۶۸ ۝ ۹۶۹ ۝ ۹۷۰ ۝ ۹۷۱ ۝ ۹۷۲ ۝ ۹۷۳ ۝ ۹۷۴ ۝ ۹۷۵ ۝ ۹۷۶ ۝ ۹۷۷ ۝ ۹۷۸ ۝ ۹۷۹ ۝ ۹۸۰ ۝ ۹۸۱ ۝ ۹۸۲ ۝ ۹۸۳ ۝ ۹۸۴ ۝ ۹۸۵ ۝ ۹۸۶ ۝ ۹۸۷ ۝ ۹۸۸ ۝ ۹۸۹ ۝ ۹۹۰ ۝ ۹۹۱ ۝ ۹۹۲ ۝ ۹۹۳ ۝ ۹۹۴ ۝ ۹۹۵ ۝ ۹۹۶ ۝ ۹۹۷ ۝ ۹۹۸ ۝ ۹۹۹ ۝ ۱۰۰۰ ۝

مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاجِمٍ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ

مِنْ هَادٍ وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ

فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِمَّا جَاءَكُمْ بِهِ بَلْ كُنْتُمْ

قُلُوبُكُمْ لَنْ تَبْعَتِ اللَّهَ مِنْ بَعْدِهِ رَسُولًا مَكَدٌ لَكُمْ يُضِلُّ

اللَّهُ مَنْ هُوَ مُوَسِّعُ مَرَاتِبِ الَّذِينَ يَشَاءُ لِيُخَذِلَهُمْ

أَيُّدِ اللَّهِ يُغْلِبُ سُلْطَانَهُمْ لَكُمْ مَقَاتِلُ عِنْدَ اللَّهِ

عِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا كَذَلِكَ يَضَعُ اللَّهُ عَلَى كُلِّ قَلْبٍ

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ قُلُوبُ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَوْمَئِذٍ أَبْكَا

لَعَلِّي أَتِلُ الْأَسْبَابَ الْأَسْبَابُ السَّمُوتِ فَأَطْلِعُ إِلَى

الْبُيُوتِ وَأَنَا لَا ظَظْهَ كَاذِبًا وَكَذَلِكَ يُزِيلُ عَنْ

سُوءِ مَسْئَلَةٍ وَصَدَّ عَنْ السَّبِيلِ وَمَا كَيْدُ الْفُجُورِ إِلَّا

ایمانت میں ایک نبی سے ملنے اور کر کے کہاتے
 کوئی اور حال کر کے نہ تو شکوت کی ابتدا کو پہنچ
 جاتے گا اور اس کے دل پر ہم جاہلیت تک جائے گی یہاں
 ان چاروں غزویوں کو کسی مرتب سے ذکر کیا گیا ہے اور انکا
 اور جنگ کے بعد حال۔ گزری ہو (۳) حال کے بعد حال اور
 ہم بعد حال کے بعد ہیں یعنی ہم جاہلیت۔ شے و قال
 حضور۔ غزویوں کو انکے ہوا کہ مہاراجہ کے کام کو
 قوم تازہ ہو جاتے اس سے اسے قوم کو دوسری طرف
 مشغول کرنے کے لئے اپنے وزیر حاکم کو حکم دیا کہ ایک
 عمارت ہی جلد میں تعمیر کر کے تاکہ وہ اس پر چڑھ کر
 کے کہ کو دیکھے تو کسی جس کی عبادت کی وہ موت دیتا
 ہے لیکن باد گھر یہ موت لہا ہے اللہ ان کے لئے ہے
 دیکھے تھے تو اپنی جنگ لیس ہے کہ وہ سے اپنے اس
 دعوے میں جو ہوا ہے کہ میرے سوا کوئی اور بھی الہ ہے
 اور العبادت میں یہاں ہی معنی یقین ہے۔ ان اظن
 بعضی یقین ہی وانا (یقین) ان کا کذاب
 وانا اقول ما اقول۔ لا زلت الشہدۃ علی
 لا یقین ما اشیقتہ (قرآن ۱۰ ص ۳۱۵)۔
 شے و حکایت زین۔ یوں غزویں کے لئے اس
 کے مکاران اعمال اور اس کی متکبرانہ عزت اس کی
 ناکامیوں میں مزین کر دی گئیں۔ اور اسے راہ راستہ
 آنے سے روک دیا گیا۔ یعنی اس کے ضد و منادی کی وجہ
 سے اسے قبول حق کی توفیق سے محروم کر دیا گیا۔ دعا
 کے بعد حضور انجوبہ اور حال اپنی ہے۔ غزویں کی
 ہر حال اور اس کا ہر فریب بیکار اور رانیں کھد وہ
 کسی چیز سے بھی اپنے کو سوہ عاجزت سے نہ بچا سکے
 آخر تو شکستِ حق ہو کر رہا۔

موضع قرآن
 قرآن مجید کا نزول ہوا تو اس کے بعد عرب کی سلطنت
 کا نزول ہو گیا تو کچھ عرصے کا یہ مسند کا قدم اس میں رکھا
 مہاراجہ تھا یہاں کوئی نہ ہو گا یا وہ انکار یا یہ قرآن مجید کا

اس کی پکار میں کسی کو تشکیک نہ کرو! الحمد للہ مرث العالمین ۵۰۰ ما قبل کی دلیل ہے مرث اسی کو پکارو! اس لئے کہ تمام صفات کارسانی اسی کے ساتھ تحقق ہیں اور وہ ساتھ ساتھ فوٹا کا پتہ دے گا اور مرثی ہے۔ یہاں تک سورت کا پہلا حصہ ختم ہوا۔

دوسرا حصہ

فقہ قل انی نفیت۔ یہاں سے سورت کا دوسرا حصہ شروع ہوتا ہے۔ اس حصے میں پہلے حصے کے معانی کا اعادہ کیا گیا ہے۔ اس آیت میں دلیل وحی کا اعادہ

ہے۔ میرے پروردگار نے مجھ پر وحی کے ذریعے کمالیت جنات اور لوگوں و برائین نازل فرما کر مجھے روک دیا ہے کہ میں ان معبودان باطلہ کی عبادت کروں اور ان کو پکارتوں جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ نیز مجھے سکون دیا ہے کہ میں رب العالمین کا فرمانبردار بندہ رہوں اور اس کے سوا کسی کو نہ پکارتوں **سنتہ** و ہوالذی خلقکم۔ یہ دلیل عقل کا اعادہ ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمہارے باپ آدم کو مٹی سے پیدا فرمایا پھر لطف سے اس کی شکل کا مسند فرمایا، لطف کو دیکھ کر ہمارے دل میں بعض ایسی قدرت سے غشٹ کے ٹوٹنے پیدا کیا، ہم نہیں زندگی دہلی کی یہاں تک کہ جو انی کو پیچھے چھوڑ کر زندہ کی عطا فرمائی یہاں تک کہ تم پر عبادت کو پہنچ گئے۔ (تسلط اور دستکون اور دلوں سے پہلے سیکھتے مقدس ہے دھارک) تم میں سے کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو جو انی یا پڑھانے سے پہلے ہی موت کا جام لی بیٹھے ہیں۔ یہ سب کچھ اس لئے کرتا ہے تاکہ تم اپنے معین وقت (امیں موت) تک پہنچ جاؤ اور اس کے کمال قدرت میں غور و فکر کر کے اس کی ربوبیت اور کمال کی دعاہانت کو سمجھ جاؤ، ہوالذی یحییٰ و یمیت جیسے زندگی اس کے ہاتھ میں ہے اس طرح موت بھی اسی کے قبضہ قدرت میں ہے۔ و لکد سارا نظام کائنات ہی اسی کے زیر نگران ہے اس کے لئے کوئی کام مشکل نہیں! وہ جس کام کا فیصلہ فرمایا ہے، اس کے سرکام ہونے کے لئے اس کا ارادہ ہی کافی ہوتا ہے۔ اوصہ ارادہ فرمایا! اذہم کلہم مکمل ہو گیا۔ بس یہی قادر مطلق اور مشرف علیٰ اللہ تعالیٰ تم سب کا مہمور اور کارساز ہے۔ اس کے سوا کسی کو عبادت میں غائب نہ

میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ تم کو اس سورت کی تفسیر میں مدد فرمادے

میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ تم کو اس سورت کی تفسیر میں مدد فرمادے

میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ تم کو اس سورت کی تفسیر میں مدد فرمادے

میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ تم کو اس سورت کی تفسیر میں مدد فرمادے

میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ تم کو اس سورت کی تفسیر میں مدد فرمادے

میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ تم کو اس سورت کی تفسیر میں مدد فرمادے

المؤمن بہ

۱۰۵۶

فمن اعظمہ

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَ السَّمَاءَ بَنَةً
صَوَّرَكُمُ فَأَحْسَنَ صُورَكُمْ وَ رَزَقَكُمُ مِنَ الظَّيْتِ
ذِكْرُ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ
أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
أَعْبُدْهُ وَ اتَّقِ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
الْعَالَمِينَ
مِنْ نَفْثَةٍ ثُمَّ مِنْ عِلْقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا
ثُمَّ لَبَنًا ثُمَّ أَشَدَّ كُمُ ثُمَّ لَبَنًا ثُمَّ أَشَدَّ كُمُ
ثُمَّ مِنْ يَتُوفِي مِنْ قَبْلٍ وَ لِيَبْلُغُوا أَجَلَ كُمُ

مترجم

موضع قرآن

ف سب ہانوروں سے انسان کی صورت بہتر اور روزی شہری ہے۔

قدیم تہذیب (قریبی ج ۱۰ ص ۲۸۳) کے الفاظ ہیں: "یہ توحید و یکتا کا اعادہ ہے۔ کیا ان مشرکین منکر نے زمین میں ہیں مگر ان رکش قوس کا انجام نہیں دیکھا جو ان سے پہلے گزری تھی جو تعداد میں ان سے زیادہ، قوت میں ان سے بڑھ کر اور کاموں میں ان سے بہت اعلیٰ تھے۔ جب انھوں نے خدا و سرکش سے کام لیا اور سچا قوم کو کھڑا کیا، تو ہم نے ان کو دنیا میں جاکر کے گڑھے میں دھکیل دیا۔ اس وقت ذیل و دوست ان کے کام آئی اور ان کے معبودان بھڑی نے ان کو ہماری گرفت سے بچایا جس کو وہ دنیا میں کاسر زخم کر لیا کرتے تھے جیسا کہ سورہ ہود ج ۱۱ میں فرمایا۔ خدا اعلیٰ علیہم اعلیٰ تھو الہی بدیعوں میں دون

الہ من شیء فاجابہ امسیر بلفظ۔ نیز فرمایا فلولاً
فصرہم السدین اتخذوا من دون الله قریباً

السبت (امکات ج ۲ ص ۲۸۳) خدا سجدہ تھکھوسر سجدہ

جب انبیاء علیہم السلام کھلے معجزات اور روشن دلائل

سے کران کے پاس آئے تو ان کی پروی کرنے کے بجائے

وہ اپنے طوطیہ سے ہر خوش اور مضمحل سے کہہ دیا

کہ میں تم پر دست ہے اور میں معبودان پر اثر کر چکا ہے

پس وہ ان کی پیادہ سے اور ان کی مدد کرتے ہیں انھوں

سے جو کہ لینے باپ دادا کو اسی روش پر پاپا چاہتے ہیں

تھے وہ ان کی روش پر ہی چلیں گے کہ خال تعالیٰ بنا

و جلد نا پادہ اعلیٰ استرانا اعلیٰ آثارہم بقدر

الزبت ج ۲ ص ۲۸۳) اور بالحق علیہم اعلیٰ آثارہم بقدر

شعبہم (الاحصۃ ج ۲ ص ۲۸۳) یہ مشرکین

پنے عقائد پر نازل کئے اور انبیاء علیہم السلام

ان کی تعلیمات حق سے استہزاء و تمسخر کرتے تھے

اس استہزاء و تمسخر کا مزہ ان کو دنیا میں ہی چکایا

گیا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا سبب ہر ایک سے بڑھ کر

دلائل و براہین کے ساتھ ان کو مسترد فرمادیا۔ یا

اس وقت تو نہ سمجھے، بلکہ ضد میں اگر انکار کر دیا، لیکن

جب ہمارا غلبہ آپہنچا، تو خود بخود ہی مان لیا اور مان

صاف کئے گئے، ہم خدا کے واحد کی وحدانیت پر ایمان

لائے اور جن معبودوں کو خدا کے شریک مانتے تھے ان

سب سے منکر اور بیزار ہوئے۔ لہذا ہم نے ان سے

لیکن ہمارا غلبہ دیکھ کر انھوں نے ایمان لا کے اس

سے انھیں کوئی فائدہ نہ ہوا اور وہ اللہ کے عذاب سے

ذبح سکے، کیونکہ انھیں اپنی ایمان مقرر اور قابل قبول

نہیں۔ ایمان وہی معجزہ ہے جو امتیاز کی وجہ سے اللہ

یہ فعل مقدس معلوم ملحق ہے جس میں اللہ سب سے

اثر تعالیٰ کی لپٹہ بندوں میں منت ہمارے ہی ہے کہ مشرک

پر اللہ کا غلبہ نازل ہوا اور نازل غلبہ کے وقت کا ایمان قبول نہ ہو جب

اللہ کا غلبہ آجائے، اس وقت کھارہنے طاعے میں رہتے ہیں کیونکہ دنیا ہی کی اور آخرت

سے دنیا ہی کا ذوال صلا وصال مسکن

نہ اوج کے لیے نہ اوج کے لیے

اسی سن اللہ ذلت سنۃ ماضیۃ لے العباد ان الایمان عند نزول العذاب لا یمنع و ان العذاب نازل علی مکذ فی الرسول۔۔۔۔۔ قال

الزجاج (الکافی ج ۲ ص ۲۸۳) و ان العذاب (نہ ج ۲ ص ۲۸۳) و ان العذاب نازل علی مکذ فی الرسول۔۔۔۔۔ قال

العالمین

العالمین

العالمین

العالمین

العالمین

العالمین

السبت (امکات ج ۲ ص ۲۸۳) خدا سجدہ تھکھوسر سجدہ

جب انبیاء علیہم السلام کھلے معجزات اور روشن دلائل

سے کران کے پاس آئے تو ان کی پروی کرنے کے بجائے

وہ اپنے طوطیہ سے ہر خوش اور مضمحل سے کہہ دیا

کہ میں تم پر دست ہے اور میں معبودان پر اثر کر چکا ہے

پس وہ ان کی پیادہ سے اور ان کی مدد کرتے ہیں انھوں

سے جو کہ لینے باپ دادا کو اسی روش پر پاپا چاہتے ہیں

تھے وہ ان کی روش پر ہی چلیں گے کہ خال تعالیٰ بنا

و جلد نا پادہ اعلیٰ استرانا اعلیٰ آثارہم بقدر

الزبت ج ۲ ص ۲۸۳) اور بالحق علیہم اعلیٰ آثارہم بقدر

شعبہم (الاحصۃ ج ۲ ص ۲۸۳) یہ مشرکین

پنے عقائد پر نازل کئے اور انبیاء علیہم السلام

ان کی تعلیمات حق سے استہزاء و تمسخر کرتے تھے

اس استہزاء و تمسخر کا مزہ ان کو دنیا میں ہی چکایا

گیا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا سبب ہر ایک سے بڑھ کر

دلائل و براہین کے ساتھ ان کو مسترد فرمادیا۔ یا

اس وقت تو نہ سمجھے، بلکہ ضد میں اگر انکار کر دیا، لیکن

جب ہمارا غلبہ آپہنچا، تو خود بخود ہی مان لیا اور مان

صاف کئے گئے، ہم خدا کے واحد کی وحدانیت پر ایمان

لائے اور جن معبودوں کو خدا کے شریک مانتے تھے ان

سب سے منکر اور بیزار ہوئے۔ لہذا ہم نے ان سے

لیکن ہمارا غلبہ دیکھ کر انھوں نے ایمان لا کے اس

سے انھیں کوئی فائدہ نہ ہوا اور وہ اللہ کے عذاب سے

ذبح سکے، کیونکہ انھیں اپنی ایمان مقرر اور قابل قبول

نہیں۔ ایمان وہی معجزہ ہے جو امتیاز کی وجہ سے اللہ

یہ فعل مقدس معلوم ملحق ہے جس میں اللہ سب سے

اثر تعالیٰ کی لپٹہ بندوں میں منت ہمارے ہی ہے کہ مشرک

پر اللہ کا غلبہ نازل ہوا اور نازل غلبہ کے وقت کا ایمان قبول نہ ہو جب

اللہ کا غلبہ آجائے، اس وقت کھارہنے طاعے میں رہتے ہیں کیونکہ دنیا ہی کی اور آخرت

سے دنیا ہی کا ذوال صلا وصال مسکن

نہ اوج کے لیے نہ اوج کے لیے

اسی سن اللہ ذلت سنۃ ماضیۃ لے العباد ان الایمان عند نزول العذاب لا یمنع و ان العذاب نازل علی مکذ فی الرسول۔۔۔۔۔ قال

الزجاج (الکافی ج ۲ ص ۲۸۳) و ان العذاب (نہ ج ۲ ص ۲۸۳) و ان العذاب نازل علی مکذ فی الرسول۔۔۔۔۔ قال

العالمین

العالمین

العالمین

العالمین

العالمین

مشربک پیشرو اور کھاد سے بھریں نہ تھی سیر میں راہ سے ٹھیک راہ اور جو یہ سے ہمارا شرب کی راہ چڑھا تھا، ہمارا جہیں اپنے تئیں کہتے تھے روئے وہاں میں اور کسوں کو دیکھا کہ ان میں سے کوئی کسیر پیشرو نہیں اور سوا کر کے، باطل ہے نہ کہ ان کو ہم کے سب سے نیچے قیامت میں دلائل ہمارا نہیں سب سے زیادہ صحت و طہار ہے (یعنی اس وقت)۔
 سنئے ان اہل الذین قالوا ان تحریف مفسرین کے بعد ہم میں سے کئے اللہ سے اخروی سے جن لوگ نے اللہ کی وحدانیت اور اس کی ربوبیت کو انصاف میں اور صحیحی
 پر کھانے کے ساتھ کسی کو شرب نہ دیا، اعلیٰ و احسن کے ساتھ ان کی اطاعت (اور اذرا لعل و اجتناب تحریک، پر گزرتے ہیں اور ترک اطاعت کیلئے

عليه السلام في ذلك. عن أبي بكر الصديق رضي
الله عنه أنه قال: «استقاموا إليه ولا تيسروا
بأنه شئنا.....» عن عمر رضي الله عنه
استقاموا وإلا فلله في الطريقة طاعتكم ثم
له يوم عز وجر وغان الثعالب وقال عثمان رضي
الله عنه: «ثم استقاموا إلى الله» وقال علي رضي الله
عنه: «ثم ادوا العز لمن» (توضيح: ص ٣٥، ٣٦)

اسکے متعلق اقامت کے دن ان کی طرف سے
 فرستے اسیں جو حضرت یاسین کے گریہ و زاریوں کی طرف
 اور انہیں نہیں دوبا یا بہشت مبارک اور جہنم کا نہیں
 کیا اور نہ وہ کیا کیا تھا۔ انھیں اور کیا کہہ۔ یہ جہنم
 جو حضرت کو کاوام ہے۔ وہ کیا اور خوت میں جہنم بارے
 قرن اور صاف میں۔ وہ کیا میں جہنم بارے ساتھ رہے
 ان کے کہے کہ کیا ہی کیا کرتے ہے۔ یہ نہیں ایک
 کون کی طرف دلی کرتے اور کیا ہے ایمان کی طرف
 کرتے ہے۔ اور خوت میں میں کیا بارے ساتھ ہو گئے
 پیدا اور پر مین انہیں انہیں اور جنت میں۔ جنت میں
 پر اور نعمت میں ہو گی۔ میں کیا بارے دل میں ہو گیا
 ہوا اور جنت سے نکلتے۔ وہ کیا کے فرامیاض ہو گا۔ یہ سب کچھ
 عافیت کرتے والے میران خدا کی مائی ہو گی۔ جہاں میر
 والے کی جہنم کی کہہ سکتے ہے۔ اس میں اس میں
 اور میران میران کے ساتھ متعلق ہے۔ اس میں ترغیب
 ترغیب اور طریق یقین کا بیان ہے۔ جب آپ ان
 معاذین کو انہیں خدا سے کا عطا نامہ اور قرآن اہلنا میں گئے۔
 کہ وہ خود مائی گئے۔ انہیں انہیں گئے۔ تو آپ
 ان کی خبر تو ان کی کہہ سکتے ہے جواب نہ دیں۔ جگہ میں
 میں، اور نہایت معقول اور زہینہ اور عاقل اور عاقل اور
 وہ کہہ کہ اس قرآن کی کہہ تو میں۔ ان معاذین کی کہہ

روزه منی بتقبل العذراء الثانية

مِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلُ مِّنْ حَكِيمٍ
 حَمِيدٍ ﴿٥٠﴾ مَا يَقُولُكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِن
 قَبْلِكَ إِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرٍ لَّذُوْ عَقَابٍ ﴿٥١﴾
 وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَجَبًا لَقَالُوا الْوَلَا فُصِّلَتْ آيَاتُ
 الْعَجَبِ وَعَرَبِيٌّ ذُلٌّ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَ
 شَفَاءٌ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقُفُوفٌ
 هُوَ عَلَيْهِمْ وَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ يَنَادُونَ مِّنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿٥٢﴾
 وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتَلَفَ فِيهِ الْوَلَاةُ
 سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لِقَايَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ
 مِنْهُ مُرِيبٍ ﴿٥٣﴾ مِّنْ عَمَلٍ صَالِحٍ وَلِنَفْسِهِ وَمَنْ
 أَسَاءَ فَعَلْنَاهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَالِمٍ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٥٤﴾

منزل

[illegible]

موضع قرآن و بیان پرانہ مضامین پر ان پر پڑھنا ہے وہ بات وہی شکل مکی کو فیصلہ ہے آخرت میں۔

القيمة	المتوسط	الانحراف المعياري
1.00	0.00	0.00
2.00	0.00	0.00
3.00	0.00	0.00
4.00	0.00	0.00
5.00	0.00	0.00
6.00	0.00	0.00
7.00	0.00	0.00
8.00	0.00	0.00
9.00	0.00	0.00
10.00	0.00	0.00

1. 2. 3. 4. 5. 6. 7. 8. 9. 10. 11. 12. 13. 14. 15. 16. 17. 18. 19. 20. 21. 22. 23. 24. 25. 26. 27. 28. 29. 30. 31. 32. 33. 34. 35. 36. 37. 38. 39. 40. 41. 42. 43. 44. 45. 46. 47. 48. 49. 50. 51. 52. 53. 54. 55. 56. 57. 58. 59. 60. 61. 62. 63. 64. 65. 66. 67. 68. 69. 70. 71. 72. 73. 74. 75. 76. 77. 78. 79. 80. 81. 82. 83. 84. 85. 86. 87. 88. 89. 90. 91. 92. 93. 94. 95. 96. 97. 98. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839. 840. 84

[illegible]

فتح الرحمن — جسٹس ناظمیٰ نے دعوے کی تردید اور قابل شود سے

[illegible]

يَقْظُرْنَ مِنْ فَوْقِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِهِمْ

ممتاز

[illegible]

البيروت

[illegible]

وہ ایک سال کا لڑکا
میں نے خدا قبول کر لیا
کی جیسی دیکھو
میں نے خدا قبول کر لیا
اور میری دیکھو
میں نے خدا قبول کر لیا

فتح الرحمن والیوم یعنی روز قیامت ۱۶۰ و یعنی جمعی در اسلام و اعلیٰ شدند ۱۶۱

مست ہو کر شرف و رفیع ہوں، لیکن اللہ تعالیٰ اپنی حکمت بالذم سے ہر شخص کو میرا جانتا ہے، وہ اپنے بندوں کو خوب جانتا ہے، اسے معلوم ہے کہ
 کون کس مقدار کا مستحق ہے، بقدر موصوفت یا عیاشی صفت، اور صلہ میں غیر جائد خدمت سے ای سی بات، وہ اللہ تعالیٰ یہ آیت پہلے
 دلو سے مستحق ہے اور توحید پر پہلی عقل دلیل سے جب لوگ بارش سے ناامید ہو جائے ہیں اور انھیں خشک سال کا اندیشہ لاحق ہو جائے، اس
 وقت اللہ تعالیٰ ہی باران رحمت نازل فرما کر اپنی رحمت کو عام کر دیتا ہے۔ وہی تمام صفات الوہیت کا مالک اور وہی سب کا کرمساز ہے۔ ومن آیتہ الخ
 آئی دعا نیت اور نیت کا مذکر کے دلائل میں سے یہ بھی
 ہے کہ اس لئے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا اور زمین

لِعِبَادِهِ لَبِغَوَانِي الْاَرْضِ وَلَكِنْ يُنْزِلُ بِقُدْرِهِ مَا
 يَشَاءُ إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ ۝ ۱۰۸۸
 یُنْزِلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَضٰهُ اَوْ يَنْشُرُ حَسَنَةً وَّ
 هُوَ الْوَلِيُّ الْمُحْسِنُ ۝ ۱۰۸۹
 الْاَرْضِ وَمَا بَتْ فِيْهَا مِنْ دَابَّةٍ وَّهُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ
 اِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ ۝ ۱۰۹۰
 كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيْرٍ ۝ ۱۰۹۱
 مُّعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۝ ۱۰۹۲
 وَبٰی وَلَا تَصِيْرُ ۝ ۱۰۹۳
 كَا اَعْلٰهُمْ ۝ ۱۰۹۴
 عَلٰی ظٰلِمٍ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبّٰرٍ هٰكُمٍ ۝ ۱۰۹۵

جب چاہے سب کو اٹھا بھی کر سکتا ہے اور جس طرح
 اس نے سب کو پہلے بار پیدا کر لیا اس طرح وہ موت
 کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ فیضان
 دونوں میں حال انکسین یا مازاء ملوک پر لفظ و اب
 صادق آتا ہے وہ صرف زمین پر ہے جو چیزوں
 میں سے ایک ہے جو اس پر پیدا کیا گیا ہے کہ یہ چیز ان
 میں سے کسی کو فرمایا پھر منہما اللؤلؤ والمرجان
 حال انکسینی اور موتیوں کو تو ان میں سے نہیں بلکہ مرفوع
 شور سے نکلتا ہے، اور اس کی تفسیر سورہ لقمان میں
 کی آیت سے ہوئی ہے اس میں ہے وبت فیہما
 من کحل دابۃ وما فی احد الشئین بعدد
 الہ فیہما فی الجملة، فالایۃ علی اسلوب (یعنی
 منہما اللؤلؤ والمرجان) وذلک لقولہ تعالیٰ
 فی البقرۃ وبت فیہما من کحل دابۃ، (درجہ
 در ص ۲۴) وما اصابکم، ۲۔ فستام الخیرۃ
 الذی یتادیر تخلوہ وتری فی معصیت سے مراد
 مقررین کے لئے مذاب و تیری سے جو ان کے گناہ و
 لغت اور مشاکلا اعمال کی ترسے اور مومن کے لئے
 وہ تکلیفیں مراد ہیں جو بطور امتحان و ابتلا یا بطور
 گرفتار گناہ سے آتی ہیں، یہ مضمون قرآن مجید کی متعدد
 آیتوں میں مذکور ہے۔ (ظہر الفساد فی البیوہ)
 بعد کسبت الیدی الناس لیل یلزم یقیم بعض الذی
 علوا للعلم یرجعون ۵ (در ص ۲۵) وما اصاب
 من معصیۃ الا بان الله (تفسیر ع ۱۶) وما
 اصاب من معصیۃ فی الارض ولا فی البسمک ۶
 ۶ (۲۵) وما اصابکم معصیۃ قد عصیت علیہا

ان تمام آیتوں سے مراد یا مقررین کے لئے مذاب و تیری سے یا مومنوں
 کے لئے تکلیفیں مراد ہیں جو بطور امتحان و ابتلا ان پر آتی ہیں۔ لیکن وہ گناہ جن سے اللہ تعالیٰ درگزر فرماتا اور ان کی سزا دنیا میں نہیں دیتا وہ ان گناہوں
 سے کہیں زیادہ ہیں جنکی سزا دنیا میں مل گئی، وما انتم بمعجزین اور تم اللہ تعالیٰ کو مصائب و آفات کے عاجز و مردود نہیں کر سکتے اور جب اسکی
 ذات سے مصائب آجائیں، تو اس کے سر کو کوئی تہا یا حمایتی اور مددگار نہیں ہوگی ان مصائب سے نجات دلائے گا ۷ و من آیتہ المجاہدہ بالہا کہ
 موضح قرآن فیہ خطاب ماقب بالغوں کو کہے گئے ہیں انکے سبب نہیں داخل اور انکے کچھ اور واسطے ہوگا اور مضمون زیادہ بھی آگئی اور قرآن اور آخرت کی

ساری کائنات میں وہی معبود اور معبود و ممتد ہے تو کوئی اس کا نائب بھی نہیں۔ ولا یصلک الذین یدعون الہ غیرہ حوست کا مرکزی دعویٰ سے اور
مشرکین کے ایک طبقے کا جواب ہے کہ ہم نے ہمارا اللہ کے سوا کوئی معبود نہ دیکھا اور یہ ہم اپنے معبودوں کی عبادت
دروغ سے کر رہے ہیں کہ وہ ہمارے معبود ہیں۔ زنا باطل ہے کہین جن کو اللہ کے سوا چاہتا ہے جس انہیں اس کے حق میں شفاعت کا کوئی اختیار نہیں ہوگا و لکن
سأستبدھمن خلقھما الا انہما یمضی علیٰ سبیل اللہ عز و جل من الغنم مشرکین اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ ان کا اور ان کے معبودان کا باطل کا

الحق اللہ ہے لیکن وہ نہیں سمجھتے اور اللہ کیسے
والہ اور نائب تجویز کرتے ہیں۔ وقیل لہم انہم یقولون
ہے یہ لوگ ایسے سرکش اور ضدی ہیں کہ ایمان لانے
کا نام نہیں لیتے آپ ان سے امر اض کریں۔ وہ فرمایا
ہی دنیا میں اور پھر آخرت میں ان کا نام دیکھ لیں گے
اور حقیقت ان پر واضح ہو جائے گی والکذب
الہیین یہ تمہیں ترغیب ہے اور قرآن کی عظمت
شان کا بیان ہے۔ واقویہ ہے اور جواب مخلوق
ہے اے اللہ! حسن المرسلین اور اللہ کے رسول
صادق اور انجیل اللہ! اے شیطان سے نفرت
اور دشمنی کتاب اس پر شاہد ہے کہ آپ اللہ کے
رسول ہیں۔ خالہ الشیخ جابا انجیل اللہ! اے تمام قسم
خاکور ہے یعنی کتاب جو واضح اور فصیح و بلیغ و فہم
میں ہے ذات خود اس پر شاہد ہے کہ میرے اس راوی
نہاں میں نازل کیا ہے تاکہ اسے اپنی ہماری زبان میں
اچھی طرح سمجھ سکے اور یہ ہو گیا کہ قرآن وہی ایسا
شاہد ہے ج۔ آج آپ مدد دلیل آج آپ راہنہ لکن
اللہ شہد بہا انزل الیک انزلہ بعدہ قسم
کی دو قسمیں ہیں ۱) جس میں مشرک و کافر کو اسباب عذاب
عالم الغیب میں کہہ کر تمہیں کی جاتی ہے اور اس میں یہ
تصور ہوتا ہے کہ اگر اس کی کئی الفت کی گئی تو وہ فتنہ
پہنچا دینا کہ یہ قسم قرآن کی زبان نہیں ۲) معشر کو جواب
قسم پر بعد شاہد پیش کیا جا رہے ہیں قسم کی قبول
کے لیے اور مشرک قرآن کی زبان ہے۔ و انہی ام
الکذب اللہ ام الکتاب سے کون مفرق و دو پہلوی
قرآن کی عظمت شان کا یہ حال ہے کہ کون مفرق و دو
وہ تمام کہ ہوں پر فائق اور حاکم ہے اور ہر قسم کو عقلی
اور معنوی فساد و فتنہ سے پاک ہے۔ و ہذا

کُنْتُمْ قَوْمًا مُّشْرِقِیْنَ ۝ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِیِّیْنَ فِی
اَوَّلِیْنَ ۝ وَمَا یَا تِیْهِمْ مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا کَا تَوْبَةٍ
یَسْتَعْزِیْوْنَ ۝ فَاهْلَکْنَا اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَنْطَہ
مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ وَلَیْن سَاَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ لَیْقُوْلُنَّ خَلَقْنٰہُنَّ الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ ۝ لَکُنَّ
جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَکُمُ فِیْہَا سُلٰلًا
لَّعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَالَّذِیْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
بَقْدِرٍ ۝ فَالْکُمۡ رَاہِیْہِ بَلَدًا مَّیْمَنًا ۝ کَذٰلِکَ نَخْرُجُوْنَ
وَالَّذِیْ خَلَقَ الْاَنْوَاجَ کُلَّہَا وَّجَعَلَ لَکُمۡ مِنْ
الْفَلَکِ وَالْاَنْوَاجِ مَا تَرْکَبُوْنَ ۝ لَسْتُ اَعْلٰی ظُنُوْرَہِ
لَمَّا تَزِدُّوْا رِغْبَہٗ رَبِّکُمْ لَا اسْتَوِیْتُمْ عَلَیْہِ وَاَنْتُمْ
مُتَنَبِّحُوْنَ

مائلہ

علیٰ علی جمیعہ الکتاب وعلیٰ اعین وجوہ العباد حکیم اے حاکم علی سائر الکتاب و معملکما یکنون فی غایتہ البلاغۃ و الفصاحة و معنیہ
موضع قرآن دوسرے ملک راہ پلوں۔

فتح الرحمن وایمانی عا و ثور از قریش قوی تر بود ۱۲۔ و یعنی از قور ۱۲

[illegible]

شہادت و اذکار اور عہدہ پہلے دلیل لکھی، تحصیل اذہنیت اور اس پر علم السلام، اللہ تعالیٰ کے دستہ مشفق سے ہے۔ درکار دیکھو احقرت اور اس پر علم السلام جو اذکار ہیں، اور مشن کے قریب کے بعد اس کے لیے لکھی، علی کے انہوں نے اپنے باپ اور اہل قوم کے سامنے و شکایات الفاظ میں بیان فرمایا، مٹھا کر زمین عبود الہیہ کے احکامات و ضوابط پر قائم رہا، اور انہیں احکامات و ضوابط میں غافلانہ دیکھنے سے پرہیز کیا، ان سب سے سخت بڑا درجہ اولیٰ (اولیٰ) و جہت استیلا پاک جس سے مجھ پر دیکھا گیا ہے، علی کی کما دستہ اور اس کی جہت کو سامنے میں لکھا، انہوں نے دیکھ کر اس جہت پر قائم دیکھ کر ہے۔

یہ۔ بعد میں میں نے ان کے لیے نہیں (اور) یہ۔ بعد میں اسی ہی پہنچتی علی الجہد یہ۔ (دارالکتاب)

[illegible]

منزلہ میں مستند، فہم لاد، جہد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی الہامی توحید کو انشاء کے لئے قائم و دائم کر دیا تو پھر یہ مشرکین عتک کی کی اور دوس ستم گریں کی جو کچھ کر سکتے تھے کیا کونید کے باوجود اس کی ان کے دلوں میں شہادت ہیں جس کو جواب دینا کیا کوہمہ ہر ایسے دج اور وطن و اقل نام جو ہر ستم کے بعد کوئی جانے نہیں ہے۔ قرآن ہم شہادت کو دہر کرنا ہے حکم سے ان کو اور ان کے کچھ باپ زانا کو دنیا کے حال و متح اور ساز و سامان سے مالا مال کر دیا اور دوسری چیزیں اور توحید میں غور کرنا فوجہ سے صرف ہوئے جہاں تک کہ اب بھران کے پاس حق و قرآن کا دعوت پہنچا ہی اور توحید کو واضح اور روشن کرنے کا ایسا نصب حضرت موسیٰ علیہ السلام کیا۔ آپ دسی دعوت برازیسہ کو لے کر آئے ہیں۔ حق ہی ان ہی دوسوں ای محمد طلبہ السلام اور ک ۵۴ ص ۲۰۰ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم با تفرید الاسلام الذی ہوا صلہ دین ابوہریرہ ہوا کی کفۃ الی نقاہا الذی فی عینہ نور من جہنم، وضرما وہر الحق انہ اور حب قرآن علیہ جو ہمیں خواب غفلت سے بیدار کر سکتے وہ اور دعوت توحید کا خاص ہے، جو حق و وعدہ کے کچھ نہیں کہتے تو جالہ ہے۔ اور ہم اسے نہیں ماننے۔

البديع

وَسَمَرًا عَلَيْهَا يَكُونُ ۖ وَزَخْرُفًا ۚ وَإِنْ كُنْ ذَلِكَ

ماترل

فتح الرحمن ۱ یعنی مجھے از مسئولان مکتوبی ۱۲ و ۲ یعنی مجسم حقائق مجوز ۱۲۔

البيروت ٢٠

عنزلہ

فتح الرحمن را یعنی در زمان حضرت موسی علیه السلام گفت بود افسه منم چه بدین مسکن کجای غیره ای طالبی سلطنت منم که آن را بدو که که ترسانان یعنی رومی باشند و اگر
ای که میگوید بود را یعنی شرم که آید با این بندگان کرده که بگوشت طالب اندیشه ای معانی گفتن خبرش بود و الله اعلم -۱۲-

قدیث سے ثابت ہو گیا کہ کسی خارجی شریعت میں فخر کیا جا سکتا ہے، اچانک غیب میں کسی کی طرح، کیونکہ اس کا کوئی معبود ان کو عبادت نہیں۔ اس پرستانہ نوع انسان کا کہنا، یہ جیسے حال اس قسم کی پرستش کو کہ جس کی حقیقت پروردگار کی وحدت کے لئے باطنی ہے، جس کا کہنا ہے جو خود کے بدلے میں کوئی نہ ہو تو ہم ان پر کہ جہاں سے خود راہ دہی، غلط راہ کی ہے مگر میں ہوں، اے ان کو اتنا بتا دے کہ ان کے شیے کا فائدہ کیا یا ضرر؟ عرض جواب شہر آئے: وہاں سے کہ ان کی غلط راہ سے اچانک عبادت کا کسی کو کام نہیں آتا یا تھا، ان میں ابھرنے کی عبادت سے ضرر ہو کر کہ وہ کہہ کر غیب آیت انکو

يَخْلُقُونَ وَإِنَّهُ لَعَلِمُ السَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا
وَأَكْبَرُونَ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝ وَلَا يَصِدُّكُمْ
الشَّيْطَانُ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝ وَلَتَجِدَنَّ عِيسَى
بِالنَّبِيِّتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحَقِّ وَلَآئِيْن كَلِمَ
بَعْضُ الَّذِي تَخْلُقُونَ فِيهِ فَاَتَوَالِهْهُ وَاطْمَحِنْ
إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبُّ رَبِّكَمُ أَشَدُّ ۝ هَذَا صِرَاطٌ
مُسْتَقِيمٌ ۝ فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ
لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الدِّينِ ۝ هَلْ
يُظْهَرُونَ إِلَّا السَّاعَةُ أَنْ يَأْتِيَهُمْ غَفَتَهُ وَهُمْ لَا
يَشْعُرُونَ ۝ ٥٠ ۝ إِلَّا جَلَا وَرَوَيْدُ الْعَصَا يَخُوضُونَ
جُدُورَ الْأَعْيُنِ ۝ يَسْأَلُونَكَ عَنْ يَوْمٍ لَيْسَ بِكَ
بِشَايِعِهِ ۝ سَيُؤْتِيهِمْ فِي يَوْمٍ ذُو نَقَرٍ ۝

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

ہوگا۔ اور خداوند الجنتۃ (۱۰۱) اور انہما میں مومن بنیوایں خوش و خرم جنت میں داخل ہو جاوے۔ دیگر۔ ملائکہ۔ ملائکہ اسی علیہ۔ جنت میں خیر و
 غلمان ان کی خدمت میں ہوں گے اور وہ کھائے پینے کی انتہا سوسنے کی کیلینوں اور جابلوں میں انھیں پیش کی جائیں گی۔ اس کے علاوہ انھیں جنت میں ہم
 و چیز میسر ہوگی جس کی ان کے دلوں میں خواہش پیدا ہوگی اور جس چیز کو نہ کھینچنے کا ان کی آنکھوں کو شوق ہوگا اور وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کے
 موت پہنچی اور نہ جنت کی انھیں کسی فتنہ ہوں گی۔ اہل جنت کے کہا جائے گا کہ دنیا میں جو ہم تک عمل کر کے رہے ہیں جنت اور یہ مقام انھیں اسی وجہ سے قہر میں

الزيتون

اَمْ اَبْرَهْمَ اَمْرًا فَاَتَا مَرْيُومَ ۚ اَمْ يَحْسُبُونَ اَنْ اَنْتَا
 لَمْ يَكُنْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُكَ فَذُنُوبُهُمْ عَظِيْمَةٌ ۙ
 لِّسْمِيعٍ وَنُوحٍ وَغُلُوْهُمْ بَنِي وِرْسَانَ الَّذِي يَمُرُّ بَيْنَهُمُ
 يَمُرُّ بَيْنَهُمُ الْمَسْجِدُ الْمَذْكُوْرُ الَّذِي تَدْعُوْنَهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
 قُلْ اِنْ كَانَ لِلزُّلُمِيْنَ وَلَدٌ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰدِيْنَ ۙ
 سَخِرَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ عَمَّا
 يَصِفُوْنَ ۙ فَذَرِهِمْ يَخْضَبُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يَلْقٰوْا
 يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوْعَدُوْنَ ۙ وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمٰوٰتِ
 فِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۙ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۙ وَتَبٰرَكَ
 الَّذِي لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَ
 عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَالَّذِي تَرْجَعُوْنَ ۙ اِلٰى مَلِكٍ
 الَّذِي يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْرٍ الشَّفَاعَةَ ۚ اِلَّا مَنْ شَهِدَ
 بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۙ وَلٰكِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ
 السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ ۙ وَنَحْنُ بِمَا نَعْبُدُكَ
 اِلٰهًا ۙ وَنَحْنُ بِمَا نَعْبُدُكَ اِلٰهًا ۙ وَنَحْنُ بِمَا نَعْبُدُكَ اِلٰهًا ۙ

9

۱۱۰۹

ہر کس سلامت عین پہنچا اور چونک بدریں
 مسلمانوں اور دشمنوں کے مابین دشمنین کو ذلت
 و رسوائی سے نکل کر ادا اور بعض کو قیدی بنایا۔ محمد
 میدان جہاد کو ہر حال میں اور ان کی اسلام کے
 علاوہ جو جس وقت دل ان کا ان، چاہتا ہے
 سلامت میں دعوالہ من عبادہ و جزا سے متعلق
 ہے۔ قرآن مجید کا یہ قاعدہ ہے کہ جسے ایمان کے صحت
 کے معنی کو آخرت میں بھی ادا نہ کر دے وہ کفر کا
 ہے۔ تاکہ سلامت کی ابتدا اور انتہا میں اتحاد و
 مناسبت ہو جائے۔ اولیٰ و اضری اور ارجح کا قاطع
 سے بات ثابت ہوگی۔ سے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی دلد
 اور نائب نہیں، لیکن اگر بالفرض دشمنین کے قتل
 کے مطابق اللہ کے دلد اور نائب نہ ہو جائے
 تو میں سب سے پہلے اسے قبول گا اور اسکی تعمیل
 بجا آؤں گا۔ اور اس کے مطابق اللہ کی عبادت رکھنا
 یہ پیش لفظی دلد میں البرطمان لفظ رکھی گئی ہے معنی
 الآية ان کان للرحمن ولد وحم ونبوت ذلک
 بپہرمان حمیم توں روئے و حجة و اخصه و دلد
 بہا فان اول من یعظم ذلک الولد و اسمک و
 فی خاصته و التلقا دلد کم اعظم الرجل و لد
 الملک لتعظیم اسمہ و ہذا الکلام وارد مجلس
 سبیل الفضل و التمثیل لغرض و هو المبالغة
 فی نفی الولد و الاطباب فیہ اکتفاء اصحن
 رب السنن لایحکم اللہ تعالیٰ جو زمین و آسمان
 اور عرش و ظہر کا مالک ہے اور ماری کائنات میں
 ہر مرد متعین ہے و دلد اور نائب سے باگ اور
 منزوع ہے **عقائد** ذرا ہم دلائل و جرم سے خوف بخوئی
 و ہر مرد متعین ہے و دلد اور نائب سے باگ اور
 منزوع ہے **عقائد** ذرا ہم دلائل و جرم سے خوف بخوئی

موضع قرآن

فرشتے ہوتے ہیں جو حکام اس کے لئے ہیں۔ یعنی انی مضائقہ رکھتے ہیں کہ اسلام کہاں کی چیز ہو گی یا نہیں۔ یہ فی الواقع اسلام کسی کے حق میں نہیں کہہ سکتے سو

فتح الرحمن ورا بعبی توحید را شفاعت کند ۱۲-

۳۔ فداکار ہے۔ جب فزعوں اور اسکی قوم تکلیف پڑے تو ہر قسم کی اور عناصر و سرشتی سے باہر نہ آئی تو مومن علیہ السلام اللہ سے ان کی شکایت کی کہ لوگ مجھ کو اور اپنے جرم بھوک سے باز نہ کرنا نہیں ہیں اس لئے تمہیں قرار دے دینی ضروری ہے۔ مجھ کو ان مسئلوں کے حل دینا، ان کو اللہ کا قوم مجرموں سے تباہی امر ہے۔ لیکن وہ اسنے علو بعد فاعل بھی دیا ہے یعنی اللہ کے درجہ میں وہ اس امر میں فاسد عبادت کی ان سے پہلے خفت سے بقا دے رہے کہ جب نہ نہانے کے امر کی حکایت کی جائے تو اس سے پہلے قلنا کی اور مناسب فعل معذوف ہوتا ہے اے فاجبنا دعا دعا و اوحینا الیہ ان امیر

البرقيات ٢٢٢

1119

البيروت ٢٥

۱۱) فَاَعْرِضْ لُوْنٌ ۝ فَدَعَا رَبَّهُ اَنْ هُوَ اَدْرِ قَوْمٌ مِّنْهُمْ ۝
 ۱۲) فَاَسْرِ بِعَبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكَ مُتَّبَعُوْنَ ۝ وَاتْرِكِ الْبَحْرَ
 ۱۳) رَهْوًا اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ۝ كَمْ تَرَكُوا مِثْلَ
 ۱۴) هٰذَا ۝ وَزُرُوْهُ وِمَقَامِ كَرِيْمٍ ۝ وَنَعْمَ كَانُوْا
 ۱۵) فِيْهَا فِرْعٰهِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ تُوْرَثُهَا قَوْمٌ اٰخِرِيْنَ ۝
 ۱۶) فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ۝
 ۱۷) وَلَقَدْ خَلَقْنَا اِبْنِيْ اِسْرٰءِيْلَ مِنَ الْعِذَابِ اَلْمُبِيْنِ ۝
 ۱۸) مِنْ وَرَعُوْنَ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا مِّنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَ
 ۱۹) لَقَدْ اٰخَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلٰى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاَنۡبِئُهُم مِّنَ
 ۲۰) الْاٰيٰتِ مَا يَفِيْلُوْنَ ۝ اِنَّ هُوَ اَرۡكَهُ يَقُوْلُوْنَ ۝
 ۲۱) اِنْ هٰٓى اِلَّا مَوۡتَنَآ اَوَّلٰى وَمَاۤ اَحۡصٰى بِمُتَشٰبِهِيْنَ ۝ فَاَوۡفَا
 ۲۲)

مطابق

- 200 -

بعد ازاں (فروری ۱۹۰۷ء) جس نے اس کی اس کی قبول
کی اور اسے نکاح دیا کہ جسے ہندو۔ مونیوں نے سزا
کوسا تو اسے راتوں رات نکل جاؤ، ہندو اعاذ کی
جاچا، فون لاؤنٹن سمیت تھانہ پہنچے جس نے
کے لئے کچھ گولہ وائرٹک الجھوڑا دیا
رہوا ساگنا (کر، رو،) (فرہ)، اس سے پہلے
ہے یعنی القصد ہے حضرت مولی علیہ السلام نے فرما
کوسا تو نکاح دیا کہ اس نے پہنچا تو اس کے لئے کچھ
اس پرانی ماہی ماری جس کے میں مار کھنگ
راستے بن گئے، جب ۵۵ ان راستوں سے گذر کیا
جس نے اس وقت فون بھی لاؤنٹن کے ساتھ دریا
پر پہنچ گیا تو مولی علیہ السلام نے ارادہ کیا کہ وہ دریا
پر دوبارہ لاؤنٹن ماری تاکہ وہ جاری ہو جائے اور فون
اُسے نہ پہنچ سکے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے فون کو
دیا کہ ابھی ساکن ہی تھے دو، کیر کو کچھ فون کے
الٹھ کو ابھی راستوں میں کیر کو فون کی پانچ تھیں۔
کے تھو۔ فون کی قدر مہربانیاں اور
چھتے، سہرہ و شاہ کھیل، عایشان نعمت اور
عیش و عشرت کا سالانہ چھوڑ گئے تھیں وہ خوش
فرم زندگی بسر کرتے تھے۔ کڈلک بات تو یہی ہے
اور مجنا فون اور سرکٹوں سے ایسا ہی معاملہ کیا
کرتے تھیں۔ اور شہنشاہی فون انجمن سے بھی منسلک
مراؤں۔ بیساکہ و مری گلاس کی تصدیق موجود ہے
کڈلک اور شہنشاہی اسسٹنٹ اسسٹنٹ اسسٹنٹ
۱۹۰۷ء یعنی فون کی حکومت اور قمار و کسب کے
نئی امریکان گورنر بنایا۔ اس کی ایک حکومت کو
سے کہتی امریکان ملک شام سے معدی کو روکا گیا
تھے چوں بیساکہ قادیان میں تھے کہ ہے ان

3-23-45

مفتول

[illegible]

برہم پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور اس کی وحدانیت کی دلیل ہیں۔ اس عظیم الشان شہادت کا مضمون یہ ہے کہ نفس آسمان و زمین ہی ایمان والوں کے لئے اللہ کی قدرت و وحدانیت پر مبنی ہے۔ زمین و آسمان میں تمام مخلوقات اور کائنات کے چرچہ بزرگ مستقل دلیل ہیں ان انفسہما لایات لما فیہما من فنون الذلک علی العقول الخبیجہ جیل شائدہ (درود ج ۶ ص ۳۶) لایات لذلالات علی بعدا نیستہ اور کج رج میں ۱۰۰ پھر آسمان کا ستاروں کے بغیر محض اس کے حکم سے قائم رہتا اور زمین کا انفسا کسی ظاہری سہا کے بغیر محض رہتا یہ اس کی وحدانیت اور قدرت کے دلائل ہیں جیسا کہ فرمایا ومن ینستہ ان لنقوم السما

والاسما من ہامہ (درود ج ۳ ص ۳۷) وہی خلقکم
 قرۃ۔ اس سے بڑھ کر تم نورانی پیدا نش کر رہو گے
 طرح اس لئے اپنی قدرت کا ملہ سے کہیں ایک قطب
 آپ سے پیدا ہوا اور پھر زمین میں بکے ستارہ انوار و
 اقسام کے جو پائے پھیلا رکھے اسنے والوں کے لئے
 اس میں کھلے دلائل ہیں واختلاف لیل والنہار
 (الآیہ) پھر اس سے آگے بڑھو اور رات دن کے پھر
 بعد رجبے آنے جانے اور ان کے گھٹنے ہٹنے میں
 منور و کور اور کج رج و آسمان سے بہتر برسر کج
 اور ناکارہ زمین کو ریزہ بنا دیتا ہے اور جو ہیں اسکے
 حکم سے چلتی ہیں عقل و دانش کھنے والوں کے نشان
 تمام پسینہ دل میں توجہ دہی اور قدرت سے فراعہ کی کو
 عظیم الشان نشانات معجزہ ہیں۔ رزق سے مراد پاش
 ہے بلقی تسمیہ الشی باسم السب من رزق من
 مطہر مسما مطہرا لانا سبہ (زیفا اور) ۱۷
 تکتل ایست اللہ۔ (الآیہ) یہ اللہ کی وحدانیت کو ظاہر
 و برآ ہے زمین پر ہم آپ کو سنا ہے یہ سراج و صدق
 ہیں اور ان میں کوئی بات غلط اور باطل نہیں۔ اگر یہ
 معجزہ ہیں ان آیات کو بیکجہ شکر کسی ایمان نہیں آگے
 تو پھر وہ کونسا بیان ہے اور وہ کون سے دلائل ہیں جن
 کا وہ سنا کر کہتے ہیں جیسا کہ اس سے واضح ترکوفی
 بیان نہیں اور ان سے مضبوط ترکوفی دلیل نہیں ملتی
 ہذا نیست اللہ ای صحیحہ و براہین اللہ
 علی وحدانیتہ و قدس تہ (ترجمہ ج ۱ ص ۵۵)
 لایان ازید من ہذا البیان ولا یاء اول
 من ہذا الا یہ (درود ج ۶ ص ۳۷) ہذا
 لعل افلاک۔ یہ ترجمہ میں تحریف اخروی اس
 بہت بڑے جھوٹے اور مجرم کے لئے دل دہاک ہے یا
 جڑ کی ایک ادھی ہے جو ان کی آیتوں کو سنا ہے لیکن

دُونِ اللَّهِ أَوْ لِيَاءَهُ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۚ هَذَا
 ایش کے سوائے رقیق اور ان کی واسطے بڑا عذاب ہے
 هَذِي ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَيَأْتِيَنَّهُمْ رَحْمَةٌ لَّهُمْ عَذَابٌ
 بھاریات اور جو منکر ہیں اپنے رب کی باتوں کے ان کے لئے عذاب
 مِنْ رَحْمَةِ إِلَهِمُ ۚ اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمْ الْبَحْرَ
 ہے ایک ایسا دریا کہ اشر وہ ہے جسے بہرین کی بات سن کر رہا کر
 لِيَجْرِيَ الْفُلُكُ فِيهِ بَمَرٍ مُدَبَّرٍ وَلِيُنَبِّئَكُمْ فِيهِ أَنْ
 ایش اس میں جہاز اس کے حکم سے اور کوئی کج اس کے عقل سے اور
 لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمْ مِمَّا فِي السَّمُوتِ
 کو کج حق اور ہم میں کج ان کے لئے کہ اس کے ہر قول میں
 مِمَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً
 جو کج زمین میں سب کو پہنچا ہے اس میں نشان ہیں
 لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۚ قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا
 ان کو ان کے گناہوں کو معاف کر دے گی کہ ایمان والوں کو کثرت دلا کر کہہ
 لِلَّذِينَ لَا يُرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا
 ان سے جو اہل حق دیکھتے ان کے خدا والوں کا روزہ اللہ ایک آدم کو وہ اسکا
 كَانُوا يَكْسِبُونَ ۚ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ
 جو کالے کے مل جس نے بھلا کام کیا تو اپنے واسطے کمال
 مَنْ أَسَاءَ فَعَلِيَ بِنَفْسِهِ ۖ إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ رُجُوعٌ ۚ
 جو کالے کرنا کر اپنے حق میں پھر اپنے سب کجوں کو پھر جائے
 لَقَدْ آتَيْنَا لَيْلَىٰ أَمْرًا ۖ وَبِالْأَنْبِيَاءِ وَالْحُكْمِ وَالشُّعُوبِ
 ہم نے دی لیلے سے انبیاء کو کتاب اور حکمت اور پہلوی

منازل

فرود استنکار سے ان کی پرواہ نہیں کرتا اور آپ کے کفر و عداوت پر قائم رہتا ہے اور آیات اللہ سے اس طرح اعراض کرتا ہے گویا اس نے ان کو سنا ہی نہیں
 ایسے معاشرہ و سبک پر کو روڑا دیا کہ غلاب کی کافر و غیرتی سنا دینے پر غلاب اس کے دور و دست سنجار کفر پر اور اور آیات اللہ سے اعراض کی تہا ہے۔

موضع قرآن۔ مل معاف کر لی یعنی بد سے کفر و زہد اللہ پر چھوڑیں۔

فتوح الرحمن۔ دہا یعنی معتقد نیستہ کہ ہا شہ زانی اعمال ایشان باشند ۱۲۔

سَامًا يَكُونُونَ ﴿١١﴾ وَخَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

يَالْحَقُّ وَرَبُّنَا يُعْلِمُ خَلْقَ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا

يَظُنُّونَ ﴿١٢﴾ أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ وَ

أَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمِهِ وَخَوَّلَهُ عَلَى مَنَعِهِ وَفَلَبِهَ وَ

جَعَلَ عَلَى بَصَرِهِ عَنُودًا قَمَنَ يَهْدِيهِ مِنْ بَعْدِ

اللَّهُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿١٣﴾ وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا

الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ وَ

مَا لَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿١٤﴾

وَأَنشَأْنَا عَلَيْهِمُ آيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ مَا كَانَ يَحْجِبُهُمْ إِلَّا

أَن قَالُوا الشُّعْرَاءُ يَأْتِيَانَا أَنْ نَسْجُدَ لَهُمْ وَهُمْ لَفِي سَكَرٍ

فَلَمَّا تَخَلَّفُونَا عَنْ أَعْيُنِنَا قَالُوا نَحْنُ الْمُرْسَلُونَ ﴿١٥﴾

فَلَمَّا تَخَلَّفُونَا عَنْ أَعْيُنِنَا قَالُوا نَحْنُ الْمُرْسَلُونَ ﴿١٥﴾

فَلَمَّا تَخَلَّفُونَا عَنْ أَعْيُنِنَا قَالُوا نَحْنُ الْمُرْسَلُونَ ﴿١٥﴾

فَلَمَّا تَخَلَّفُونَا عَنْ أَعْيُنِنَا قَالُوا نَحْنُ الْمُرْسَلُونَ ﴿١٥﴾

فَلَمَّا تَخَلَّفُونَا عَنْ أَعْيُنِنَا قَالُوا نَحْنُ الْمُرْسَلُونَ ﴿١٥﴾

فَلَمَّا تَخَلَّفُونَا عَنْ أَعْيُنِنَا قَالُوا نَحْنُ الْمُرْسَلُونَ ﴿١٥﴾

فَلَمَّا تَخَلَّفُونَا عَنْ أَعْيُنِنَا قَالُوا نَحْنُ الْمُرْسَلُونَ ﴿١٥﴾

فَلَمَّا تَخَلَّفُونَا عَنْ أَعْيُنِنَا قَالُوا نَحْنُ الْمُرْسَلُونَ ﴿١٥﴾

فَلَمَّا تَخَلَّفُونَا عَنْ أَعْيُنِنَا قَالُوا نَحْنُ الْمُرْسَلُونَ ﴿١٥﴾

فَلَمَّا تَخَلَّفُونَا عَنْ أَعْيُنِنَا قَالُوا نَحْنُ الْمُرْسَلُونَ ﴿١٥﴾

فَلَمَّا تَخَلَّفُونَا عَنْ أَعْيُنِنَا قَالُوا نَحْنُ الْمُرْسَلُونَ ﴿١٥﴾

فَلَمَّا تَخَلَّفُونَا عَنْ أَعْيُنِنَا قَالُوا نَحْنُ الْمُرْسَلُونَ ﴿١٥﴾

انہیں یہ خیال کہیں بھی اپنے دل میں نہیں لانا چاہیے مومن کو اگر وہ طبع و عاقلیہ پر نہیں ہو سکتے کیونکہ مومن دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں اللہ کی جیسے
کا مورد ہے لیکن مشرک اور دنیا میں گمراہ اللہ کی رحمت سے تشنگا ہے مگر آخرت میں عذاب الہی سے بالکل بیخبر ہوگا۔ نیز دنیا میں بھی دونوں کی زندگیوں کا
بیگانہ نہیں ہیں۔ ایک کی زندگی اللہ تعالیٰ کی رحمت و احسان میں گذرتی ہے اور دوسری ساری زندگی اللہ کی نافرمانی اور ناشکری میں گزار دیتا ہے
واللہ اعلم انہما ان یستوی الخبیثون والصلحون وحیا وان یستورا ممانا لاختراق احوالہم لعیاد حیات عاشق ہولاء علی القیم بالعدا
واولئک علی اقصای السیئات ولعنا تاجحیت
مات ہولاء علی البغی والرجعة والکفریۃ و
اولئک علی البیاس من الرجعة والسند لعمہ
براک ج ۳ ص ۱۱۱ وخلق اللہ اللہ علیہ تعالیٰ
تیسری عقلی دلیل ہے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان
اور اس ساری کائنات کو الہی رحمت کے لئے پیدا کیا
ہے تاکہ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کی رحمت کا ذرا
اسکی صفات و کمالات پر دلالت کیسے اور اس طرح
اسکی وحدانیت پر دلالت کائنات سے ظاہر ہو بلقی
نبدل علی قدرتہ (براک ج ۳ ص ۱۱۱) کی دلیل
علی وجود و قدرت ربانہ و صفات کمالہ (ظہری
ج ۳ ص ۱۲۰) و تفسیری شکل نفس الیہ یخون
آخری ہے اور بلقی پر محفوظ ہے (روح) اس
کائنات کو پیدا کرکے میں ایک حکمت یہ بھی ہے تاکہ
بندوں کا امتحان ہو اور ان میں نیکی کا اور بدکاری
کے درمیان امتیاز ہو جائے اور ہر ایک کو اس
کے اعمال کے مطابق جزا و سزا دی جائے اور کسی
کی حق تلفی نہ ہو اور کسی پر زیادتی نہ ہونے پائے۔
شان افسریت۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز سے کیا آپ نے اس
شخص کو دیکھا ہے جو مومن بنی خواہش نفس کا زیادہ
ہو جو دلیل عقل و نقل کے بغیر خواہش نفس
سے طبر اللہ کو بکار نہ آسے گویا اس نے اپنی خواہش
ہی کو معمول بنا رکھا ہے۔ علی علمہ (اضلہ کی غیر
منصوب سے حال ہے یعنی طریق ہدایت کو جانستے
ہوئے اور یہ سمجھتے ہوئے کہ جن کو وہ بیکار نہ پاسے
وہ اسکی بیکار نہیں سنتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو
بادور اس حلقے کے جن کو وہ بیکار نہ پاسے وہ سنتے
نہیں۔ مگر اگر دیکھا جو اور اس کے کانوں پر اور
اس کے دل پر ہر جاہلیت لگا دی ہو اور اسکی

آپ کو یہ پروردہ ڈال دیا ہوتا ہے اسے اب کون راہ راست پر لا سکتا ہے۔ یعنی اس کے راہ راست پر آنے کی کوئی نصیحت نہیں ہو سکتی اس کی
مذہب اور اس کے مفاد و مصلحتوں کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے قریبی نہیں آ سکتا ہے اور اس پر ہم جاہلیت لگائی ہے اور اسے توفیق جاہلیت اور
قبول حق سے محروم کر دیا گیا ہے شام و لقا ماہی۔ سنا لفظوں یہ کہی او لی ہے یہ حشر و فتنہ کے بھی مشہور ہیں اور کہتے ہیں کہ زندگی صرف ہی
دنیا کی زندگی ہی ہے اس زندگی سے ختم ہو جائے کہ بعد اور کوئی زندگی نہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کچھ لوگ کہتے ہیں اور کچھ لوگ یہاں کہتے ہیں کہ
موت قمر ان کو کیوں نہیں۔ اس میں یہ حدیث بھی آیا ہے کہ ہر انسان کو موت ملے گی اور دنیا میں قدرت اس کا پتہ ہے ہر انسان کی
موت قمر ان کو کیوں نہیں۔ اس میں یہ حدیث بھی آیا ہے کہ ہر انسان کو موت ملے گی اور دنیا میں قدرت اس کا پتہ ہے ہر انسان کی

یہ سلسلہ کسی طرح جاری رہے گا اور ہماری موت کو خواہش نامزد اور نواز دل و بہر کا یہ ہو جائے۔ یہ شرطیں کہ ایک گروہ کا خیال ہے جو تمام وقائع و عداوت کو پشت اور زمانے کی طرف منسوب کرتے تھے۔ وہ لوگ معتبر تھیں، یحییٰ بن عبد اللہ تعالیٰ فی قصہ خبر الدہریہ..... والحدیث یقول باستقلال الدہلیہ بالثانیہ اور مع دوسرے ہر ایک کو جو کہہ رہے ہیں وہ مضامین سے پہلے سے متاثر ہیں۔ ان کے پاس کوئی عقل یا نقل دلیل نہیں، صرف سخن و تجزیہ سے دعویٰ کر رہے ہیں **فہو**۔ اذ انتہی۔ الایہ۔ یہ دوسرا کھنکھاتی ہے جب اللہ تعالیٰ کی آیات و معجزات ان کو بھر کر سنا کر جاتی ہیں اور ان میں کہیں شورش و ذکر آجاتا۔

امتنوا۔ اقرآن۔ یہ شہادت کہ انہوں نے یہ دیکھ کر جو منین مالمین کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنی رحمت میں پناہ دے گا، ان کے گناہوں کو معاف فرمائے گا اور انہیں جنت میں داخل کرے گا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہو جائے گا یا نہیں کیا یا نہیں کیا۔ اس کو حاصل ہو گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو گا۔
 ولا تہملوا صلوٰۃکم ولا تہملوا صلوٰۃکم۔ یہ تحریف انہوں نے جس میں کہ لکھا ہے صلوٰۃ میں منہ کو رکھیں۔ اولو منکم سے پہلے یہ لکھا ہے صلوٰۃ میں منہ کو رکھیں۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہو جائے گا یا نہیں کیا۔ اس کو حاصل ہو گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو گا۔
 کرتے تھے اور تم کو دعائی موم اور متحرک تھے۔ میرے پیغمبروں کی تبلیغ اور ان کے وعظ و نصیحت کے باعث تم متحرک اور دوسرے جہاد سے باز نہیں آتے تھے۔
 محمد و عیسیٰ اہل عسکر کیں۔ عسکون المعاصی اقرآن۔

فَاسْتَكْبَرُوا وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ۝۱۱۶۶
 قِيلَ لَنْ يَنْفَعَكَ اِنَّكَ كَاذِبٌ ۝۱۱۶۶
 قُلْتُمْ مَا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا اَظْهَارًا ۝۱۱۶۶
 خُنَّ مُّسْتَفِیْضِينَ ۝۱۱۶۶
 وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوْا بِسْتَقْرٰوْنَ ۝۱۱۶۶
 الْیَوْمَ نَنْسِفُكُمْ كَمَا نَسَفْنَا لَیْلَةَ الْاَحْزَابِ ۝۱۱۶۶
 مَا وَكَّلْنَا بِهٖ فِی الْاٰیَاتِ ۝۱۱۶۶
 یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا خُذُوا زُرَّیْہُمْ اَوْ اَعْرَبُوْہُمْ اَحِبَّوْہُ
 الدُّنْیَا ۝۱۱۶۶
 فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۱۱۶۶
 وَلَیْسَ لَکُمْ فِی الْاٰیَاتِ حَکْمٌ ۝۱۱۶۶

فَاسْتَكْبَرُوا وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ۝۱۱۶۶
 قِيلَ لَنْ يَنْفَعَكَ اِنَّكَ كَاذِبٌ ۝۱۱۶۶
 قُلْتُمْ مَا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا اَظْهَارًا ۝۱۱۶۶
 خُنَّ مُّسْتَفِیْضِينَ ۝۱۱۶۶
 وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوْا بِسْتَقْرٰوْنَ ۝۱۱۶۶
 الْیَوْمَ نَنْسِفُكُمْ كَمَا نَسَفْنَا لَیْلَةَ الْاَحْزَابِ ۝۱۱۶۶
 مَا وَكَّلْنَا بِهٖ فِی الْاٰیَاتِ ۝۱۱۶۶
 یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا خُذُوا زُرَّیْہُمْ اَوْ اَعْرَبُوْہُمْ اَحِبَّوْہُ
 الدُّنْیَا ۝۱۱۶۶
 فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۱۱۶۶
 وَلَیْسَ لَکُمْ فِی الْاٰیَاتِ حَکْمٌ ۝۱۱۶۶

موضع قرآن۔ ہاں میں ہاں ملے۔ یعنی تم پر ہم پرانی ذکر ہے۔ مٹ دنیا کے جیسے پر پہلے کیا جاوے گا جیسے ہم دنیا میں مسلمان اور گناہوں کا مقابل ہیں وہاں بھی ہاں ملے گا۔
 قہر میں سے نصیب ہوا کہ تم اللہ کی آیتوں کو ماننے اور ان پر عمل کرنے کی بجائے ان کا مذاق اڑاتے اور ان پر لایق اعتراضات کیا کرتے تھے۔ اور دنیا کی کامیابی میں شراکت میں لینے کو کہتے تھے کہ اس کی اصل زندگی سمجھنے لگے اور آخرت کا انکار کرنا، اس لئے آج ان کو اس دینی مذہب میں جمع کر دیا جائے گا جس سے وہ بھی نہ نکل سکیں گے اور نہ ان کو ایمان و عمل اور قرب سے اللہ کو راہی کرنے کی کو حقہ میرا کا کہہ گا۔ اسی لا

۱۱۳۶
 ۱۱۳۶
 ۱۱۳۶

قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا آتَيْنَاكُمْ مِمَّا أَرْسَلْتُ بِهِ
 وَلَئِنِّي أَرَأَيْتُمْ قَوْمًا يَجْهَلُونَ قُلُومًا وَهَ عَارِضًا
 مُسْتَقِيلًا أَوْ يَزِيمًا قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرٌ بَلْ
 هُوَ أَسْتَجِلُّكُمْ بِهِ يَوْمَ تُبْعَثُونَ قُلْ فَبِعَذَابِ اللَّهِ أَتَقْتِرُونَ
 كُلُّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهِمْ إِنَّمَا أَصْبَحُوا بِآيَاتِ اللَّهِ يُعْذِرُ
 كَذَلِكَ يَخْجُرُ الْفُجُورُ مِنَ الْقَوْمِ الْمُبْتَدِلِينَ
 إِنَّمَا أَصْبَحُوا بِآيَاتِ اللَّهِ يُعْذِرُ
 أَفَدَا قُلُومًا يَجْهَلُونَ قُلُومًا وَهَ عَارِضًا
 مُسْتَقِيلًا أَوْ يَزِيمًا قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمْطِرٌ بَلْ
 هُوَ أَسْتَجِلُّكُمْ بِهِ يَوْمَ تُبْعَثُونَ قُلْ فَبِعَذَابِ اللَّهِ أَتَقْتِرُونَ
 كُلُّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهِمْ إِنَّمَا أَصْبَحُوا بِآيَاتِ اللَّهِ يُعْذِرُ
 كَذَلِكَ يَخْجُرُ الْفُجُورُ مِنَ الْقَوْمِ الْمُبْتَدِلِينَ

۱۱۳۶
 ۱۱۳۶
 ۱۱۳۶

مَوْحٍ قَرَأَنَ لَكَ كَذَلِكَ
 ۱۱۳۶
 ۱۱۳۶
 ۱۱۳۶

فَلَا تَصْرِهِمُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ ذُرِّيَّتًا
 اِلٰهًا بَلْ صُنُّوا عِبَادَهُمْ وَذَلِكُمْ اَفْثَمُ وَمَا كُنْتُمْ
 بِفَعُولٍ ۝۱۰۰ وَادْخُلُوا اِلَيْكُمْ نَفَرًا مِّنَ الْجَنِّ
 يَسْمَعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَصَرُوا وَقَالُوا اَلْصُّوتُ
 فَلَمَّا فَصَحَّيْهُمُ اَلْوَالِي قَوْمِهِمْ مُّذْنِبِينَ ۝۱۰۱ قَالُوا اَلْقَوْمُ
 لَنَا اِنَّمَا كُنَّا اَنْبِيَاۤ اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا
 بَيْنَ يَدَيْهِ هَدٰىنَا اِلَى الْحَقِّ وَآلَى طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝۱۰۲
 يَقَوْمُنَا اَجِيبُوْا دَعٰى اللّٰهِ وَامِنُوْا ۝۱۰۳ يَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ
 اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۰۴ وَوَعَدُ اللّٰهِ اَلَّذِيْنَ
 دَعٰى اللّٰهَ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِى الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَكَ
 مِنْ دُوْنِهِ اَوْلِيَاۤءٌ ۝۱۰۵ اُوْلٰٓئِكَ فِى صُلٰى مُّبِيْنٍ ۝۱۰۶ اَقْلَمَ

ماذہب ۱۰

بہشتی جہنمی

مذہب ۱۰

عند اللہ) و منعہم من الہک الواقع بعدہ (قرآن ۲۰: ۱۳۴) والی صدفنا بہت ہی اندھیل لعل دلیل ہے از جنات جنات نے بھی کلام الہی کو اس کو مان لیا اور اللہ کی توحید پر ایمان لے آئے اور واپس ہمارا اپنی قوم کو کسی تبلیغ کرنے لگے اور لوگوں کو معقل و نقل اور دینی سے قوم کے سامنے مسئلہ بیان کرنے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو فی کلا کی طرف جاتے ہوئے راستے میں وادی غطف میں قریش کی نماز پر حاضر ہوئے تھے کہ جن میں ایک جنات جو سات یا نو افراد پر مشتمل تھی وہاں سے گزری جب تلاوت قرآن کی تو ان کے کانوں میں بڑی قوت نہایت خاموشی سے اسے سننے لگے البتہ ان پر جب تلاوت ختم ہوئی تو ان کے سامنے نور ایمان سے روشنی ہو

چکے تھے اس لئے اب وہ واپس پہنچ کر ان کو بغیر غزوی و جہد و جدی اپنی قوم کو بھی اسلام کی دعوت دینے لگے۔
 ۱۰۱ قائلو ایلھمنا جنات نے اپنی قوم کو ہر قسم کے دلائل سے سمجھانے کی کوشش کی اناسمعا کہ کتابا یہ دلیل نقل کی طرف اشارہ ہے اور انزل من بعد موسیٰ یہ دلیل وحی کی طرف اشارہ ہے اور بعد ہی انی الحق الخ یہ دلیل عقل کی طرف اشارہ ہے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں سے تھے اس لئے انہوں نے ان کا نام لیا۔
 (۱۰۲) اے ہماری قوم! ہر ایک ایسے علم کتاب سن کر آئے ہیں جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد نازل ہوئی ہے اور پہلی آسمانی کتاب کی تصدیق کرتی ہے اور عقائد حقہ اور یہی راہ کی طرف راہنما کرتی ہے۔ یقومنا ایضاً (۱۰۳) اے ہماری قوم! اللہ کے اس دلی قرآن کو مان لو اس پر ایمان لے آؤ اللہ تمہارے گناہ معاف فرما دیگا اور تمہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیگا ومن لا یحب داعی اللہ الخ جو شخص اللہ کے داعی کو قبول نہیں کرے گا وہ کھار گا وہ ہے اور مذہب جب مذہب مستحق ہے، وہ دوزخ میں جلا کر اللہ کے عذاب سے بچ سکتا ہے اور نہ کوئی اس کا حامی و ناصر اور اس کا کوئی خود ساختہ محبوب و کساندہ اس کو اللہ کی گرفت سے بچا سکتا ہے

مذہب ۱۰

موضع قرآن چھ اپنی قوم کو ہمارا سمجھا یا اس بلا حضرت سے نہیں لے پھر بہت لوگ مسلمان ہو کر ایک رات مگر سے باہر آئے حضرت اکیلے باہر گئے سب نے قرآن پڑھا اور یہی قبول کیا مگر جن میں ان کا ہمیں متصل ہیں اور جب سے حضرت کو وحی آئی تب سے جنوں پر بغیر آسمان کی جند ہوئی ان کو سب معلوم نہ تھا کہ ان جنات کو ہمارا اس کا نزول ہوا ہے اس سے خبر نہ کی ہے۔ مگر حضرت سکیمان علیہ السلام کے وقت سے توحید شہود یعنی تہ شہاد کہ زمین میں اور سے فرشتے مانے ہیں تو زمین ہی کو کہا تھے ہیں۔
 فتح الرحمن و ما مگر کو چند کس الزم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذات ملاز غفری گزار دو بدن نقل و قرار میں متحمل کروند و چون بازشنہ قوم خود

مجلس

موسمِ قرآن مسلمانوں کو تہذیب و ادب کو ذرا بھی متنبہ نہ کر سکا۔

فتح الرحمن ہدایتی چمک نور کوٹ شہد و احتیاج ہر طرح نماز ۱۲

۱۱۴

۱۱۳

محمد نام

[illegible]

یہ احکام اس وجہ سے ہو گئے کہ انہوں نے توحید اور دیگر
احکام پر مشتمل اللہ کی کتاب کو نفی و کفرائیت کی
جنگوں سے دوچار کیا۔ اس لئے ان کے تمام اعمال خالص
کفر تھے۔ اگر ان کے اعمال کے ساتھ ایمان کی کوئی ہمت
ہوتی، تو ان پر اجر و ثواب ملتا۔ عا۔ انزل اللہ من
القرآن مافیہ من التوحید و التوکل و التوکل و التوکل
لمخالفاتہا العنود و اشتہاتہ الفسہاد و الامار
اروج ۲۰۶ ص ۴۵۵ مفتی اعظم دہلی، دارالاحوال
مشائخ و تحریف دہلی ہے، یہ کرکس لوگ اپنے گھول
میں پلے بیٹے ہیں یا وہ زمین میں پلے ہوئے ہیں یا کہ
پسے سے پلے کرکس لوگوں کا احکام الہی سمجھیں سے کچھ
ہیئتے، اللہ نے ان کو ان کے اعمال و عیال اور اموال
کو تباہ کر دیا۔ ان کرکسوں کے لئے ایسے حکام مد کی بہت
سی مثالیں ہیں۔ گذشتہ اقوام مجذوبہ کی ذکاوت و ایمان
میں ان کے لئے عیار عربی ہیں۔ ذلک۔ معاملہ
اسی طرح ہے۔ ماں اللہ! لخواہ یہ یسیتونہ کے متعلق
ہے اور ترغیب الی الہام کی دوسری علت ہے یعنی
اللہ تعالیٰ مومنوں کا مددگار ہے اور کافروں کا کوئی
یار و مددگار نہیں ہے۔ ان اللہ۔ نشأت اخرویہ و
میان احوال مومنین۔ جو مومنین نے جو اصل صالح سے
آؤستہ ہوں گے ان کو اللہ تعالیٰ جنت کے ایسے
باغوں میں داخل فرمائے گا جن میں نہریں جاری ہوں گی
والدین کفرو۔ تحریف اخروی میں میان احوال
مشائخ۔ کفار آخرت سے ایسے باغ ہیں کہ ہر وقت
دنیوی مٹان حاصل کرنے اور پیش راستے میں غفلت
ہیں اور چاہوں گی کچھ فکر آخرت اور ایمان و ایمان
سے بے فکر ہو کر کھائے پیئے۔ میں ہمہ تن سے ہے۔

ہے نے ان کو ملک کرد یا ستر ان کو کوئی بار و مددگار کی مدد کو نہ آیا۔ آپ گھر میں نہیں آئے ان کا ران سرکش کی بھی بڑا کٹ دی جائیگی اور ان تمام کا طریقہ آپ ہی کو نصیب ہو گا **۱۱۴۲** افسوس کان۔ بیان حال اہل ایمان و اہل ایمان وہ مومن جس کے پاس اس کے پروردگار کی طرف سے ایک واضح بیان اور ان کے انوار ہے اور وہ اس کی روشنی میں ملتا اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے کیا وہ اس مشرک کے برابر ہو سکتا ہے جو کفر و شرک کو اچھا اور نیک کام سمجھتا ہو اور خود شائد نفسانیہ کی برائی کرتا ہو خود اور حق کو ٹھنڈا سمجھتا ہو۔ استغیام انکار کی ہے یعنی یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے مثلاً الجنۃ بشارت شرعیہ اور جہنم کی صفت کا بیان ہے متعلق اور ہر ایک کو لوگوں کیسے

۱۱۴۲
۱۱۴۲
۱۱۴۲

مَنْ قَرَّبَ نَفْسَهُ إِلَىٰ أَخِيهِ أَخَرَجْتَنَّهُ أَهْلَكَ لَهُمْ فَلَا نَافِعَ لَهُمْ ۚ اَفْسَسَ كَانَ عَلَىٰ بَيْنَتِهِمْ مِّنْ رَبِّهِ كَسَنَ رَبِّهِمْ
لَهُ سَوْءٌ عَمَلُهُ وَاتَّبَعُوا اَهْوَاءَهُمْ ۖ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي
وَعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا اَنْهَارٌ مِّنْ مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَانْهَارٍ
مِّنْ لَّبَنٍ لَّيِّنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ ۖ وَاَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّدُنْهِ
لَّيِّنٍ مَّيِّسَةٍ ۖ وَاَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّۢى ۖ وَلَهُمْ فِيهَا
مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۚ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَبِّهِمْ ۚ كُنْ هَؤُلَاءِ
فِي الدَّارِ وَسِقَوا مَاءً حَبِيبًا فَفَقَطْعَ اَمْعَا ۚ هُمْ
مِنْهُمْ مَّنْ يَسْمَعُ لَكَ عَصَا ۚ اِذَا خَرَجُوا مِنْ عِندِهَا
قَالُوا لِلَّذِينَ اُولُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اُنْفَاذُ ۚ اُولَٰئِكَ
الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَاتَّبَعُوا اَهْوَاءَهُمْ ۚ

جس جنت کا مال ہے جسے کہ اس میں جنت والی پانی کی نہروں کا پانی ہمیشہ خوش رنگ اور خوش ذائقہ ہے اور اس کے اندر اس کے رنگ و بو میں کسی تبدیلی نہیں ہوتی بلکہ وہی طرح ایسے دو درجہ کی نہیں ہوتی جس کا وہاں نہیں ہو جیسے کہ عالم ترقی کا وہ درجہ تصور کی دیر میں متغیر ہو جاتا ہے جنت میں شراب کی بھی نہروں ہوں گی کیسی زیدی شرابوں کے برعکس جنت میں شراب نہایت لذیذ اور لطیف ہوگی بہرہ و بہرگی اور لذت سے پاک ہوگی اور صاف شفاف مشدک نہیں ہوگی جو ہر قسم کے فضائل اور کمالات سے پاک صاف ہوگا مشروبات کے علاوہ کھانے کیسے ہر قسم کے پھل اور میوے ہونگے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان کے کھانے پر پردہ والہ پانی نہ ہوگا ان پر نہ تو پردہ ہوگا اور نہ کھانے سے ان کا ذوق کسی کیا جاتا ہوگا اور نہ سردار نہ ہوں اور ان کے پیش و سخن میں فرق نہ آئے۔ کسوں ہو خالد اللہ یہ حال کا دار و تحلیف اخروی۔ ایک دفعہ ہے جیسے جنت میں مذکورہ بالا باتیں نصیب ہونگی کیا اس بارعادہ کندہ انسان اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو بہشت اور زمین میں سب کا اور جسے وہاں پتے کے لئے قسمت ترین گرم پانی دیا جائیگا جو پتے میں کی انہیں ہاں مٹے مٹے کرے گا؟ مثلاً و معہہ غیر تدریجاً ان حال منافقین۔ منافقین میں کیفیت مسل الشریعہ مسلکی خدمت میں ماضی ہونے اور عدم قوم اور بے اعتدالی سے سب کی باتیں سننے کو جب آپ کی مجلس سے اس طرح آئے تو بل علم صابری الشریعہ سے بطور استہزاء و تسخیر سوال کرتے کہ بھی ملکی آپ کے کیا فرمایا ہے؟ میں بھی طرح سن نہیں سکا۔ علی

۱۱۴۲
۱۱۴۲
۱۱۴۲

جہۃ الاستہزاء ام ای ما لعلہ الشفت الی قولہ (قرآن ۱۲) فرمایا اصل بات یہ ہے کہ جو نے ان کے نعمت و عناد کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر جہارت لگا دی ہے اور ان کو تو فیق جہارت سے محروم کر دیا ہے اس لئے وہ آپ کے کلام جہارت انبیاء کی طرف توجہ نہیں کرتے اور خواہشات نفسانہ کے متبع ہوتے ہیں اور ان کا شراب ہمارے جیسا یہاں بلے مزہ بہشت میں ہر کسی کے گھر میں چار ہر کسی کے گھروں اور بھولوں کے نرادر۔ ہفتے گذشتہ میں کو موعظہ قرآن دیکھ کر نہ یاد۔

نفع الرحمن و امر حرم گویہ از نماز آخر سورہ در باب تنہید مردم ضعیف ایمان نازل شد ۱۲

یہ لوگ اپنے بچے کو داس کے طور پر ہی بابت اور پرستے گا کہ دفن فرما دیتے ہو گاہے جس **۱۱۰** والہا میں اہل حق و ایمان عالیٰ مومنین اور جو لوگ بدعت
قبول کر کے ہیں وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے سلام لے لیں اور آپ کا وعظ و نصیحت سنتے ہیں تو ان کی نصیحت اور ان کے علم و یقین کو تو قریب ہی
ہے اور تعمیل کر دینے اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق و عطا ہوئی ہے یہ زاد و عہد ہی اسی نصیریہ و علما زاد رک کے جس **۱۱۱** **۱۱۰**
فعل بخلاف و نہ توفیق نہ ہو ہی جزا و عہد و نصیحت و اذیت و حاصل کرنے کا موجب تھے وہ جو بس مائتہ ایک کے مثل قرآن و معجزات و وحی و ایکن ان منافقین اور کفر

خروج ۱۱۴۳ محمد بن

[illegible]

مَنْزِلٌ

[illegible][illegible]

[illegible]

الفصل الثاني

1124

1997

[illegible]

مفتول

[illegible]

فتح الرحمن وما يعين جماعه من مسلمانان ايتي صلح زلاره جو مندا انزال فرماد ايتي تعالیٰ الہیمان ادا جائے لیکن انہوں نے تابہ منعی اصل الشریعہ و مسلموں کو ادا نہ کیا۔

[illegible]

قَبِيلَهُ قَوْمَهُ نُوحٌ وَأَصْحَبُ الرِّيسِ وَشَمُودُ ۝ وَعَادُ
 ۝ فِرْعَوْنُ وَآخِوَانُ لُوطُ ۝ وَأَصْحَبُ الْأَيْكَةِ وَ
 قَوْمُ ثُبَيْعٍ ۝ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيدُ ۝
 أَفَمِنْ آيَاتِ الْخَلْقِ الْأَوَّلِ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِنْ خَلْقِ
 جَدِيدٍ ۝ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعَلَهُ الْمُؤَسَّسَ
 ۝ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ۝
 أَذِكُّفَ الْمُتَكَبِّرِينَ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ
 قَعِيدٍ ۝ مَا يَلْفُظُونَ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ
 عَنِيدٌ ۝ وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ
 مَا كُنْتُمْ تُخَيِّدُ ۝ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ذَلِكَ يَوْمُ
 الْوَعِيدِ ۝ وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَعَهَا سَائِقٌ وَنَهْدٌ
 ۝

فرمان جانتے ہیں، ہم اس کا مابہر کس کے حبل
الربید میں اذناقت بیانی ہے اور اس سے مراد
رنگ حیات ہے جو ہر سے شروع ہو کر عقل سے گذر کر
ہو کر ایک ہی جگہ پہنچتا ہے اور استغنیٰ اذنا
سے متعلق ہے جب آدمی کے داییں بائیں بیٹھے
جو کھڑے کرنا کا نہیں اس بائیں لکھ رہے ہوئے ہیں
اس وقت ہر کسی ایک رنگ حیات کے بھی زیادہ اس کے
قریب ہوئے ہیں۔ مابہفظ من قول اذنا آدمی جو
بات بھی زبان سے نکالتا ہے اسے کھینچ لیتے لکڑیاں
بروقت تیار ہوتی ہے۔ رنگ بات ہو تو صاحب نعمین
اور کیں صاحب والا اور اگر گدہ کی بات ہو تو صاحب
افضل اور کیں صاحب والا لکھ رہے ہیں۔

۱۵ وجہ تھی کہ یہ سرکرات فوت کا منکر ہے
 ذلک سے پہلے بقال لہ مقدر ہے۔ بالحق اے
 حقیقۃ الامر ایضا وی ایضی موت کی شت حقیقت
 اور اقتر ضرور آئیگی اس وقت منکر لبث سے کہا
 جائے گا کہ یہ وہ موت ہے جس سے تم بھاگتے تھے
 جو جو قبر است اور مشرک اور مباح ہے۔ ولفی فی
 الصور الخ اس کے بعد صریح ہو گا مائیکہ اور یہ
 مذب کے پورا ہونے کاں ہوگا۔ اس سے مراد نفی
 ثانیہ ہے جس سے ساری مخلوق ایک دم ہی اٹھے گی
 و جارت کل نفس۔ الایہ۔ اس کے بعد ہر نفس پر مائیکہ
 طر سے حاضر ہوگا اور ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہوں
 گے ایک اسے میدانِ حق کی طرف بلے گا مائیکہ اور دوسرا
 اس کے اعمال کا گواہ ہوگا۔ ایک حدیث میں ہے اس
 سے تکیاں اور برائیاں کھنڈے والے دو فرشتے ملا ہوں
 ایک ساقی ہوگا اور دوسرا شہید۔ و فی حدیث اخر
 ابو نعیم فی الحلیۃ عن جابر عن فو ان نعیر
 ان ملک الحسان و ملک البشائ احد هما

سائق والاخر مشہید (۱۱ مارچ ۱۹۷۳ء)

موضع قرآن ابھر ہے جان سے ۱۲ صوف جو اس کے سر سے نکلے وہ لنگہ بیٹے جس نیکی رہا ہے والا اور ہدی بائیں والا ۱۲ صوف یعنی کھوتیار ہے اور
تک ایک فرشتہ اٹھے کہتا ہے اور ایک پاس نکلا اعمال ساتھ ہے۔

فتح الرحمن (۱۳۷۳) و ۱۴ مترمربع محراب یعنی اگر عرض باشد فرشته دست راست می نویسد و اگر کعبه باطل باشد فرشته دست چپ می نویسد.

[illegible]

جس میں ملائے جائیں گے اور ان سے کہا جائیگا کہ اپنے لئے کئے گئے سزا جگہ پر دو بی بی عذاب جس کے عطیہ کیے گئے تھے۔ خود اس سے پہلے پتال لہے
 ۱۱۶۶ ۱۱۶۷
 ۱۱۶۸ ۱۱۶۹
 ۱۱۷۰ ۱۱۷۱
 ۱۱۷۲ ۱۱۷۳
 ۱۱۷۴ ۱۱۷۵
 ۱۱۷۶ ۱۱۷۷
 ۱۱۷۸ ۱۱۷۹
 ۱۱۸۰ ۱۱۸۱
 ۱۱۸۲ ۱۱۸۳
 ۱۱۸۴ ۱۱۸۵
 ۱۱۸۶ ۱۱۸۷
 ۱۱۸۹ ۱۱۹۰
 ۱۱۹۲ ۱۱۹۳
 ۱۱۹۵ ۱۱۹۶
 ۱۱۹۸ ۱۱۹۹
 ۱۲۰۰ ۱۲۰۱
 ۱۲۰۳ ۱۲۰۴
 ۱۲۰۶ ۱۲۰۷
 ۱۲۰۹ ۱۲۱۰
 ۱۲۱۲ ۱۲۱۳
 ۱۲۱۵ ۱۲۱۶
 ۱۲۱۸ ۱۲۱۹
 ۱۲۲۱ ۱۲۲۲
 ۱۲۲۴ ۱۲۲۵
 ۱۲۲۷ ۱۲۲۸
 ۱۲۳۰ ۱۲۳۱
 ۱۲۳۳ ۱۲۳۴
 ۱۲۳۶ ۱۲۳۷
 ۱۲۳۹ ۱۲۴۰
 ۱۲۴۲ ۱۲۴۳
 ۱۲۴۵ ۱۲۴۶
 ۱۲۴۸ ۱۲۴۹
 ۱۲۵۱ ۱۲۵۲
 ۱۲۵۴ ۱۲۵۵
 ۱۲۵۷ ۱۲۵۸
 ۱۲۶۰ ۱۲۶۱
 ۱۲۶۳ ۱۲۶۴
 ۱۲۶۶ ۱۲۶۷
 ۱۲۶۹ ۱۲۷۰
 ۱۲۷۲ ۱۲۷۳
 ۱۲۷۵ ۱۲۷۶
 ۱۲۷۸ ۱۲۷۹
 ۱۲۸۱ ۱۲۸۲
 ۱۲۸۴ ۱۲۸۵
 ۱۲۸۷ ۱۲۸۸
 ۱۲۹۰ ۱۲۹۱
 ۱۲۹۳ ۱۲۹۴
 ۱۲۹۶ ۱۲۹۷
 ۱۲۹۹ ۱۳۰۰
 ۱۳۰۳ ۱۳۰۴
 ۱۳۰۶ ۱۳۰۷
 ۱۳۰۹ ۱۳۱۰
 ۱۳۱۲ ۱۳۱۳
 ۱۳۱۵ ۱۳۱۶
 ۱۳۱۸ ۱۳۱۹
 ۱۳۲۱ ۱۳۲۲
 ۱۳۲۴ ۱۳۲۵
 ۱۳۲۷ ۱۳۲۸
 ۱۳۳۰ ۱۳۳۱
 ۱۳۳۳ ۱۳۳۴
 ۱۳۳۶ ۱۳۳۷
 ۱۳۳۹ ۱۳۴۰
 ۱۳۴۲ ۱۳۴۳
 ۱۳۴۵ ۱۳۴۶
 ۱۳۴۸ ۱۳۴۹
 ۱۳۵۱ ۱۳۵۲
 ۱۳۵۴ ۱۳۵۵
 ۱۳۵۷ ۱۳۵۸
 ۱۳۶۰ ۱۳۶۱
 ۱۳۶۳ ۱۳۶۴
 ۱۳۶۶ ۱۳۶۷
 ۱۳۶۹ ۱۳۷۰
 ۱۳۷۲ ۱۳۷۳
 ۱۳۷۵ ۱۳۷۶
 ۱۳۷۸ ۱۳۷۹
 ۱۳۸۱ ۱۳۸۲
 ۱۳۸۴ ۱۳۸۵
 ۱۳۸۷ ۱۳۸۸
 ۱۳۹۰ ۱۳۹۱
 ۱۳۹۳ ۱۳۹۴
 ۱۳۹۶ ۱۳۹۷
 ۱۳۹۹ ۱۴۰۰
 ۱۴۰۳ ۱۴۰۴
 ۱۴۰۶ ۱۴۰۷
 ۱۴۰۹ ۱۴۱۰
 ۱۴۱۲ ۱۴۱۳
 ۱۴۱۵ ۱۴۱۶
 ۱۴۱۸ ۱۴۱۹
 ۱۴۲۱ ۱۴۲۲
 ۱۴۲۴ ۱۴۲۵
 ۱۴۲۷ ۱۴۲۸
 ۱۴۳۰ ۱۴۳۱
 ۱۴۳۳ ۱۴۳۴
 ۱۴۳۶ ۱۴۳۷
 ۱۴۳۹ ۱۴۴۰
 ۱۴۴۲ ۱۴۴۳
 ۱۴۴۵ ۱۴۴۶
 ۱۴۴۸ ۱۴۴۹
 ۱۴۵۱ ۱۴۵۲
 ۱۴۵۴ ۱۴۵۵
 ۱۴۵۷ ۱۴۵۸
 ۱۴۶۰ ۱۴۶۱
 ۱۴۶۳ ۱۴۶۴
 ۱۴۶۶ ۱۴۶۷
 ۱۴۶۹ ۱۴۷۰
 ۱۴۷۲ ۱۴۷۳
 ۱۴۷۵ ۱۴۷۶
 ۱۴۷۸ ۱۴۷۹
 ۱۴۸۱ ۱۴۸۲
 ۱۴۸۴ ۱۴۸۵
 ۱۴۸۷ ۱۴۸۸
 ۱۴۹۰ ۱۴۹۱
 ۱۴۹۳ ۱۴۹۴
 ۱۴۹۶ ۱۴۹۷
 ۱۴۹۹ ۱۵۰۰
 ۱۵۰۳ ۱۵۰۴
 ۱۵۰۶ ۱۵۰۷
 ۱۵۰۹ ۱۵۱۰
 ۱۵۱۲ ۱۵۱۳
 ۱۵۱۵ ۱۵۱۶
 ۱۵۱۸ ۱۵۱۹
 ۱۵۲۱ ۱۵۲۲
 ۱۵۲۴ ۱۵۲۵
 ۱۵۲۷ ۱۵۲۸
 ۱۵۳۰ ۱۵۳۱
 ۱۵۳۳ ۱۵۳۴
 ۱۵۳۶ ۱۵۳۷
 ۱۵۳۹ ۱۵۴۰
 ۱۵۴۲ ۱۵۴۳
 ۱۵۴۵ ۱۵۴۶
 ۱۵۴۸ ۱۵۴۹
 ۱۵۵۱ ۱۵۵۲
 ۱۵۵۴ ۱۵۵۵
 ۱۵۵۷ ۱۵۵۸
 ۱۵۶۰ ۱۵۶۱
 ۱۵۶۳ ۱۵۶۴
 ۱۵۶۶ ۱۵۶۷
 ۱۵۶۹ ۱۵۷۰
 ۱۵۷۲ ۱۵۷۳
 ۱۵۷۵ ۱۵۷۶
 ۱۵۷۸ ۱۵۷۹
 ۱۵۸۱ ۱۵۸۲
 ۱۵۸۴ ۱۵۸۵
 ۱۵۸۷ ۱۵۸۸
 ۱۵۹۰ ۱۵۹۱
 ۱۵۹۳ ۱۵۹۴
 ۱۵۹۶ ۱۵۹۷
 ۱۵۹۹ ۱۶۰۰
 ۱۶۰۳ ۱۶۰۴
 ۱۶۰۶ ۱۶۰۷
 ۱۶۰۹ ۱۶۱۰
 ۱۶۱۲ ۱۶۱۳
 ۱۶۱۵ ۱۶۱۶
 ۱۶۱۸ ۱۶۱۹
 ۱۶۲۱ ۱۶۲۲
 ۱۶۲۴ ۱۶۲۵
 ۱۶۲۷ ۱۶۲۸
 ۱۶۳۰ ۱۶۳۱
 ۱۶۳۳ ۱۶۳۴
 ۱۶۳۶ ۱۶۳۷
 ۱۶۳۹ ۱۶۴۰
 ۱۶۴۲ ۱۶۴۳
 ۱۶۴۵ ۱۶۴۶
 ۱۶۴۸ ۱۶۴۹
 ۱۶۵۱ ۱۶۵۲
 ۱۶۵۴ ۱۶۵۵
 ۱۶۵۷ ۱۶۵۸
 ۱۶۶۰ ۱۶۶۱
 ۱۶۶۳ ۱۶۶۴
 ۱۶۶۶ ۱۶۶۷
 ۱۶۶۹ ۱۶۷۰
 ۱۶۷۲ ۱۶۷۳
 ۱۶۷۵ ۱۶۷۶
 ۱۶۷۸ ۱۶۷۹
 ۱۶۸۱ ۱۶۸۲
 ۱۶۸۴ ۱۶۸۵
 ۱۶۸۷ ۱۶۸۸
 ۱۶۹۰ ۱۶۹۱
 ۱۶۹۳ ۱۶۹۴
 ۱۶۹۶ ۱۶۹۷
 ۱۶۹۹ ۱۷۰۰
 ۱۷۰۳ ۱۷۰۴
 ۱۷۰۶ ۱۷۰۷
 ۱۷

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٠﴾ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا

إِلَى قَوْمٍ مَّجْرُومِينَ ۝ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ حِجَابَةٌ مِّنْ طِينٍ ۝

مُسَوِّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ۖ وَالْخُرُوجُ نَافِلٌ

كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ

مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۖ وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِلَّذِينَ يَخَافُونَ

الْعَذَابِ الْإِلَهِيِّ وَفِي مُوسَى إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَى

فِرْعَوْنَ بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝ فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِ وَقَالَ سِجْرٌ

أَوْ يَحْتَنُونَ ۖ فَأَخَذْنَاهُ وَجَنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ

وهو مليم ٥ وفي عاد اذ ارسلنا عليهم الرقيم العقيم ٦

مَا تَذْمُرُ مِنْ شَيْءٍ أَنْتَ عَلَيْهِ إِذْ جَعَلْتَهُ كَالْزَوَاهِرِ

وَأَمَّا إِذَا مَا لَأَن تَمْنَعَهُ أَحَدُ جُلُوسٍ فَعَلَهُ لَمَنْ

اور قتال ہے تو میں کہے جاؤں۔ بہت تو ایک اذیت بھرا ہوا ملک ہے۔

مفتی

۱۰۔ اے نبی! جب وہ مہمانِ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچے تو سلام کہہ کر انہوں نے بھی سلام کیا جواب دیا اور دل میں کہہ کر انہیں بھی معلوم نہیں کون جس خیال یا پہنچنے ان کے گھر کے لیے کہ تم کو انتظام کر دیا جائے بعد میں ان کا انتہائی معلوم کر دیا جائیگا خدا تعالیٰ اعلم اللہ العزیز الخالق

موضح قرآن و نشان ہے ماد میں یعنی ماد کے ہلاک ہونے میں۔

فتح الرحمن في معنى آثار أن سبب إداران موجود است ۱۴-

۱۹ وہا خلقت۔ یہ عالمی کلی کی علت ہے یعنی ان کو پندہ و نصیحت کرنا اور دعوت و توحید دینا اس لئے ہے کہ ان کو اور ان کے علاوہ جنوں کو میں نے پیدا کیا ہے اس لئے کہ اسے تاکہ وہ میری اظہار مست کرنا اور میری عبادت بجا لائیں اور میری عبادت اور پکار میں کسی کو شریک نہ بنائیں۔ ان کی تخلیق میں میری کوئی فانی عبادت مقصود تھا۔ مگر اس بعد جبہ ان کے پیدا کرنے سے میرا مقصد نہیں تھا کہ میں ان کو تحصیل رزق اور کسب معاش میں ان کے علاوہ ان کے علاوہ جس طرح دنیوی و آقا کی کار دستور ہے میں تو رزق و معیشت سے بے نیاز و سہول کثافت، بھرا یا اغلب ہے ہے کہ میں نے ان کو اس لئے پیدا نہیں کیا تاکہ وہ اپنی میری دوسری مخلوق کے رزق و معاش کا انتظام کریں

۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶

سُورَةُ الذَّارِيَّاتِ مِثْلَ آيَاتِ التَّوْحِيدِ

۱- ولا تجعلوا مع الله الشركاً خيراً - نفی شرک ہر قسم۔

موضوع قرآن دل شاید لوح محفوظ کو کہا ۱۲ اور نہ کہ کتب کو کہا یا ساتویں آسمان پر کہہ ہے فرشتوں کے طواف کرنے کا ۱۴ اور نہ کہ یعنی آسمان کی ۱۵ اور نہ کہ اللہ تعالیٰ کا وہ ایک درجہ ہے ۱۶ اور نہ کہ اللہ تعالیٰ۔

فَتَجْعَلُ الرِّهْمَ لِلْهِمْلِ أَزْوَاجًا يُهْمِلُ بِهِنَّ وَهُنَّ يُهْمِلْنَ بِهِمْ بِوَاقِعَةٍ مِّنْ أَفْوَاقَةٍ ۚ وَكَرِهُوا الْعِلْمَ بِمَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِمَا بَصُرْتُ بِأَنفُسِي أَن يَخَافُ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَافِقُونَ ۚ

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعَمُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَتْلُوا هَذِهِ آيَاتِي لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

والظهور في ركب مسطور في ركب منشور
 البيت المعقور والتقفى المرفوع والبحر
 المسطور في ركب منشور

المسجون ١٠ ان عذاب ربك لواقع ١١ ما له من
دافع ١٢ يوم موزا السماء موزا ١٣ وليسير الجبال

مبتذل،

میں جنت میں ان کے آوارہ و ابدار کے درجات میں جگہ دے دیں گے۔ اور اسکی وجہ سے ان کے آوارہ و ابدار کے درجہ و درجہ میں کسی قسم کی کمی نہیں کریں گے اور ان کے کسی عمل کو ثواب کی کمی نہیں ہوگی اور مشرک اپنے اعمال مشرکوں کی وجہ سے جہنم میں گرا کر ہوگا خواہ اس کے مال باپ کتنے ہی ہوں اور صالح جوں مشرک اور کفر اور اذکار مال باپ کی کمی سے کچھ قائم نہ ہوگا۔ کئی امری کا فخر یا عمل من الشریک مرتکب فی السب و القذف ص ۲۵۱ قال الجہنمی و ابن عباس و ابن جبر و غیرہما ان المؤمنین الذین اتبعہم ذریستہم فی الایمان یکونوا فی صراط ابائہم و ان لم یکنوا سلفہ

قال لسان طبرک ۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴

رَحِیْمٌ ۝ وَاَمَّا دَانِیُّمْ بِفَاکِہٍ وَخَیْمٍ مَّا یَشْتَبُونَ ۝
یَتَنَازَعُونَ فِیْہَا کَاسًا لِّغُلُوْفِہَا وَلَا تَارَکَ لَہُمْ ۝ وَیَطُوفُ
عَلَیْہِم ظِلَّانٌ لِّہُمْ کَا لَہُمْ لَوْ لَوْ مَکْنُونٌ ۝ وَاَقْبَلُ
بَعْضُہُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَاءَلُوْنَ ۝ قَالُوا اَا نَا کَا قَبِلُ
فِیْ اٰہِلِنَا مُتَفِیْقِیْنَ ۝ قَسَمَ اللّٰہُ عَلَیْنَا وَفِیْنَا عَدَاۃً
اَلْمُؤْمِنِ ۝ اَا نَا کَا مِّنْ قَبْلِ ذٰلِکَ عَدُوٌّ اِلَیْہِمْ اَوْ اَلْاٰوَّلِ
الرَّحِیْمِ ۝ قَدْ کَرِهَ اَنْتَ یَعْمَلُ رَبِّکَ بِکَافِرٍ ۝
لَا یَجْنُوْنَ ۝ اَمْ یَقُولُوْنَ شَاعَرٌ تَرٰہُیْ بِہٖ رَاۤیِبٌ
اَلْمُنُوْنِ ۝ قُلْ تَرٰۤیضُوْا اِنِّیْ مَعَکُمْ مِّنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝
اَمَّا اَمْرُہُمْ اَحْلَا لَہُمْ لَہٰذَا اَمْرُہُمْ فَوَقَّطَ اَعْوُنَ ۝
اَمْ یَقُولُوْنَ لَقَوْلُہٗ یٰۤاٰیُّہُ ۝ قُلْ اِنِّیْ لَوَاۤ اِجْعَلُ شَیْءًا
اَمْ یَقُولُوْنَ لَقَوْلُہٗ یٰۤاٰیُّہُ ۝ قُلْ اِنِّیْ لَوَاۤ اِجْعَلُ شَیْءًا

فی صراط ابائہم و ان لم یکنوا سلفہ
التفسیر والاعمال مثلہم کرامۃ لاجلہم
فی ایمان متعلق بقولہ و اتبعہم ذریستہم
ص ۲۵۱ م ایمان کے اتبعہم کے ساتھ متعلق
ہونے کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے وہی
صلح من ابائہم و ان واجہہم و ذریستہم
(عمر بن الخطاب) و امجد و دیرینہ
کے لئے یہ لغوی کا ذکر ہے۔ مذکورہ لغوی کے لغوی
جرمان کو ان کی مرضی اور خواہش کے سبب حالت اور
حالت لغوی کا لغوی بھی کہا گیا ہے اور وہ
شراب پلوں کے ساتھ ساتھ پلوں کے۔ وہ شراب
کسی پلوں کے پلوں کے پلوں کے۔ وہ شراب
ہوگی۔ اور اس کے پنے سے کوئی پلوں کو
لغویات اور کوئی کہہ کی چسپاں نہیں ہوگی
جیسا کہ دنیا کی شراب پلوں اور گناہ کا پلوں
ای لا یکن لیہما میثاقہ و لا یجسری
بیتہما ما فیہ لغویات تم کیا جیسی ہیں
شش بلہ الحس فی الدنيا لغویات و ص ۲۵۱
و یطوف۔ آیت وہاں ان کی خدمت کیلئے
ہوئے کو جو موجود ہوں گے وہی میں میں
ہوئے اور ابدار موتی کی طرح ہوں گے جنہیں چاہے
رہا کیا ہو اور انسانی ہتھوں نے ان کو چھو رہا
نہ ہو سکا و اقبل بعضہم۔ اصل جنت کی
لغویات سے ہیں وہ ان کے لغویات کے ساتھ
اور اس کے احسان کا شکر کریں۔ میثاقہ دونوں
آپس میں گفتگو کریں گے اور دنیا کے بعض احوال کا
ذکر کریں گے۔ وہ ہیں گے دنیا میں تو ہم بہت ہی
خائف تھے اور ہمیں ڈر تھا کہ ہم بڑے گناہگار ہیں
اللہ کے عذاب سے کسی طرح بچیں گے۔ فہم اللہ

مذللہ

الا۔ یہی اللہ تعالیٰ نے تم کو پلوں پر رکھا پڑا احسان فرمایا کہ مرض اپنی رحمت سے تمہارے گناہ معاف فرما دینے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا
لیا سکا احسان۔ آیت یہ ماقبل کی لغت ہے اور بیان کو کہہ دے علی سبیل الترتیب اور مؤثر اور مؤثر کو کہہ دے یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہ
معاف فرمائے اور ہمیں جہنم سے بچا لیا، اس لئے کہ ہم دنیا میں صرف عبادت و معاش ہیں کسی کو پکارا کرتے تھے اور اس کی پکار میں کسی کو شریک نہیں
کرتے تھے۔ یہ عذاب سے محفوظ رہنا کو کہہ دے یا تو وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے معاف فرمایا۔ آیت یہ انصاف
میں یکتا کیوں کہ اللہ کو یہ کہہ دے کہ اگر ایمان رکھیں اور ان کی راہ پر چلیں تو ان کے درجے میں ہمیں یکتا کیوں کامل انکو نہیں ہٹا دیتے براحتی
مؤمن قرآن کوئی کو ان پر مہر کہ ان کی راہ نہیں تو یہی ہے اور ۱۲ ذیل یعنی اولیٰ کی سہا پہل میں ذیل۔ ۱۲ ذیل۔

ہر کی مہارت نہیں کرتے، بلکہ کچھ دینیوں لانا چاہتے ہیں، اس لئے دینی حرمت میں خود انگریزی نہیں کرتے تاکہ بات حق کہیں آجائے، اور ان کے دینوں میں سے کوئی بات بھی نہیں مانتے۔

شعبہ ۱۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تلامذوں کے ملک ہیں، کئی ان کی رحمت اور مدد کی درخواست کرتے ہیں، ان کے پاس ہے ان کے تلامذوں کے خطوں اور تعظیم کنندگان ہیں کہ جسے چاہیں جو چیز چاہیں اور وہ جسے چاہیں دے دیں، کیا وہ جو حاصل نہیں کر سکتے ان کی خدمت کے پاس لئے انکا کرتے ہیں کہ خدمت کے تقصیر ان کے پاس میں ہے اور انہوں نے انکو خدمت نہیں دی، انہیں انکا فضل عطا ہے۔ اور ہم سلسلہ الامامہ اشرف علیہ السلام و سوا کی رحمت کے منتظر ہیں اور انہوں نے ہم کو دکھا ہے کہ آپ کی ولایت ان سے پہلے ہوئی، کیا انہوں نے آسمان میں بیڑی لگا رکھی ہے اور وہ آسمان پر چڑھ کر فرشتوں کی باتیں اور ان پر اللہ کی ولایت سے جو حکم نازل ہونے میں دلائل سے منہ پٹتے ہیں اور انہیں اس طرح معلوم ہو چکا ہے کہ آپ کی ولایت جو ہے جسے ہر گز انکا انکار نہیں کیا ہے تو ان میں سے جو دانا سے منکر تھا ہے وہ انکا نبوت پیش کرتے۔

شعبہ ۱۲۔ وہ اہل سنت، ائمہ، یہ ان کی جہالت و حماقت کا بیان ہے کہ انہوں کو پہنے لئے کر پٹ نہیں کرتے، لیکن فرشتوں کا خدا کی بیشیاں کھینچے ہیں اور ان کو خدا کی بارگاہ میں سفارش سمجھ کر چکاتے ہیں۔ اور عیسیٰ علیہ السلام، عیسا، ملائکہ، ان کے انکار کی وجہ سے کہ آپ تعلیم و تبلیغ اور دولت و نعمت پر ان سے مخلوق یا کوئی معاملہ مانتے ہیں؟ اور انہیں دین ناسی کے ہوجانے سے جب چاہے کہ انکا مذہب ہے کہ اگر ایمان لیا تو گمراہ دینی پڑے گا، بات اصل وہی ہے کہ خدا و مہمان کی وجہ سے نہیں مانتے۔

شعبہ ۱۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وہ غیب جانتے ہیں اور انہوں نے ائمہ دین کو انکی ذلیلیب کی انہیں لوح محفوظ سے نشانہ دیا، ہر دعوے کو جسے پھر پیسے ہیں کہ ان کی فراست آئے گی ان کی ہمت نہیں اور اگر انہیں کسی تو ہم غلاب سے محفوظ رہیں گئے، اور یہودیوں کیسے انکا کیا وہ پیغمبر علیہ السلام کے ظہور کوئی منصوبہ بنا رہے ہیں؟ یا ان کے بارگاہی کا دل کے منصوبے انہیں پر لٹ گئے جانتے ہیں اور یہ قبول کہ ان سے مخلوق دکھا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت علی علیہ السلام کو پیش کر لیا، ان کا منصب نامکمل کر لیا اور محمد ان کو جنگ بعد میں نقل اور قید و بند کا سزا دی تھی۔

شعبہ ۱۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کا کوئی اور کارساز ہے؟ جو ان کو دوزخ دیتا ہے؟ ان کی برکت ہے؟ ان کے غلاب سے ان کا بچا ہے؟ انہیں؟ نہیں؟ ان کے غلاب سے بچانے والا نہیں۔ ان کے سوا۔ اب ان کے عطا و نعمت کا یہ عطا ہے کہ اگر ہم ان پر آسمان کا کوئی نیکو بعض غلاب کو دیا، تب بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے اور اللہ سے دیکھ کر کہیں گے یہ تو ہمارا آدما ہے، وہ ایسی ہم پر اہل برائے کا ایمان و رحمتہ وہ اس کے پیچھے اب کر بڑا ہو جائیں گے لیکن ایمان نہیں لائیں گے

یعنی اور عذاب باہر سے باخفا بعض من اسم و علیہم تعزیتنا عن کفرہم سے بہتکارا انکسریں

۱۱۸۹۔

شعبہ ۱۵۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے لغو ان کا دل مراد ہے جسے منکر سب پر بیہوشی عادی ہو جائے گی اور انکے آپ انکے اوضاع فراموش اور اس دن کا انتظار فراموش، جب دہشت و خوف سے ان پر حقیقت عادی ہو گی اس دن ان پر حقیقت حال واضح ہو جائے گی، عین اب اس سے ان کو کوئی فائدہ نہیں؟

۱۶۔ اس دن غلاب انہیں سے بچنے کے لئے ان کا کوئی جہد کا سبب نہ ہو سکے گا اور نہ ان کو اپنے خود ساختہ معبودوں، گمراہ کئے دئے پیشروں اور دیگر سفارشوں کی طرف ہی سے کچھ مدد مل سکے گی اور وہ کسی بھی طرح سے خدا کے غلاب سے نہیں بچ سکیں گے۔

سے پہلے یعنی قیامت کے عذاب سے پہلے بھی عذاب دردناک ہے لیکن یہ جانتے نہیں اس سے جنگ بدر میں قتل و قید، قحط سالی اور قحط عذاب مراد ہے۔ دھواں، آگ، سب دس والفظ سبع سنین و عذاب العقر (مردار کسن م ص عام ۱، قازن ج ۵ ص ۵۵) و اصبر لعلک ربک الا یہ۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دوسری بار قتل کا ذکر ہے آپ ان کی ایذاؤں پر صبر کریں اور ان کی ہرزادہ زکریں اور اللہ کے فیصلے کے منتظر رہیں ان پر اللہ کے عذاب کا انتظار کریں وہ آپ کا نہیں بگاڑ سکیں گے، کیونکہ آپ ہماری حفاظت اور نجات دہندگان ہیں اسی اصبر علی اذاھم ولا تب لھم و انک بمسئمی منا و تحت کلماتنا واللہ یعصک من المستأسدین (مطہری ج ۳ ص ۴۵) حسین تقویٰ یعنی جب دن کو کلمہ دن کو صبر اوقات فرصت اللہ کی تسبیح و تحمید کرو۔ اور شکر کے اللہ تعالیٰ کی تائید کرو۔

ومن اللیل اور پھر اگلی رات میں بھی۔ وادب اس الغیوم اور اس کے بعد اٹنے والے دن میں نماز پڑھو وقت اللہ کی یاد اور اس کی تسبیح و تحمید میں مشغول رہو۔ وہی آپ کا ناصر و حامی ہے دشمن آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ وہ خود مغرب ہی اللہ کی گرفت میں آئے والے ہیں۔ ادبانا انعمو سے دوسرا دن مراد ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔ وهو الذی یصرف الغیب اللیل و یعلم ما عجزت عن البیان لعلکم فیہ انعام (۷) یہاں انبیاء کے دوسرا دن مراد ہے۔

سورۃ الطور میں آیات توحید

- ۱۔ اٰم یٰھم اللہ غیر اللہ (۲) نفی شرک ہر قسم۔
- ۲۔ و سبح جمعدہ بک حسین تقویٰ و من اللیل تنبیحہ و ادبانا انعمو (۵)

النجم ۵

۱۸۶

قال خدا خطبہ ۲۴

يَعْنِي عَنْهُمْ كَيْدُكُمْ وَ لَا هُمْ يَنْصُرُونَ ۝ وَ اَنْتَ

ہم دشمنوں کا کید نہ کرو اور نہ تم کو مدد دے گا اور نہ ان کے نصرت کرنے والے ہیں

لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَعْدَاءُ بَادُوْنَ ذٰلِكَ وَ لٰكِنْ اَكْثَرُهُمْ لَا

انسانوں کے لئے عذاب ہے اس کے لئے اور نہ بہت انہی کے نصرت

يَعْلَمُوْنَ ۝ وَ اصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاَنْتَا بِاَعْيُنِنَا ۝ وَسَبِّحْ

تائیں اور تو صبر کر حکم کے ساتھ کہ تو ہمارے دیکھنے میں ہے اور

مَجْمَدٍ رَبِّكَ حَتّٰى يَنْقُضَ ۝ وَ مِنْ اِلَيْلٍ فَسَبِّحْهُ ۝ وَ

پہلے کہ آیتیں لکھیں اور صبح ہے اور ہر رات میں بھی اس کی یاد کرو

اِدْبَارَ النُّجُوْمِ ۝

پہلے ہر رات کے ستاروں کے

سُوْرَةُ النِّجْمِ مَكِّيَّةٌ وَ فِيهَا سُوْرَتَانِ وَ هُمَا سُوْرَةُ النَّجْمِ

سے سورۃ نجم کی دو سورتیں ہیں اور یہ دونوں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قرآن اللہ کے نام سے کہ ہم پر ہر بات نجات دہندہ ہے

وَ النَّجْمِ ۝ اِذْ اَنۡوٰى ۝ مَا مَآصِلَ صٰحِبِ النُّجُوْمِ ۝ وَ اَنۡوٰى

نجم کے آگے کہ جب گئے ہیں کیا نصرت دے گا اور نہ بگاڑے گا

وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَّحْيٌ يُّوْحٰى ۝

اور نہیں کہتا کہ اپنی خواہش سے یہ کلام ہے یہاں ہر

عَلَيْهِ سُبْحٰنٌ يُّذَكِّرُ ۝ ذُوْ مِرَّةٍ ۝ اِذْ اَسْوٰى ۝ وَ هُوَ

اس کو یاد دلاتا ہے کہ اللہ کے لئے اور اس کے ہر صبر و صبر اور

بَاۤلَا فِی الْاَعْلٰی ۝ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ ۝

خدا کے لئے کہ وہ آگے آگے آیا اور نکل آیا کہہ کیا تو دو تاروں کے

مائل

نفی شرک ہر قسم۔

موضع قرآن کہ یعنی دہے "مذہب راہی تعالیٰ۔

فتح الرحمن و یمن مد علی اللہ علیہ وسلم ۝

[illegible]

وَأَدْنَىٰ ۖ فَاَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ ۖ مَا كَذَبَ

مقبل وچہم اوسمین وکیل فرشتے نے اُنکی طرف سے
 آپ پر کہا کہ آپ نے **ف** دلتوی۔ یہ فارحان کے پاس
 پیش آئے والے واقعہ کو لف اشارہ ہے الاقن اقل
 آسمان کا وہ حصہ جو در سے زمین کے ساتھ ملا ہوا
 نظر آتا ہے قلاب وہ فاصلہ جو زمان کے وسط سے دور
 تک ہوتا ہے اس طرح ہر مکان میں صرف ایک قلاب
 ہوتا۔ اس لئے ہر قلاب میں قلاب ماننے کی ضرورت نہیں
 جیسا کہ بعض نے کہا ہے کہ یہ اصل میں قلابی شے
 تھا۔ عین معجذہ الحسن ان قلاب القوس
 سامعین وشرہا وحقہضہا ولاحاجۃ الی
 القلاب اردو ج ۲ ص ۴۴۴ شیخ برزخانی
 اصل میں قلاب قوس تھا۔ یہ کوشش کی گئی کہ قلاب
 بنایا جائے کہ طرست یعنی کسی طرف ایک طرف کے ساتھ
 اور کسی دوسری طرف کے ساتھ لٹکائی جاتی ہے یہاں
 طرست تنبیہ دوسرے جزو کے ساتھ لٹکائی گئی ہے
 یعنی اس طرح اس کا اصل قلابی دو حصوں ماننے
 کی ضرورت نہیں اس طرح کا طریقہ سماجیپ وادری
 آپریشن کا دوست اور سہل یاد دہانے والا ہے اپنی
 گمانوں کو یکہ دوسرے کے ساتھ ملا لینے اس طرح کہ
 ایک قلاب دوسری کے قلاب پر منطبق ہو جائے اور
 پھر ان کو ہر ایک کے لئے ایک ایک تیر چلائے
 جس سے ان کا مقصد یہ ہوا کہ ان دو دوں میں کیا
 اور ایک کی رفتار دوسرے کی رفتار ہے اور ایک کی رفتار
 دوسرے کی بار مٹی ہے۔ (روح او صغنی میں ہے
 امداد کہ روح اہنی جہل علیہ السلام ہی اصل اور
 حقیقی صورت میں اقی آسانی پر مبنی ہے کھڑے ہونے
 نمودار ہوئے۔ حضرت سمل اللہ علیہ وسلم نے جب کہ
 دیکھی تو ہوش ہو گئے۔ جہل علیہ السلام انسانی شکل

فتوح الرحمن والعين وتكميل نور النبي الزم جانب مدرسه را احاطه كرد و اين در شب معراج بود ۱۳.

فتوح الرحمن دا یعنی چاکت قوم ۱۲۔

شلہ و بعد ترک کیا۔ ہم نے اس قصے کو حیرت و تعجب سے لے کر ایک دلیل اور ثبوت بنا دیا۔ کہ یہ کوئی اس سے عبرت حاصل کرنے والا ہر مسند سے صادر ہے یعنی اسناد اور اسناد پر تعلیم و ترویج کیلئے نہیں میرا اور میرا عذاب کس قدر اور عبرت آموز ہے دلالت پسند القرآن۔ اچھے مالان تعزیر کے بعد یہ مذکور ہے گویا ہر قسم کے بعد ولسند جائز و حرام۔ انسانیہ۔ اذکار و معنیوں یا دلائل اور مشتبہ فرما کر یہ قصہ اپنی بزرگ عبرت آموزی میں لای اور مستحق ہے۔ ہم نے قرآن کریم کی زبان میں ثبوت کر کے، اس میں دلائل، انہماک اہم مافیہ اور وعدہ و وعید ذکر کر کے ہندو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے کہ یہ کوئی اس سے عبرت حاصل کرے اور اس کے انوار و برکات سے اپنا سینہ روشن کرے شلہ کذب حد۔ یہ تحریف و ترویج کا دوسرا نمونہ ہے۔ قوم ہذا کا اہم کام بھی نہایت ہی بڑا ہے۔ ہم نے اس طرح اپنے پیغمبر کو ان کو ڈرایا اور تنبیہ کیا۔ انہماک پر پھر کس قدر چونکنا عذاب سے ان کو ہلکا کیا جو وہ نہایت تند و تیز طوفان باد۔ یہ وہ شخص مستحق وہ دن اس قوم کے لئے دائمی بدنامی کا دن تھا۔ کس اس دن سے یہ یقین قیامت تک عالم برزخ کے عذاب میں رہیں گے اور اس کے بعد عذاب جہنم میں ہمیشہ کیلئے داخل ہوں گے۔ مستحق، یہ وہ شخص کی مسند ہے یا شخص کی۔ خلیفہ سر ہنس ہے اس لئے مذکور و نمونہ و نور و نور مشتمل ہے باعتبار لفظ کے ہے جیسا کہ ہاں ہے عند مفقہ اور باعتبار قیامت نمونہ ہے جیسا کہ سورہ النما میں حکم انہما عذابا

یہ تحریف و ترویج کا دوسرا نمونہ ہے۔

القصہ ۵

۱۱۹۹

قال صاحب الحکمۃ

تَجَرَّبُوا بِأَعْيُنِنَا ۖ جَزَاءَ لِمَن كَانَ لُغْوًا ۖ وَلَقَدْ تَرَكْنَاهَا
 اِیہی میں نے اپنی آنکھوں کے سامنے دیا ہے کہ اس کو ہر قسم کی کذب و بھولت اور کذب سے بچنے کے لئے
 اِیہ قُلْ مَن مَّذْکُرٌ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنَذْرٌ ۙ
 اِیہی میں نے تم کو یہ خبر دی ہے کہ تم نے جو کچھ کہا تھا وہ سب سچا تھا
 وَلَقَدْ يَسْرْنَا الْقُرْآنَ لِلْمَذْکُرِ ۖ فَمَلَّ مِن مَّذْکُرٍ ۖ كَذِبٌ
 اور ہم نے آسان کر دیا قرآن کے سمجھنے کو کہ تم نے جو کچھ کہنا چاہا
 عَادَ وَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنَذْرٌ ۙ اِنَّا ارْسَلْنَا عَلَیْهِمْ
 اور ہم نے تم پر بھیجا جو میرا عذاب ہو گا وہ تم پر لگائے گا جس سے تم بچو
 رِجَالًا صَرُوفًا یُؤْمِنُ غَیْثٌ مُّسْمَرٌ ۙ تَنْزِيلُ الْبَاقِ
 ہوا شمشیر ایک حرکت کے دن جو چاہئے گا اسی کا نام، رسول کو
 کَا تَوَمَّلْ اَعْمَارًا فُخِلَ مُنْقَعٌ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَ
 کر دیا وہ جن کو تم نے کتب پر لکھا تھا کہ تم نے جو کچھ کہا تھا وہ سب سچا تھا اور
 تَنْذِرٌ ۖ وَلَقَدْ يَسْرْنَا الْقُرْآنَ لِلْمَذْکُرِ ۖ فَمَلَّ مِن مَّذْکُرٍ ۙ
 ہر قسم کی کذب و بھولت اور کذب سے بچنے کے لئے اور ہم نے آسان کر دیا قرآن کے سمجھنے کو
 كَذِبٌ مُّسْوَدٌ بِالْمَذْکُرِ ۖ فَقَالُوا ابْشِرْ اَمَّا وَاِحْدَا
 ہم نے تم کو یہ خبر دی ہے کہ تم نے جو کچھ کہا تھا وہ سب سچا تھا اور ہم نے آسان کر دیا قرآن کے سمجھنے کو
 تَتَّبِعُهُ ۖ اِنَّا لَآ اَنۡفٰی ضَلٰلٍ وَّسُعُرٌ ۙ اِنۡفٰی الذِّکْرُ
 ہر قسم کی کذب و بھولت اور کذب سے بچنے کے لئے اور ہم نے آسان کر دیا قرآن کے سمجھنے کو
 عَلَیۡہِمْ مِّنۡ یَّسٰرٍ ۖ لِّیَلۡکَ اَبۡ اَشۡہَرٌ ۙ سِیَعْلَمُوۡنَ عَذَابَ
 ہر قسم کی کذب و بھولت اور کذب سے بچنے کے لئے اور ہم نے آسان کر دیا قرآن کے سمجھنے کو
 مِّنَ الذِّکْرِ اَبۡ اَشۡہَرٌ ۙ اِنَّا مُرْسِلُوۡنَہٗ اِلَیۡکَ فَتَنۡتَہُمۡ
 کہ تم نے جو کچھ کہا تھا وہ سب سچا تھا اور ہم نے آسان کر دیا قرآن کے سمجھنے کو

بیچ

یہ تحریف و ترویج کا دوسرا نمونہ ہے۔

منقول

سب کی تکذیب ہے۔ فان تکذیب احدہم وھو صالح علیہ السلام ھذا تکذیب للھکلی لا لھذا لھذا علی اصول الشرائع (دور و ج ۴ ص ۸۰) بشر کا نائب مہر ذلت علی شریکۃ التفسیر ہے (مدارک، دور و ج ۴ ص ۸۰) شعری جنوں اور پراگھی زرقی، قوم ثمود کے سرکش اور مغرور سرداروں نے
 علی بن حضرت قریب ۱۲ مزارع و تاج یعنی سب سے کشتی دہی یا وہ کشتی دہی بنووی پہاڑ پر لنگری لائی۔ قرآن کس اس امت کے رسول کے لئے
 مومن قرآن دیکھی ۱۲ مزارع۔ وہی قریب خوست ذاکل جب تک تمام نہ ہو چکے۔ قوم ثمود کا دن انھیں بڑی سختی پہنچا کہ انھیں کو ۱۲ مزارع۔

فتح الرحمن و یمن برائی انتقام حضرت نور علیہ السلام ۱۲

ان پر مقرر کیا کہ اگر اس سے پہلے صبح ہی کو طویل السلام اور نو سو نوں کو بستی سے نکل جائے گا مگر جسے کران کو اس عذاب سے محفوظ رکھا یہ ان پر سدا
 اعلیٰ و احسان تھا، کیونکہ وہ ان کے لشکر و راز ہندے کے لئے نو سو نوں کو کرنا ان کو ہم سے زیادہ دیا کرتے ہیں۔ ولقد استسماھم۔ اللہ عزوجل کو طویل السلام نے ان کو
 ہماری پکڑ سے نبرداری کی گئی انھوں نے ان کے انداز کو چھوڑا اور اس میں شک کیا اور اس پر یقین نہ کر سکے۔ اسی شک و انہما استسماھم۔ اللہ عزوجل و رسولہ
 یصدقہ (قرآن مجید ص ۱۴۱) ولقد صدقہ۔ اللہ عزوجل و رسولہ۔ اللہ عزوجل و رسولہ۔ اللہ عزوجل و رسولہ۔ اللہ عزوجل و رسولہ۔ اللہ عزوجل و رسولہ۔

کے گوارہ گروں نے ان مہمانوں کو اپنی ہوس کا کٹ نہ
 جاننے کی خاطر قدرت کو طویل السلام سے مطالبہ کیا وہ ان
 کے ہم میں داخل نہ ہوں اور اپنے مہمانوں کی ان سے
 مخالفت نہ کریں جب وہ بڑی نیت سے ان کے گھر میں
 گھر کے توجہ و تامل علیہ السلام نے ان پر اپنا ہاتھ مارا
 جس سے وہ سب اندھے ہو گئے اور ہم نے فرمایا اے
 وہ عذاب تمہیں پہنچا جس سے جس سے طویل السلام نہیں
 ڈرتے تھے۔ ولقد صدمہ۔ اللہ عزوجل و رسولہ۔ اللہ عزوجل و رسولہ۔ اللہ عزوجل و رسولہ۔ اللہ عزوجل و رسولہ۔ اللہ عزوجل و رسولہ۔

وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النَّذِيرُ ﴿١﴾ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذِبًا ﴿٢﴾

وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النَّذِيرُ ﴿١﴾ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذِبًا ﴿٢﴾

تاریخ ہو چکا ہے! استعمال انہی کے لئے وہ دونوں میں سے کوئی بات بھی نہیں اس لئے اسے کہا عرب تم اللہ کے عذاب سے بڑھ کر نہیں بڑھ سکتے۔ اے فرعون
 اللہ عزوجل نے تم کو اللہ عزوجل اپنی قدرت و شوکت پر مقرر کیا اور کہتے ہیں کہ ہم ایک مہر و عمارت ہیں اس لئے ہم مغرب و مشرق ہیں جس کو اللہ اپنے مشن کو
 بدلے کے لئے ہمیں۔ ہمارا اللہ عزوجل۔ اللہ عزوجل و رسولہ۔ اللہ عزوجل و رسولہ۔ اللہ عزوجل و رسولہ۔ اللہ عزوجل و رسولہ۔ اللہ عزوجل و رسولہ۔

فرعون و غاک میں مل جائیگا اور وہ ذات امیر شکست افروز ہیں کہ اور میدان میں ان کے پاؤں ہم نہ سکیں گے اور وہ بڑی بول کی طرح جھٹ پھر کر صبا کی جھین گئے۔
 فسبح الرحمن و اے یعنی در صورت و حور و آسمان بولوں ۱۲۔

گرم پانی اور حرارت کے انتہائی درجہ تک گرم ہو کر ان مشابہ اناؤں و طبعیہ بالذکر فی الحیرۃ اقصاھا..... اذا استعالموا من انصار جعل غیاثہم
 العظیم (سورہ ص ۱۵) شعلہ و لہب خالص، یہ ناشدناؤں کے لئے بشارت اخیریہ ہے مقام سے قیامت کے دن حساب کتاب کے لئے بارگاہ طوافی
 میں کھڑے ہونے کی جگہ مراد ہے۔ ظاہر ہے جس کو حساب کتاب کا ذکر ہوگا وہ اپنی کتاب اعمال کو برائیاں سے پاک کھنے کی کوشش کرے گا۔ موقوف المسد
 یقیناً فیہ العباد الحساب یوم القیامۃ ضرورتاً المعاصی (ہارک ج ۳ ص ۱۹) جنہوں سے دو باغ مراد نہیں بلکہ شیعہ شکار کے لئے ہے یعنی قسم

الرحمن ص ۵۵

۱۶۰۵

قرآن فصاحتیہ ۲

قسم کے باغات ارضی اور مٹی ترک شیعہ یا قطار لغفلہ
 سے۔ جو شخص آخرت کے حساب کتاب سے ڈر کر اللہ
 کی اطاعت کو بنا دے ستر زندگی بنا لے قیامت کے دن
 اس کو کئی باغات میں سے جن میں مرستہ کی نعمتیں بڑی
 ہونگی۔ ذواتا انصاف یہ حق کی عین سے جس کے کئی
 نوع اور قسم کے ہیں۔ یا فلس یعنی خلق (یعنی ان کی)
 جمع سے۔ یعنی ان باغوں میں مختلف انواع و اقسام کے
 میوہ دار درخت ہوں گے یا مطلب کے سے کثرت کے
 درخت لمبی لمبی شاخوں والے ہوں گے جس کی وجہ سے
 اور پھل بکثرت ہوگا۔ ای ذواتا انواعا عین الانصار
 والظاہر..... و تقصیرہ بالا غصان علیہ
 جمعہ شمس و ی غصن امین عباس یا بشار فرح
 ج ۳ ص ۱۱۴ قلعہ فیہما عین غصن یا ان
 باغوں میں دو چشمے جاری ہوں گے جن کا پانی صاف و
 پیمنا اور خوشبودار ہوگا اس سے مراد اسیر اور مسیل
 ہیں ذواتا غصن البصری احد اھا یقال لہا نسیم
 والاخری السلیل (ابن کثیر ج ۳ ص ۴۴) فیہما
 من کئی ذاکرہ زر و جہنم کا مرہوم را کر
 دو قسم ہوگا ہر ایک لذت بخلائے ہوگی۔ مستلیم
 علی غصن۔ بشارت مہلا سکہ کی جمع ہے مراد ان کی
 قسم ہے۔ اسٹیری مراد اسٹیم جن لڑائی پروردگار
 کریں گے انکا اندوہی عشر اعلیٰ قسم کے کونے و اثر ہوگا
 اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ درختوں کے ٹول
 تو اس سے زیادہ اعلیٰ قسم کے ہوں گے۔ امین استیر
 من دیباہ غصن و اذا کھانت البشارت کذب
 ضا طلتک بالظہا طر (میتلوی) وحشی لہبستین
 دان۔ اور ان باغوں کے درختوں کا میوہ نہایت ہی لذت
 ہوگا کہ میوہ اور لہب اس کا پختہ ہونے سے شعلہ
 فیہن قصرت الظہن۔ اذہ کھانے کی چیزوں

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۱﴾ فَبِأَيِّ آيَاتِنَا يُخْبِرِينَ ﴿۲﴾
 ہر ایک کا حق ہے کہ اپنے رب کے لئے دو ان شمس و جہنم
 فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۳﴾ فَبِأَيِّ آيَاتِنَا يُخْبِرِينَ ﴿۴﴾
 ہر ایک کا حق ہے کہ اپنے رب کے لئے دو ان شمس و جہنم
 زَوْجِينَ ﴿۵﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۶﴾ مَلَكَيْنِ عَلَى
 او ہر ایک کا حق ہے کہ اپنے رب کے لئے دو ان شمس و جہنم
 فَرِيشٍ بَطْءًا بَيْنًا مِنْ أَسْتَبْرَقٍ وَجَنَّاتٍ لَّهُنَّ دَانٍ ﴿۷﴾
 ہر ایک کا حق ہے کہ اپنے رب کے لئے دو ان شمس و جہنم
 فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۸﴾ فَبِأَيِّ آيَاتِنَا يُخْبِرِينَ ﴿۹﴾
 ہر ایک کا حق ہے کہ اپنے رب کے لئے دو ان شمس و جہنم
 لَمْ يَصْنَعُنَّ إِنْسَافَ قَبْلَهُمْ وَلَا جَنَّاتٍ لَّهُمْ فَبِأَيِّ آلَاءِ
 اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ درختوں کے ٹول
 رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۱۰﴾ كَانَتْ أَلْيَافُهُنَّ كَالْعَنَاقِطِ وَالْمَرْجَانُ
 اپنے رب کے لئے دو ان شمس و جہنم
 فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۱۱﴾ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ
 ہر ایک کا حق ہے کہ اپنے رب کے لئے دو ان شمس و جہنم
 إِلَّا الْإِحْسَانُ ﴿۱۲﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۱۳﴾ وَمِنْ
 ہر ایک کا حق ہے کہ اپنے رب کے لئے دو ان شمس و جہنم
 دُونَهُمَا جَنَّاتٍ مُّغَيَّاتٍ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۱۴﴾
 ہر ایک کا حق ہے کہ اپنے رب کے لئے دو ان شمس و جہنم
 مَذَاهِقٍ مِّنْ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۱۵﴾ فَبِأَيِّ آيَاتِنَا يُخْبِرِينَ ﴿۱۶﴾

ہر ایک کا حق ہے کہ اپنے رب کے لئے دو ان شمس و جہنم

منزلہ

کے علاوہ جنت میں جتنی تسکین کی خاطر ضروری ہوگی جن پر ایک بھی رفیقہ حیات کے تمام اوصاف موجود ہوں گے وہ سراپا شرم و عیا ہوگی اور اپنے غور ہوں کے
 علاوہ کسی طرف نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھیں گی اور وہ کنواری ہونگی جن کو ملیں گی ان سے پہلے کسی دوسرے جن یا انسان کے انھیں جھڑنگ نہیں ہوگا۔ کھانہ

موضع قرآن ف ایک بندگی اسلام ایک ثواب ۱۴ سورہ

فتح الرحمن ۱۷ یعنی بہت تون عزت ۱۲

ایسا قدرت و المرحان ہر مخلوق کے علاوہ وہ ظاہری حسن و جمال کی بھی تصویر ہو گئی۔ وہ حسن صورت میں، رنگ و روپ میں، اپنے لیے ایک رنگ و روپ میں، وہ رنگت کی سب دناپ میں یافتہ و مہمان اور عمل و جہاں کی مانند ہوں گی۔ یہ بے شمار نعمتیں اہل جنت کو ملیں گی یہ سب اللہ کے انعام و احسان ہوں گے۔ ہر جزاء الاحسان، اللہ پہلے احسان سے احسان عقیدہ و احسان عمل مراد ہے اور دوسرے احسان سے ثواب اور جنت۔ عقیدے اور عمل کو درست رکھنے کے جزاء ثواب آخرت اور جنت کے سوا کچھ نہیں۔ اسی ما جزاء الاحسان فی العمل الا الاحسان فی الثواب و قیل لہما و ما جزاء التوہید الا الجنة و روح ج ۲ ص ۱۲۰

۱۲۰۹ ص ۱۲۰۹ و میں دو فہماد جنتوں میں یہاں بھی شہید کر کے لئے ہے جس کا کہ نہ ارجعہ الیہ و نہ یرحمہ اللہ۔ (ملک ج ۱) یعنی مذکورہ بالا بالوں کے علاوہ ان کو اور حالت بھی ہیں گے۔ مسددا متعین ان بالوں کو درست نہایت ہی سبز ہونگے اور شدت رنگ کی وجہ سے سیاہی میں نظر آئے گا۔ انکی شان کی دلیل ہوگی اسی سورہ وان من شددا فالحظہ من الموی (قرطبی ج ۱۴ ص ۱۸۵) لہذا خلقہ اپنے والے یعنی ان بالوں میں فروں کی طرح پیشے اپنے ہوں گے۔ لہذا بالماہ لایستطیع ان (مذکور ج ۳ ص ۱۶۱) ۱۲۰۹ جہنم فالحقہ اللہ۔ ان بالوں میں ہر قسم کے ہونے ہوں گے اور ان کے علاوہ مجبور اور نادر کے درست بھی ہوں گے۔ فہماد جنت، احسان ۵۱ میں ایسی عورتیں بھی ان کے لئے ہوں گی جو قاضی اور باطنی حسن و جمال سے آراستہ ہوں گی خیرات حسن و جمال اور احسان حسن و جمال ظاہری کی طرف اشارہ ہے۔ فیہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم لا عسلہ و لا ذک و فقال خیرات الاحلاق احسان الموجود و جرح ۸ ص ۱۵۵) جو ہر قسم و جنات فی الجنایہ و جنایہ خیرات کی جمع ہے یہ خیرات ایک ہی بہت بڑے بڑے موتی کا ہوگا جو نادر سے عالی ہوگا اور اسکی اندر فی صحت کی فرخندہ ہوگی (روح و فیض) یعنی وہ عورتیں ہوں گی جن پر وہ شہین ہوں گی۔ حوسا لہ خیرات سے ہوں گی (روح) لہذا ہر فہماد۔ اللہ ان سے پہلے کسی جن یا احسان نے انھیں ہر قسم نہیں دکھایا، ہوگا اور وہ ہر قسم کی عورتیں کی ۱۲۰۹ متکثرین اللہ و رفیق ہرگز کی یاد و جو ہر پر ڈال جائی ہے فی الہما ح الرفیق شباب خاطر تنفس نہا

۱۲۰۹
۱۲۰۹

عَيْنَيْنِ نَضَّا خُلَيْنِ ۖ فَيَأْتِي الْأَوْرَثُ بِكُلِّ كَلْبٍ ۖ فَيُحْمِلُ

۱۲۰۹ ص ۱۲۰۹ ہر کوئی کہیں اپنے والد کے ساتھ لے گیا

فَأَكْبَهُ وَخَفَلَ وَرَمَانِ ۖ فَيَأْتِي الْأَوْرَثُ بِكُلِّ كَلْبٍ ۖ

۱۲۰۹ ص ۱۲۰۹ ہر کوئی کہیں اپنے والد کے ساتھ لے گیا

فَيُحْمِلُ خَيْرَاتِ حَسَنٍ ۖ فَيَأْتِي الْأَوْرَثُ بِكُلِّ كَلْبٍ ۖ

۱۲۰۹ ص ۱۲۰۹ ہر کوئی کہیں اپنے والد کے ساتھ لے گیا

حَوْسٍ مَقْصُورٍ فِي الْخِيَاوِ ۖ فَيَأْتِي الْأَوْرَثُ بِكُلِّ كَلْبٍ ۖ

۱۲۰۹ ص ۱۲۰۹ ہر کوئی کہیں اپنے والد کے ساتھ لے گیا

عَلَيْنِ ۖ لَمْ يَطْمَعْنِ إِلَّا قَبْلَهُ وَرَجَانِ ۖ فَيَأْتِي

۱۲۰۹ ص ۱۲۰۹ ہر کوئی کہیں اپنے والد کے ساتھ لے گیا

الْأَوْرَثُ بِكُلِّ كَلْبٍ ۖ مُتَكَبِّرٍ عَلَى رَفْرِ خُطْبٍ ۖ

۱۲۰۹ ص ۱۲۰۹ ہر کوئی کہیں اپنے والد کے ساتھ لے گیا

عَبْقَرِي حَسَنٍ ۖ فَيَأْتِي الْأَوْرَثُ بِكُلِّ كَلْبٍ ۖ

۱۲۰۹ ص ۱۲۰۹ ہر کوئی کہیں اپنے والد کے ساتھ لے گیا

أَسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۖ

۱۲۰۹ ص ۱۲۰۹ ہر کوئی کہیں اپنے والد کے ساتھ لے گیا

يَوْمَ الْوَأَقْعِ ۖ وَرَحْمَتِ رَبِّكَ ۖ وَرَحْمَتِ رَبِّكَ ۖ

۱۲۰۹ ص ۱۲۰۹ ہر کوئی کہیں اپنے والد کے ساتھ لے گیا

يَسْأَلُ اللَّهُ الرَّحْمَنَ الرَّحِيمَ ۖ

۱۲۰۹ ص ۱۲۰۹ ہر کوئی کہیں اپنے والد کے ساتھ لے گیا

أَوْ أَوْقَعْتَ الْوَأَقْعَ ۖ لَيْسَ لَوْ قَعْتَ كَافِيَةً ۖ

۱۲۰۹ ص ۱۲۰۹ ہر کوئی کہیں اپنے والد کے ساتھ لے گیا

الحاصل الواحد الرفیق (قرطبی ج ۱۴ ص ۱۸۵) عن معجہد انہ الذی یسبح الغلیظ (روح) جہی موئے ریشہ کی چادر میں یا فرش پر بچھائے کیسے منقش مفروشات یعنی ٹاپیچے اور قالین وغیرہ۔ عن معجہد انہ الذی یسبح الغلیظ (روح) موضع قرآن ہر آیت میں نعت جتنا کوئی تب نعت ہے اور کسی کی خبر دینی نعت ہے۔

نفس الرحمن و ابی ہر مسلمان شکر و کفر و افراد آغا ہاشم ۱۲۔

سُورَةُ الْحَٰمِ

[illegible]

اسلام کے متعلق ہیں، سورہ النحل میں ہے: "وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ" (اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کی وجہ سے ان کے لیے بڑا اجر ہے)۔ سورہ النحل میں ہے: "وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ" (اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کی وجہ سے ان کے لیے بڑا اجر ہے)۔

آ رہے۔ عافی السنّت والایچ زمین وسماں کی ساری مخلوق اور پورا نظام کائنات ہر لمحہ کے شکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے مستحق تقدیر میں رہتا رہے۔ کائنات کا قورہ نوران حال اور نازن حال سے کوئی دے رہے کہ اللہ تعالیٰ دیکھنا شکر کے سے عجب وقدرت میں وحمت و صفت میں اختیار و تصرف میں اور تمام صفات کمالہذا کی کوئی کا شکر کیہ سچا جس کے بعد توحید کے تین مراتب کا ذکر ہے۔ دو کا مرتبہ اور ایک کا تقاضا ہے۔ عافی السنّت والا چہ توحید کا پہلا مرتبہ ہے۔ یعنی سب کا خالق اور رب و مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ موت وحیات اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ کوئی چیز اس کے تصرف و اقتدار سے بے

الحمد لله رب العالمين

1991

تاریخ: ۱۴۰۲/۰۵/۰۵

يَوْمَ الْيَلِّ فِي النَّهَارِ وَيَوْمَ الْيَلِّ فِي اللَّيْلِ وَهُوَ

عَلَيْهِ السَّلَامَاتُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ۝ آمِنٌ يَا اَللّهُ رَسُوْلُهُ ۝

[illegible]

يَقُولُوا إِنَّمَا جَعَلَهُمُ اللَّهُ قِبْلَتِي لِيَدِينُ اللَّهُ
 دِينًا كَرِيمًا ۝ الَّذِي أَنزَلَ إِلَيْنَا فِي هَذِهِ ۚ وَمَذِينًا ۝

وَمِنْكُمْ وَالشُّقْرَاءُ لَهُمَا جَزَاءٌ كَبِيرٌ ۖ وَمَالُكُمْ لَا يَنْتَابُونَ

بِاللّٰهِ وَالتَّسْوُلِ يَدْعُوْكُمْ لِيُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ خَلَقَكُمْ

مِثْلَ قَلَمٍ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ مَطَرًا مُبَارَكًا

عَبْدُهُ أَيُّوبُ بْنُ أَبِي خَرِزْمٍ مِمَّنْ ظَلَمَتْ إِلَيْهِ النُّفُوسُ

وَأَنَّ اللَّهَ بِكُمْ لَءُوفٌ رَحِيمٌ وَمَا لَكُمْ لَا تُقِيمُوا

وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ اللَّهُ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلِينَ

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَثِيرٌ

[illegible]

اولئك اعظم درجۃ من الدین اتقوا من بعد
ان لوکل کا نام درج ہے ان سے جو کہ طویل کریں اس کے بعد

41

یہ اور کائنات میں ہی مشرق اور مغرب ہے۔ یوں کہ الیل فی الذہار۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اختیار

یہ لوگ قرآن و احادیث کی روشنی میں اپنے عقائد و اعمال کو جانچ سکتے ہیں۔

فَمِنْهُمْ مَنْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَالْحَقُّ لَا يُرَدُّ

قوله من كان منكم

مقام الغریب اور انہیں محلِ اہم، وادھو جعلی لاشعورہ ضمن اشتغال کی الدنیا لعلینہ الشیخۃ فہی لبر بلاغہ الما ہو حیرت منہ (عازلہ) و اقصیٰ من
خلفہ س بقوی اعلیٰ و اذفاق فی بسیل الشکر کہ مزید تزیین ہے، اگر شکر کہ راہ میں قرآن کریم کو عرض نہیں و خاص نہیں تو لوگوں کو ہوا، اللہ تعالیٰ تجارت میں
 نہیں اس کا کہ جسے کہ، کہتا ہے کہ امان فرما دے کہ اور جنت میں نہیں بلکہ عطا فرمائے کہ نہیں، انما وسیع و ارضیٰ جنت عطا ہو کہ جس کی صرف جزئی نہ ملے کہ یہاں
 کہ کوئی جزئی نہ کی کہ برابر ہو کہ اور مال کی ترہ حال سے کہی نہ بارہ ہو کہ یا عرض کہ ملحق و مست مراد سے یعنی اس جنت کی و مست و زمین و برسمان کی جویش

قال عليا عظميكم ۳

1974

المؤلفون

لَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كُتُبٍ مِّن قَبْلُ أَنْ تَأْتِيَهُمْ

و نہ شہادت ہوتی ہے کہ تم نے جو ایک کتاب میں لکھی ہے اس سے کہہ کر یہ کہہ کر

إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٢٢﴾ لَكِنَّا نَسْأَلُكَ مَا

لَا تَفْخَ بِمَا آتَاكَ اللَّهُ زُكْرًا

[illegible]

فَخْتَالُ ذُو الْقُرَىٰ (٣٢) الَّذِينَ يَدْخُلُونَ وَيُخْرَجُونَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَأَن كُفَّ بِهِ نَارَ الْبَرْدِ

الْحَمِيدُ ﴿١٣﴾ لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا

ہم نے جسکے لئے یہ سب کچھ ہو گیا ہے وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہے اور جس نے ہمیں زندہ رکھا ہے اور جس نے ہمیں مرنا بھی دیا ہے۔

اس کے ساتھ کتاب اور قلم اور ایک بڑی جوتی (جوتی) ہے

وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ

[illegible]

۱۔ اے نبی! ہم کہتے ہیں کہ اللہ کے رسولوں کو جو کچھ وہ چاہتا ہے، اس کی طرف سے ان کے لیے ہر شے آسان ہے۔

إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ غَرِيبٌ ۖ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ

[illegible][illegible]

0-6-0-0-0-0-0-0-0-0-0-0-0-0-0-0-0-0-0-0-0-0

1. What is the main purpose of the study?

ترج کر کے لیتے ہیں۔ جلد ان کو بھل کر بیٹھتے ہیں۔ اسل میں بکھلے ہی ہے کہ وہ

طیخ سرحہ اللہ تعالیٰ یعنی جو شخص اس قدر واضح بیان کے بعد بھی نہ مانگے، بلکہ اور

اے اللہ تعالیٰ کو تو کوئی نفع نہیں ہوگا وہ تو ساری کائنات کے بے نیاز ہے اور ہم

وضوح قرآن کا کتاب اور ترازو شاید اسی ترازو کو کہا تو بخشنے کی یہ بھی اسباب

卷之四

10/10/10

١٠٠٠

مجلس

خارج کر کے ایسے ہیں، لیکن ان کو کھانے کو بھیج کر دیتے ہیں۔ اصل میں کھانے سے کچھ آدمی اللہ کے دین اور قوم کی ان شانیت میں حاضر دے۔ وہیں بیتول۔ مگر وہ بالآخر باوجود انطاف کے متعلق ہے شریکوں پر اور خدا کا اللہ ہوا یعنی اللہ عزوجل کے لئے کلمت ہے حقوق وہیں بیتول حاضر لہذا قالہ الخیر سبحہ اللہ تعالیٰ یعنی جو شخص اس کو روایع بیان کے بعد دے مانگے، بلکہ ادا کرے اور اللہ کی راہ میں خرچ دے کر اس پر رشتہ ہے کو جو خرچ کرے اللہ تعالیٰ کو تو کوئی نفع نہیں ہوگا وہ تو ساری کامنائت کے سے نیاز ہے اور ہر فعل کا مالک ہے اور اس کے کسی چیز ضرورت نہیں ہے۔

موضع قرآن کا کتاب اور ترازو شاید اسی ترازو کو کہا تو نے کہ یہ بھی اسباب ہے الفصاحت کا یا شریعت کو فرمایا جس سے جہڑا مانتا یا کمال پا لے ۔

卷之四

10/10/10

١٠٠٠

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَا يَغْلِبُنَا إِنَّ وَرَسُولِي إِنَّ اللَّهَ

مَنْ يَكْفُرْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَنْ يَغْلِبُنَا إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولِي إِنَّ اللَّهَ

قَوِيٌّ عَزِيزٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوْمًا بِأَيُّ يَوْمٍ بِأَيُّ يَوْمٍ

الْآخِرِينَ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوْمًا بِأَيُّ يَوْمٍ بِأَيُّ يَوْمٍ

الْآخِرِينَ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوْمًا بِأَيُّ يَوْمٍ بِأَيُّ يَوْمٍ

الْآخِرِينَ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوْمًا بِأَيُّ يَوْمٍ بِأَيُّ يَوْمٍ

الْآخِرِينَ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوْمًا بِأَيُّ يَوْمٍ بِأَيُّ يَوْمٍ

الْآخِرِينَ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوْمًا بِأَيُّ يَوْمٍ بِأَيُّ يَوْمٍ

الْآخِرِينَ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوْمًا بِأَيُّ يَوْمٍ بِأَيُّ يَوْمٍ

الْآخِرِينَ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوْمًا بِأَيُّ يَوْمٍ بِأَيُّ يَوْمٍ

الْآخِرِينَ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوْمًا بِأَيُّ يَوْمٍ بِأَيُّ يَوْمٍ

الْآخِرِينَ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوْمًا بِأَيُّ يَوْمٍ بِأَيُّ يَوْمٍ

الْآخِرِينَ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوْمًا بِأَيُّ يَوْمٍ بِأَيُّ يَوْمٍ

الْآخِرِينَ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوْمًا بِأَيُّ يَوْمٍ بِأَيُّ يَوْمٍ

الْآخِرِينَ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوْمًا بِأَيُّ يَوْمٍ بِأَيُّ يَوْمٍ

الْآخِرِينَ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوْمًا بِأَيُّ يَوْمٍ بِأَيُّ يَوْمٍ

الْآخِرِينَ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوْمًا بِأَيُّ يَوْمٍ بِأَيُّ يَوْمٍ

الْآخِرِينَ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوْمًا بِأَيُّ يَوْمٍ بِأَيُّ يَوْمٍ

الْآخِرِينَ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوْمًا بِأَيُّ يَوْمٍ بِأَيُّ يَوْمٍ

الْآخِرِينَ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوْمًا بِأَيُّ يَوْمٍ بِأَيُّ يَوْمٍ

الْآخِرِينَ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوْمًا بِأَيُّ يَوْمٍ بِأَيُّ يَوْمٍ

الْآخِرِينَ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوْمًا بِأَيُّ يَوْمٍ بِأَيُّ يَوْمٍ

الْآخِرِينَ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوْمًا بِأَيُّ يَوْمٍ بِأَيُّ يَوْمٍ

الْآخِرِينَ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوْمًا بِأَيُّ يَوْمٍ بِأَيُّ يَوْمٍ

الْآخِرِينَ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوْمًا بِأَيُّ يَوْمٍ بِأَيُّ يَوْمٍ

الْآخِرِينَ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوْمًا بِأَيُّ يَوْمٍ بِأَيُّ يَوْمٍ

کے لائق، قوم! آخر میں ذہبِ شیطانی (شیطان) کو لے کے مقابلے میں ذہبِ اللہ (اللہ کی جماعت) یعنی مخلص مؤمنین کی مدد! اور ان کے لئے نبی و ہدایت
بشارت کا ذکر ہے۔ یہ منافقین جن کا غلط چرچا اور جن کی درپردہ دوستی کفار و یہود سے ہے جو خدا اور رسول کے منہ دشمن ہیں، کہا کہ یہ مسلمان کہلنے کے متعلق
ہیں، حالانکہ قرآن میں کہیں بھی ایسے لوگ نہیں دکھائے جوں وہ ان سے تو میں ہوں اور پھر ایسے لوگوں کے دوستی کی گریں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہوں اگرچہ وہ ان کے آپ بچے، بھائی اور قریب ترین رشتہ داری ہوں نہ ہوں۔ کتبہ فی قلوبہم ایمان ایمان کو ان کے

دلوں میں محکم کر دیا۔ اور ان کے مادی و دینی اور ان

ہے۔ کتبہ فی قلوبہم ایمان ایمان کو ان کے

فہما... و ابدا ہو یروم منہ ای بکائی تولد

ہے حیاء لہم (مادرک) ۴۷ ص ۱۶۱، حضرت

شیخ زاد نے ہیں روح سے فیض نہیں دے رہے ہیں

اللہ تعالیٰ نے فیض نہیں سے ان کی تائید کی ہے۔ اللہ

دلوں میں ایمان پیدا کر دیا ہے و الحمد للہ اور ۴

شور القلب و هو نور یقذفہ اللہ تعالیٰ

فی قلب من یشاء من عباده فیحصل بہ الطیبة

در وقت ۴۷ ص ۱۶۱، ہیں لوگوں کے دلوں میں ایمان کیا

طریق محکم ہو اور جو فیض حاصل ان کے دلوں میں ہوا کرتا ہے

خدا تعالیٰ و رسول کے دلوں سے انھیں ہرگز کٹ نہیں

ہو سکتی۔ حال سہل، من عظیم، بالہ و خالص

توحید، فائزہ لایس نیست ۴۷ ص ۱۶۱، خالصہ و

یظہرہ من نفسہ العداۃ (مادرک) ۴۷ ص ۱۶۱

یسلطہم، ان عظیمین کو اللہ تعالیٰ بہت میں داخل

فرمایا جس میں ہر قسم مظلوم کی ہر ہر جاری ہوئی

اور وہ ان میں پیشتر رہیں گے۔ ان کے ایمان محکم، انکی

توحید حاصل اور انکی تصدیق امت کی وجہ سے

اللہ ان سے راضی ہے اور آخرت میں بے حد حساب

اہل و عیال و گروہ بھی ان سے راضی ہو جائیں گے

اور انہیں کوئی شکوک باقی نہ رہے گا ان کے ایمان کوئی

نقص ہوئی ہے کہ اللہ کی جماعت سے اور یاد رکھو اللہ

کی جماعت ہی کو ایسا ہے کہ ان کی جماعت دنیا پر اللہ

کے دین کی راضی و دلگاہی، شکایت دین کی ہر جماعت

کا شکایت و الفاظ و غیر اللہ و الاخرہ (مومن) میں کو مظلوم

اللہ کی راضی ۴۷ ص ۱۶۱، ان کی راضی و دلگاہی

موقع قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی راضی و دلگاہی

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

مقامت میں ہے

[illegible]

المختصر ٥٩

ان کے لئے حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے تم کو دنیا میں ملا دیا ہے لیکن تم کو دوسری دنیا میں ملا دینی ہے۔

سبح الرحمن من انبيء نوحى اليه الامم. وقلعت جملها واذا است وركب انك نيز جهاك ۱۲

حدیث میں الزبوان (اگر کسی خاص لہجہ) لیجیجی میں واؤ زائد ہے لیجیجی آؤن مقدار کے متعلق ہے واؤ عاقلہ ہے اور لیجیجی کا معنوں علیہ مقدار ہے جو آؤن مقدار کے متعلق ہے۔ (لیجیجی الضمین) متعلق بمقدار فعل النعت لہ و ذلک عطفت علی مقدار آخری اذن لہم فی القظم والشرک لیعن المؤمنین و لیجیجی الفاسقین (روح) **ع** وما آفامہ یستأمن ہے اور ما آفام اللہ بعد عبد کی وجہ سے عاقلہ ہے اور درمیان میں فدا اور جفوت کے فی کی تشریح کی گئی ہے اور فذلک والفرسولی الخ اس کی ترجمہ ہے۔ یہاں سے لیکر آٹھ دفع

رحیمہ دایک مال فی کی نصیب کا دستور بیان کیا گیا ہے۔ جی نصیب کے سوال چوتھی بطور فی حاصل ہوئے اس لئے اس نصیب پر کار دستور بیان فرمایا۔ مال فی اس مال کو کہا جاتا ہے جو قتال و جنگ کے بغیر کفار کے مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔ جیسے کار بودی نصیب کے مسلمانوں کے ہاتھ سے مرعوب ہو کر مسلمانوں اور قتال مسلمانوں کے ہاتھ سے اس کا ذکر وہاں افادہ اللہ علی رسولہ منہم ہے جو جی نصیب کے علاوہ اور دیگر نصیبوں کے یہودیوں سے بھی اس ہی صل کر کے اپنے احوال مسلمانوں کے حوالے کر دیتے تھے۔ مثلاً اہل فک، عربیہ اور بنی قریظہ وغیرہ اس کا ذکر وہاں افادہ اللہ علی رسولہ منہم اہل القری میں ہے دستور لغت رب کا ایک ہے ومن اهل القری قال ابن عباس اس بھی قریظہ والنضیر وہما بالمدينة، وھذا وی علی ثلاثہ ایام من المدينۃ وخیرہ قسری عربیۃ ویرمیع (قرعہ ۵ ص ۱۶) جی نصیب اہل فک، اہل عرب وغیرہ کے یہودیوں کے ہاتھ سے بغیر اسلام کو پیش کرنے کے ان پر اوٹ اور کوٹھ سے نہیں دے دئے اور وقتال سے بغیر ہی حاصل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نہایت ہی قادر و توانا ہے وہ جس پر چاہتا ہے اپنے پیغمبروں علیہ السلام کو مسلول فرماتا ہے جس میں اس سے کمر مسلولہ علیہ وسلم کو یہودیوں کی ان بیسویں پر مسلول فرما کر ان کی ساری دولت آپ کے ہاتھ میں پڑا دی۔ اللہ ذلہ والرسول۔ یہ یقین ہے کہ دستور العمل ہے۔ اللہ شکستہ، اللہ تعالیٰ کا ذکر تشریک و دشمن کیلئے ہے اور مقصد یہ ہے کہ اس مال کا مالک حقیقی اللہ ہے وہ جس طرح چاہے اس کی نصیب کا حکم نافذ فرمائے اور ہرگز دیک لک و حق اللہ کے ہمارے انکا احوال

[illegible]

مفتوح

[illegible]

فتح الرحمن والاعني خريشا وذاك شيخا مبررا ١٢- هـ^١ يعني بهدريته ١٣-

صلی اللہ علیہ وسلم نے جادو سے بعد ہر ایک نفس اور مہجور سے مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم کے بعد ہر اہل ایمان متقی ہوں گے ان کو کسی اس مار سے نہ ملے یا جائے لیکن ان کے لئے ضروری ہے کہ مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم کے بغض سے ان کے دل پاک ہوں بلکہ ان کی محبت سے ہر نبی ہوں اور وہ ہمیشہ مہاجرین و انصار و مکرور عاریت سے پاک رہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ صابر کرام رضی اللہ عنہم کے بغض سے دل کو صاف رکھنا اور ان کے حق میں دعا کرنا بعد ازاں ان کے لئے لازم ہے۔ یہاں تک کہ ان کے دل پر کسی شخص کے دل میں کسی صانع کا بغض ہوگا مال فی بین کوئی حقہ نہیں۔ و فی الاخرہ حشر علی السجدا

للمصاحبة و لصفیة القلوب من بغض احد
منہم (روح ۴۰ ص ۵۴) و ما احسن ما
استنبط الامام مالک رحمہ اللہ من ہذا
الآیۃ لکرمۃ ان الرافضی الذی یبغض
لیس لہ فی مال النبی نصیب لعدم الصافۃ
مدر حشر لہ فی حشرہ ہرینا اغفر لنا و لآخر
الان (کثیر ۳ ص ۳۵) علی اللہ التمسید
کے بعد ان منافقین پر زبرد سے جو سورہ مجادل میں
مذکور منافقین سے کہہ گئے۔ اہل کتاب سے یہودی
قرآن مراءیں، کیونکہ نبی نہیں ہوں بل سے پہلے کا نبی
ہو گئے منافقین اگرچہ بان سے اسلام کے بعد اور
کئے لیکن ان کے دلوں میں بدستور کفر موجود تھا اس
لئے کہ اہل کتاب کو ان کے بھائی فرمایا۔ نیز یہ
منافقین بھی اکثر یہودی ہیں۔ منافقین میں
وعدوں سے یہودی قرآن کو مسلمانوں کے خلاف کئے
گئے منافقین جس طرح اسلام میں بغض نہیں گئے
اسی طرح یہودیوں سے کئے گئے وعدوں میں بھی
نہ گئے۔ وہ یہ وعدے بخش پش بندی کے طور پر
کرتے تھے کہ اگر باطن میں قرآن کا پڑھنا ہی ہو گیا
تو ان کی مدد کریں گے اور اگر مسلمانوں کا پڑھنا
وہ تو ان کا ساتھ دیں گے۔ منافقین یہودیوں سے
کہنے کو اگر نبی نصیب کی طرح تم کو بھی اپنے گھروں سے
نکل گیا تو ہم بھی یہاں نہیں رہیں گے۔ بلکہ جہاں
تم جاؤ گے وہاں تمہارے ساتھ ہی جائیں گے اور تمہارے
ساتھ میں ہم کسی کو کوئی بات نہیں مانیں گے۔ مثلاً اگر
مسلمانوں سے تم سے کہا کہ تم تمہارا ساتھ چھوڑ دو
یا تم سے جنگ کریں تو تم ان کا یہ حکم بر گز نہیں
کئے بلکہ اگر مسلمانوں کے تم سے لڑائی چھڑو تو ہم
تمہاری مدد کریں گے۔ واللہ بشہید اللہم لکرمون

۱۲۲۷
۱۲۲۸
۱۲۲۹
۱۲۳۰
۱۲۳۱
۱۲۳۲
۱۲۳۳
۱۲۳۴
۱۲۳۵
۱۲۳۶
۱۲۳۷
۱۲۳۸
۱۲۳۹
۱۲۴۰
۱۲۴۱
۱۲۴۲
۱۲۴۳
۱۲۴۴
۱۲۴۵
۱۲۴۶
۱۲۴۷
۱۲۴۸
۱۲۴۹
۱۲۵۰
۱۲۵۱
۱۲۵۲
۱۲۵۳
۱۲۵۴
۱۲۵۵
۱۲۵۶
۱۲۵۷
۱۲۵۸
۱۲۵۹
۱۲۶۰
۱۲۶۱
۱۲۶۲
۱۲۶۳
۱۲۶۴
۱۲۶۵
۱۲۶۶
۱۲۶۷
۱۲۶۸
۱۲۶۹
۱۲۷۰
۱۲۷۱
۱۲۷۲
۱۲۷۳
۱۲۷۴
۱۲۷۵
۱۲۷۶
۱۲۷۷
۱۲۷۸
۱۲۷۹
۱۲۸۰
۱۲۸۱
۱۲۸۲
۱۲۸۳
۱۲۸۴
۱۲۸۵
۱۲۸۶
۱۲۸۷
۱۲۸۸
۱۲۸۹
۱۲۹۰
۱۲۹۱
۱۲۹۲
۱۲۹۳
۱۲۹۴
۱۲۹۵
۱۲۹۶
۱۲۹۷
۱۲۹۸
۱۲۹۹
۱۳۰۰
۱۳۰۱
۱۳۰۲
۱۳۰۳
۱۳۰۴
۱۳۰۵
۱۳۰۶
۱۳۰۷
۱۳۰۸
۱۳۰۹
۱۳۱۰
۱۳۱۱
۱۳۱۲
۱۳۱۳
۱۳۱۴
۱۳۱۵
۱۳۱۶
۱۳۱۷
۱۳۱۸
۱۳۱۹
۱۳۲۰
۱۳۲۱
۱۳۲۲
۱۳۲۳
۱۳۲۴
۱۳۲۵
۱۳۲۶
۱۳۲۷
۱۳۲۸
۱۳۲۹
۱۳۳۰
۱۳۳۱
۱۳۳۲
۱۳۳۳
۱۳۳۴
۱۳۳۵
۱۳۳۶
۱۳۳۷
۱۳۳۸
۱۳۳۹
۱۳۴۰
۱۳۴۱
۱۳۴۲
۱۳۴۳
۱۳۴۴
۱۳۴۵
۱۳۴۶
۱۳۴۷
۱۳۴۸
۱۳۴۹
۱۳۵۰
۱۳۵۱
۱۳۵۲
۱۳۵۳
۱۳۵۴
۱۳۵۵
۱۳۵۶
۱۳۵۷
۱۳۵۸
۱۳۵۹
۱۳۶۰
۱۳۶۱
۱۳۶۲
۱۳۶۳
۱۳۶۴
۱۳۶۵
۱۳۶۶
۱۳۶۷
۱۳۶۸
۱۳۶۹
۱۳۷۰
۱۳۷۱
۱۳۷۲
۱۳۷۳
۱۳۷۴
۱۳۷۵
۱۳۷۶
۱۳۷۷
۱۳۷۸
۱۳۷۹
۱۳۸۰
۱۳۸۱
۱۳۸۲
۱۳۸۳
۱۳۸۴
۱۳۸۵
۱۳۸۶
۱۳۸۷
۱۳۸۸
۱۳۸۹
۱۳۹۰
۱۳۹۱
۱۳۹۲
۱۳۹۳
۱۳۹۴
۱۳۹۵
۱۳۹۶
۱۳۹۷
۱۳۹۸
۱۳۹۹
۱۴۰۰
۱۴۰۱
۱۴۰۲
۱۴۰۳
۱۴۰۴
۱۴۰۵
۱۴۰۶
۱۴۰۷
۱۴۰۸
۱۴۰۹
۱۴۱۰
۱۴۱۱
۱۴۱۲
۱۴۱۳
۱۴۱۴
۱۴۱۵
۱۴۱۶
۱۴۱۷
۱۴۱۸
۱۴۱۹
۱۴۲۰
۱۴۲۱
۱۴۲۲
۱۴۲۳
۱۴۲۴
۱۴۲۵
۱۴۲۶
۱۴۲۷
۱۴۲۸
۱۴۲۹
۱۴۳۰
۱۴۳۱
۱۴۳۲
۱۴۳۳
۱۴۳۴
۱۴۳۵
۱۴۳۶
۱۴۳۷
۱۴۳۸
۱۴۳۹
۱۴۴۰
۱۴۴۱
۱۴۴۲
۱۴۴۳
۱۴۴۴
۱۴۴۵
۱۴۴۶
۱۴۴۷
۱۴۴۸
۱۴۴۹
۱۴۵۰
۱۴۵۱
۱۴۵۲
۱۴۵۳
۱۴۵۴
۱۴۵۵
۱۴۵۶
۱۴۵۷
۱۴۵۸
۱۴۵۹
۱۴۶۰
۱۴۶۱
۱۴۶۲
۱۴۶۳
۱۴۶۴
۱۴۶۵
۱۴۶۶
۱۴۶۷
۱۴۶۸
۱۴۶۹
۱۴۷۰
۱۴۷۱
۱۴۷۲
۱۴۷۳
۱۴۷۴
۱۴۷۵
۱۴۷۶
۱۴۷۷
۱۴۷۸
۱۴۷۹
۱۴۸۰
۱۴۸۱
۱۴۸۲
۱۴۸۳
۱۴۸۴
۱۴۸۵
۱۴۸۶
۱۴۸۷
۱۴۸۸
۱۴۸۹
۱۴۹۰
۱۴۹۱
۱۴۹۲
۱۴۹۳
۱۴۹۴
۱۴۹۵
۱۴۹۶
۱۴۹۷
۱۴۹۸
۱۴۹۹
۱۵۰۰
۱۵۰۱
۱۵۰۲
۱۵۰۳
۱۵۰۴
۱۵۰۵
۱۵۰۶
۱۵۰۷
۱۵۰۸
۱۵۰۹
۱۵۱۰
۱۵۱۱
۱۵۱۲
۱۵۱۳
۱۵۱۴
۱۵۱۵
۱۵۱۶
۱۵۱۷
۱۵۱۸
۱۵۱۹
۱۵۲۰
۱۵۲۱
۱۵۲۲
۱۵۲۳
۱۵۲۴
۱۵۲۵
۱۵۲۶
۱۵۲۷
۱۵۲۸
۱۵۲۹
۱۵۳۰
۱۵۳۱
۱۵۳۲
۱۵۳۳
۱۵۳۴
۱۵۳۵
۱۵۳۶
۱۵۳۷
۱۵۳۸
۱۵۳۹
۱۵۴۰
۱۵۴۱
۱۵۴۲
۱۵۴۳
۱۵۴۴
۱۵۴۵
۱۵۴۶
۱۵۴۷
۱۵۴۸
۱۵۴۹
۱۵۵۰
۱۵۵۱
۱۵۵۲
۱۵۵۳
۱۵۵۴
۱۵۵۵
۱۵۵۶
۱۵۵۷
۱۵۵۸
۱۵۵۹
۱۵۶۰
۱۵۶۱
۱۵۶۲
۱۵۶۳
۱۵۶۴
۱۵۶۵
۱۵۶۶
۱۵۶۷
۱۵۶۸
۱۵۶۹
۱۵۷۰
۱۵۷۱
۱۵۷۲
۱۵۷۳
۱۵۷۴
۱۵۷۵
۱۵۷۶
۱۵۷۷
۱۵۷۸
۱۵۷۹
۱۵۸۰
۱۵۸۱
۱۵۸۲
۱۵۸۳
۱۵۸۴
۱۵۸۵
۱۵۸۶
۱۵۸۷
۱۵۸۸
۱۵۸۹
۱۵۹۰
۱۵۹۱
۱۵۹۲
۱۵۹۳
۱۵۹۴
۱۵۹۵
۱۵۹۶
۱۵۹۷
۱۵۹۸
۱۵۹۹
۱۶۰۰
۱۶۰۱
۱۶۰۲
۱۶۰۳
۱۶۰۴
۱۶۰۵
۱۶۰۶
۱۶۰۷
۱۶۰۸
۱۶۰۹
۱۶۱۰
۱۶۱۱
۱۶۱۲
۱۶۱۳
۱۶۱۴
۱۶۱۵
۱۶۱۶
۱۶۱۷
۱۶۱۸
۱۶۱۹
۱۶۲۰
۱۶۲۱
۱۶۲۲
۱۶۲۳
۱۶۲۴
۱۶۲۵
۱۶۲۶
۱۶۲۷
۱۶۲۸
۱۶۲۹
۱۶۳۰
۱۶۳۱
۱۶۳۲
۱۶۳۳
۱۶۳۴
۱۶۳۵
۱۶۳۶
۱۶۳۷
۱۶۳۸
۱۶۳۹
۱۶۴۰
۱۶۴۱
۱۶۴۲
۱۶۴۳
۱۶۴۴
۱۶۴۵
۱۶۴۶
۱۶۴۷
۱۶۴۸
۱۶۴۹
۱۶۵۰
۱۶۵۱
۱۶۵۲
۱۶۵۳
۱۶۵۴
۱۶۵۵
۱۶۵۶
۱۶۵۷
۱۶۵۸
۱۶۵۹
۱۶۶۰
۱۶۶۱
۱۶۶۲
۱۶۶۳
۱۶۶۴
۱۶۶۵
۱۶۶۶
۱۶۶۷
۱۶۶۸
۱۶۶۹
۱۶۷۰
۱۶۷۱
۱۶۷۲
۱۶۷۳
۱۶۷۴
۱۶۷۵
۱۶۷۶
۱۶۷۷
۱۶۷۸
۱۶۷۹
۱۶۸۰
۱۶۸۱
۱۶۸۲
۱۶۸۳
۱۶۸۴
۱۶۸۵
۱۶۸۶
۱۶۸۷
۱۶۸۸
۱۶۸۹
۱۶۹۰
۱۶۹۱
۱۶۹۲
۱۶۹۳
۱۶۹۴
۱۶۹۵
۱۶۹۶
۱۶۹۷
۱۶۹۸
۱۶۹۹
۱۷۰۰
۱۷۰۱
۱۷۰۲
۱۷۰۳
۱۷۰۴
۱۷۰۵
۱۷۰۶
۱۷۰۷
۱۷۰۸
۱۷۰۹
۱۷۱۰
۱۷۱۱
۱۷۱۲
۱۷۱۳
۱۷۱۴
۱۷۱۵
۱۷۱۶
۱۷۱۷
۱۷۱۸
۱۷۱۹
۱۷۲۰
۱۷۲۱
۱۷۲۲
۱۷۲۳
۱۷۲۴
۱۷۲۵
۱۷۲۶
۱۷۲۷
۱۷۲۸
۱۷۲۹
۱۷۳۰
۱۷۳۱
۱۷۳۲
۱۷۳۳
۱۷۳۴
۱۷۳۵
۱۷۳۶
۱۷۳۷
۱۷۳۸
۱۷۳۹
۱۷۴۰
۱۷۴۱
۱۷۴۲
۱۷۴۳
۱۷۴۴
۱۷۴۵
۱۷۴۶
۱۷۴۷
۱۷۴۸
۱۷۴۹
۱۷۵۰
۱۷۵۱
۱۷۵۲
۱۷۵۳
۱۷۵۴
۱۷۵۵
۱۷۵۶
۱۷۵۷
۱۷۵۸
۱۷۵۹
۱۷۶۰
۱۷۶۱
۱۷۶۲
۱۷۶۳
۱۷۶۴
۱۷۶۵
۱۷۶۶
۱۷۶۷
۱۷۶۸
۱۷۶۹
۱۷۷۰
۱۷۷۱
۱۷۷۲
۱۷۷۳
۱۷۷۴
۱۷۷۵
۱۷۷۶
۱۷۷۷
۱۷۷۸
۱۷۷۹
۱۷۸۰
۱۷۸۱
۱۷۸۲
۱۷۸۳
۱۷۸۴
۱۷۸۵
۱۷۸۶
۱۷۸۷
۱۷۸۸
۱۷۸۹
۱۷۹۰
۱۷۹۱
۱۷۹۲
۱۷۹۳
۱۷۹۴
۱۷۹۵
۱۷۹۶
۱۷۹۷
۱۷۹۸
۱۷۹۹
۱۸۰۰
۱۸۰۱
۱۸۰۲
۱۸۰۳
۱۸۰۴
۱۸۰۵
۱۸۰۶
۱۸۰۷
۱۸۰۸
۱۸۰۹
۱۸۱۰
۱۸۱۱
۱۸۱۲
۱۸۱۳
۱۸۱۴
۱۸۱۵
۱۸۱۶
۱۸۱۷
۱۸۱۸
۱۸۱۹
۱۸۲۰
۱۸۲۱
۱۸۲۲
۱۸۲۳
۱۸۲۴
۱۸۲۵
۱۸۲۶
۱۸۲۷
۱۸۲۸
۱۸۲۹
۱۸۳۰
۱۸۳۱
۱۸۳۲
۱۸۳۳
۱۸۳۴
۱۸۳۵
۱۸۳۶
۱۸۳۷
۱۸۳۸
۱۸۳۹
۱۸۴۰
۱۸۴۱
۱۸۴۲
۱۸۴۳
۱۸۴۴
۱۸۴۵
۱۸۴۶
۱۸۴۷
۱۸۴۸
۱۸۴۹
۱۸۵۰
۱۸۵۱
۱۸۵۲
۱۸۵۳
۱۸۵۴
۱۸۵۵
۱۸۵۶
۱۸۵۷
۱۸۵۸
۱۸۵۹
۱۸۶۰
۱۸۶۱
۱۸۶۲
۱۸۶۳
۱۸۶۴
۱۸۶۵
۱۸۶۶
۱۸۶۷
۱۸۶۸
۱۸۶۹
۱۸۷۰
۱۸۷۱
۱۸۷۲
۱۸۷۳
۱۸۷۴
۱۸۷۵
۱۸۷۶
۱۸۷۷
۱۸۷۸
۱۸۷۹
۱۸۸۰
۱۸۸۱
۱۸۸۲
۱۸۸۳
۱۸۸۴
۱۸۸۵
۱۸۸۶
۱۸۸۷
۱۸۸۸
۱۸۸۹
۱۸۹۰
۱۸۹۱
۱۸۹۲
۱۸۹۳
۱۸۹۴
۱۸۹۵
۱۸۹۶
۱۸۹۷
۱۸۹۸
۱۸۹۹
۱۹۰۰
۱۹۰۱
۱۹۰۲
۱۹۰۳
۱۹۰۴
۱۹۰۵
۱۹۰۶
۱۹۰۷
۱۹۰۸
۱۹۰۹
۱۹۱۰
۱۹۱۱
۱۹۱۲
۱۹۱۳
۱۹۱۴
۱۹۱۵
۱۹۱۶
۱۹۱۷
۱۹۱۸
۱۹۱۹
۱۹۲۰
۱۹۲۱
۱۹۲۲
۱۹۲۳
۱۹۲۴
۱۹۲۵
۱۹۲۶
۱۹۲۷
۱۹۲۸
۱۹۲۹
۱۹۳۰
۱۹۳۱
۱۹۳۲
۱۹۳۳
۱۹۳۴
۱۹۳۵
۱۹۳۶
۱۹۳۷
۱۹۳۸
۱۹۳۹
۱۹۴۰
۱۹۴۱
۱۹۴۲
۱۹۴۳
۱۹۴۴
۱۹۴۵
۱۹۴۶
۱۹۴۷
۱۹۴۸
۱۹۴۹
۱۹۵۰
۱۹۵۱
۱۹۵۲
۱۹۵۳
۱۹۵۴
۱۹۵۵
۱۹۵۶
۱۹۵۷
۱۹۵۸
۱۹۵۹
۱۹۶۰
۱۹۶۱
۱۹۶۲
۱۹۶۳
۱۹۶۴
۱۹۶۵
۱۹۶۶
۱۹۶۷
۱۹۶۸
۱۹۶۹
۱۹۷۰
۱۹۷۱
۱۹۷۲
۱۹۷۳
۱۹۷۴
۱۹۷۵
۱۹۷۶
۱۹۷۷
۱۹۷۸
۱۹۷۹
۱۹۸۰
۱۹۸۱
۱۹۸۲
۱۹۸۳
۱۹۸۴
۱۹۸۵
۱۹۸۶
۱۹۸۷
۱۹۸۸
۱۹۸۹
۱۹۹۰
۱۹۹۱
۱۹۹۲
۱۹۹۳
۱۹۹۴
۱۹۹۵
۱۹۹۶
۱۹۹۷
۱۹۹۸
۱۹۹۹
۲۰۰۰
۲۰۰۱
۲۰۰۲
۲۰۰۳
۲۰۰۴
۲۰۰۵
۲۰۰۶
۲۰۰۷
۲۰۰۸
۲۰۰۹
۲۰۱۰
۲۰۱۱
۲۰۱۲
۲۰۱۳
۲۰۱۴
۲۰۱۵
۲۰۱۶
۲۰۱۷
۲۰۱۸
۲۰۱۹
۲۰۲۰
۲۰۲۱
۲۰۲۲
۲۰۲۳
۲۰۲۴
۲۰۲۵
۲۰۲۶
۲۰۲۷
۲۰۲۸
۲۰۲۹
۲۰۳۰
۲۰۳۱
۲۰۳۲
۲۰۳۳
۲۰۳۴
۲۰۳۵
۲۰۳۶
۲۰۳۷
۲۰۳۸
۲۰۳۹
۲۰۴۰
۲۰۴۱
۲۰۴۲
۲۰۴۳
۲۰۴۴
۲۰۴۵
۲۰۴۶
۲۰۴۷
۲۰۴۸
۲۰۴۹
۲۰۵۰
۲۰۵۱
۲۰۵۲
۲۰۵۳
۲۰۵۴
۲۰۵۵
۲۰۵۶
۲۰۵۷
۲۰۵۸
۲۰۵۹
۲۰۶۰
۲۰۶۱
۲۰۶۲
۲۰۶۳
۲۰۶۴
۲۰۶۵
۲۰۶۶
۲۰۶۷
۲۰۶۸
۲۰۶۹
۲۰۷۰
۲۰۷۱
۲۰۷۲
۲۰۷۳
۲۰۷۴
۲۰۷۵
۲۰۷۶
۲۰۷۷
۲۰۷۸
۲۰۷۹
۲۰۸۰
۲۰۸۱
۲۰۸۲
۲۰۸۳
۲۰۸۴
۲۰۸۵
۲۰۸۶
۲۰۸۷
۲۰۸۸
۲۰۸۹
۲۰۹۰
۲۰۹۱
۲۰۹۲
۲۰۹۳
۲۰۹۴
۲۰۹۵
۲۰۹۶
۲۰۹۷
۲۰۹۸
۲۰۹۹
۲۱۰۰
۲۱۰۱
۲۱۰۲
۲۱۰۳
۲۱۰۴
۲۱۰۵
۲۱۰۶
۲۱۰۷
۲۱۰۸
۲۱۰۹
۲۱۱۰
۲۱۱۱
۲۱۱۲
۲۱۱۳
۲۱۱۴
۲۱۱۵
۲۱۱۶
۲۱۱۷
۲۱۱۸
۲۱۱۹
۲۱۲۰
۲۱۲۱
۲۱۲۲
۲۱۲۳
۲۱۲۴
۲۱۲۵
۲۱۲۶
۲۱۲۷
۲۱۲۸
۲۱۲۹
۲۱۳۰
۲۱۳۱
۲۱۳۲
۲۱۳۳
۲۱۳۴
۲۱۳۵
۲۱۳۶
۲۱۳۷
۲۱۳۸
۲۱۳۹
۲۱۴۰
۲۱۴۱
۲۱۴۲
۲۱۴۳
۲۱۴۴
۲۱۴۵
۲۱۴۶
۲۱۴۷
۲۱۴۸
۲۱۴۹
۲۱۵۰
۲۱۵۱
۲۱۵۲
۲۱۵۳
۲۱۵۴
۲۱۵۵
۲۱۵۶
۲۱۵۷
۲۱۵۸
۲۱۵۹
۲۱۶۰
۲۱۶۱
۲۱۶۲
۲۱۶۳
۲۱۶۴
۲۱۶۵
۲۱۶۶
۲۱۶۷
۲۱۶۸
۲۱۶۹
۲۱۷۰
۲۱۷۱
۲۱۷۲
۲۱۷۳
۲۱۷۴
۲۱۷۵
۲۱۷۶
۲۱۷۷
۲۱۷۸
۲۱۷۹
۲۱۸۰
۲۱۸۱
۲۱۸۲
۲۱۸۳
۲۱۸۴
۲۱۸۵
۲۱۸۶
۲۱۸۷
۲۱۸۸
۲۱۸۹
۲۱۹۰
۲۱۹۱
۲۱۹۲
۲۱۹۳
۲۱۹۴
۲۱۹۵
۲۱۹۶
۲۱۹۷
۲۱۹۸
۲۱۹۹
۲۲۰۰
۲۲۰۱
۲۲۰۲
۲۲۰۳
۲۲۰۴
۲۲۰۵
۲۲۰۶
۲۲۰۷
۲۲۰۸
۲۲۰۹
۲۲۱۰
۲۲۱۱
۲۲۱۲
۲۲۱۳
۲۲۱۴
۲۲۱۵
۲۲۱۶
۲۲۱۷
۲۲۱۸
۲۲۱۹
۲۲۲۰
۲۲۲۱
۲۲۲۲
۲۲۲۳
۲۲۲۴
۲۲۲۵
۲۲۲۶
۲۲۲۷
۲۲۲۸
۲۲۲۹
۲۲۳۰
۲۲۳۱
۲۲۳۲
۲۲۳۳
۲۲۳۴
۲۲۳۵
۲۲۳۶
۲۲۳۷
۲۲۳۸
۲۲۳۹
۲۲۴۰
۲۲۴۱
۲۲۴۲
۲۲۴۳
۲۲۴۴
۲۲۴۵
۲۲۴۶
۲۲۴۷
۲۲۴۸
۲۲۴۹
۲۲۵۰
۲۲۵۱
۲۲۵۲
۲۲۵۳
۲۲۵۴
۲۲۵۵
۲۲۵۶
۲۲۵۷
۲۲۵۸
۲۲۵۹
۲۲۶۰
۲۲۶۱
۲۲۶۲
۲۲۶۳
۲۲۶۴
۲۲۶۵
۲۲۶۶
۲۲۶۷
۲۲۶۸
۲۲۶۹
۲۲۷۰
۲۲۷۱
۲۲۷۲
۲۲۷۳
۲۲۷۴
۲۲۷۵
۲۲۷۶
۲۲۷۷
۲۲۷۸
۲۲۷۹
۲۲۸۰
۲۲۸۱
۲۲۸۲
۲۲۸۳
۲۲۸۴
۲۲۸۵
۲۲۸۶
۲۲۸۷
۲۲۸۸
۲۲۸۹
۲۲۹۰
۲۲۹۱
۲۲۹۲
۲۲۹۳
۲۲۹۴
۲۲۹۵
۲۲۹۶
۲۲۹۷
۲۲۹۸
۲۲۹۹
۲۳۰۰
۲۳۰۱
۲۳۰۲
۲۳۰۳
۲۳۰۴
۲۳۰۵
۲۳۰۶
۲۳۰۷
۲۳۰۸
۲۳۰۹
۲۳۱۰
۲۳۱۱
۲۳۱۲
۲۳۱۳
۲۳۱۴
۲۳۱۵
۲۳۱۶
۲۳۱۷
۲۳۱۸
۲۳۱۹
۲۳۲۰
۲۳۲۱
۲۳۲۲
۲۳۲۳
۲۳۲۴
۲۳۲۵
۲۳۲۶
۲۳۲۷
۲۳۲۸
۲۳۲۹
۲۳۳۰
۲۳۳۱
۲۳۳۲
۲۳۳۳
۲۳۳۴
۲۳۳۵
۲۳۳۶
۲۳۳۷
۲۳۳۸
۲۳۳۹
۲۳۴۰
۲۳۴۱
۲۳۴۲
۲۳۴۳
۲۳۴۴
۲۳۴۵
۲۳۴۶
۲۳۴۷
۲۳۴۸
۲۳۴۹
۲۳۵۰
۲۳۵۱
۲۳۵۲
۲۳۵۳
۲۳۵۴
۲۳۵۵
۲۳۵۶
۲۳۵۷
۲۳۵۸
۲۳۵۹
۲۳۶۰
۲۳۶۱
۲۳۶۲
۲۳۶۳
۲۳۶۴
۲۳۶۵
۲۳۶۶
۲۳۶۷
۲۳۶۸
۲۳۶۹
۲۳۷۰
۲۳۷۱
۲۳۷۲
۲۳۷۳

المجلة

1228

٢٤٥٠

العزیز الحیات المکیب سُبْحَنَ اللہ عما یشرکون ﴿۱۵﴾

هو الله الخالق الباري المصور له الاسماء الحسنه

[illegible]

پاک بھلے، اپنے ثقافت کو بھلے ہے، انھوں نے ان لوگوں میں اللہ کی رحمت کو بھل گئے۔

سورۃ النحل: ۱۰۱-۱۰۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ

أُولَئِكَ نَلْقُونُ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا

جَاءَكُمْ مِنَ الْعَقِيقِ يُخْرِجُونَ الرُّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَنْ

نُؤَيِّدُكَ يَا اللَّهُ رَبِّهِ إِنَّ كُنْهُ خَرَجَمٍ جَبْدَافِي

سَيِّدُ الْوَيْلِ الْيَاسِقِ مَضَاهِي الْوَيْلِ الْيَاسِقِ

و اما این آیه طلب گران برین مطلق است و در آن کوچه که می بینید و در آن کوچه

اور جو کہ عوام کی جو چیزیں تھے اور جو ان کی زندگی میں اور ان کے کاموں میں کام آتی تھیں

ملفوظات

موضع قرآن

پھر کئی ایسا واقعہ ہے جس میں کامیاب میرے اہل و عیال نے یہاں تکے میں ان کا فوجوں کو سونپ دیا کہ انہوں نے اہل و عیال کی خدمت و امور میں مگر کامیاب نہ ہو سکیں اور یہ سب اس لئے کہ انہوں نے میرے لئے کام کیا تھا۔

فی الحقیقۃ بر سر ایشان بنده ای که اسما به طوف ایشان ناله نوشت و بر قصد

اسلام آباد کے صدر ایوانِ قضا میں ایک اور جج کی تقرری کا اعلان کیا گیا ہے۔

[illegible]

1229

قَدْ كَفَرَ الْكُفْرَ الْأَكْبَرُ

۱۱ بھول گیا سچھی راہ اگر تم انکے ساتھ آؤ

میں جانی نہایت اچھی اور جانی تم پر اچھا ہوتا ہے

ہر ایک کے ساتھ اور ہر ایک کو تمام ہی چیزوں کا اور ہر ایک کے لئے

(Faint handwritten notes at the bottom of the page)

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لَكَ شَاكِرِيْنَ

إِنَّا لَنَرُّوْهُم بِمَنْ تَعْلَمُ ۝

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا

کے لئے جو اللہ و محمد ﷺ کو ان کے لئے

کو جسی ماکوڑکا سجال پرے لے آؤں گا میں شہ میں تیرے لگانا اسی کے ساتھ ہے سچ کا

۱۔ اے نبی! اے ہم کے لیے رسول و سربراہ! اے میری طرف و اپنی طرف! اے اللہ کی طرف و اپنے لیے! اے میری طرف و اپنے لیے!

مقر

فَسَّحَ الرِّقْمَنُ دَا لِفْنِی دَرِیْنِ قَوْلِ اقْتِدَاءِ بَابِ رَاسِمِی نَشَائِدِ کَرْدَنِ وَاسْتَعْفَا بَرَأَیَ کَافِرِ دَرِیْسِ خِیْسِ ۱۲۔

فَسَبَّحُوا لِلَّهِ فِي الْبُحْرِ وَالْبَرِّ وَالْأَسْوَاقِ بِالْحَمْدِ

[illegible]

اس پر ان کو عذر دینے کے کہا : ہم اس لئے کہہ رہے ہیں
 کہ جو لوگ ان کو دودھ دیتے تو ان کے لئے برکت کا
 اعتبار کر کے ان کے لئے نیکو دینا چاہیے۔ اس پر عیسیٰ
 نے سے ایک گروہ کو ایمان لے لیا اور ایک گروہ کو
 کافر ہی رہا۔ انکار کا ہم نے ایمان والوں کو نہ
 دشمنان کے مقابلے میں یہ عذر دیا کہ وہ غائب نہیں
 ہوئے، اس لئے ان سے معجزہ ہو جاتا ہے کہ حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ان کو ان کے انکار
 میں کمال و مبالغہ ہوا ہے لیکن اگر عیسائی کے
 نزدیک یہ دینی عیسائی علیہ السلام کے لئے کا دھڑ ہے
 اسی وقت انہوں نے بلعجۃ اوسہ السیف وذلک
 بعد از ذہب عیسیٰ علیہ السلام (اوسہ السیف
 حصہ ۱۲) و خوارزمی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کے فلسفہ اور فلسفہ ان کو نہیں سمجھے، ان کو یہ
 علم صفوۃ التبیان ان میں ملتا تھا و
 احصاۃ فی التفسیرین بہم وفی نغمہ شام
 (تفسیر حصہ ۲۷)

مکمل قرآن کی خدمت یعنی علیہ السلام کے بعد
کوئی دوسرے نے ہر ایک مکتبہ
کی سی۔ تب ان کا وہی سفر ہوا۔ اسے خدمت کے
نیکو بھی نصیب ہوئے اس سے زیادہ گیا۔

فتح الرحمن علی کردند ۱۲۔ مسیحی در ترویج دین یسے

1504

وَمَنْ قَرِيبٌ وَيَتِمُّ الْيَتَامَىٰ ۖ يَأْتِيهِمُ الْيَتَامَىٰ

عَدُوِّهِمْ قَاتِلُوا أَطْهَرِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ هُمْ فِيهِ خَالِدُونَ

اگر کسی نے یہ سوچا کہ میں نے اس شخص کو کبھی نہیں دیکھا ہے

[illegible][illegible]

مجلس

سُورَةُ الصَّفِّ مِثْلَ يَاتُوحِيْدُورِ اسْكِيْ خُصُوعِيَاتِ

۱. معبوده مال نیست. ۲. فانی در شکر پرستم.

اولہ: اے قرطبی ص ۱۸۰ (۹۳) حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ انھوں نے فعل مقدر بظہر کا مفعول ہے از قبیل خلفتھا۔ تبنا وھاوا ویا ودا۔
یونکہ بعد ازیں آیتوں اور کوفت صلی اللہ علیہ وسلم کو ترک کر لیا نہیں ہوا۔ اسی بظہر کا ساتھ۔ انھوں نے فعل فعلی اللہ۔ انھوں نے فعلی اللہ
علیہ وسلم کی بعثت اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل و احسان ہے وہ جسے چاہے اسے سر فرما دے اور اس کے فعل عظیم کے سامنے دنیا کی ہر نعمت حقیر
اور ناتج ہے۔ مثلاً اللہ اس جلیلو۔ یہ یہودیوں کی بدعملی کی مثال ہے اور مرثیوں کے لئے زبردستی کہ قرآن یہودیوں کی مانند نہ ہو جائیں

وراثت دی تھی مگر انھوں نے اس پر عمل نہ کیا
ان کی مثال اس گدے کی ہے جس کے پیٹ پر
کھمبے لاد دی جائیں تو اس سے اسے کوئی فائدہ
نہیں پہنچتا۔ اے اہل عرب! قرآن ہمارے گمانند
نہ ہو اور اللہ کی آخری کتاب قرآن مجید کا دوسرے
مان لو۔ تمہارے پاس اللہ کی سچی رسول آیا اور اللہ
کی طرف سے اپنے ساتھ کتاب بھی لایا ہے اس پر
ایمان لے آؤ اور یہودیوں کی طرح بدعملی کی نہ کیا
کیونکہ تمہارے نبی ﷺ قلیل یا لہذا السیما
ہا۔ اے یہودیوں کو دعوت مہالہ ہے تمہارے نبی
کی بعثت سے پہلے تو کیا کرتے تھے اب وہی رہی
آج ہے۔ تو تمہیں اپنی نبی کی ریاست کے تحفظ
کی خاطر اس پر ایمان نہیں لائے ہو اور کوئی کوئی
ہو کہ تمہیں حق پر ہو اور تم اللہ کے محبوب اور اللہ
بندے ہو تو آؤ مہالہ کرو۔ دونوں فریق ایک کھیلے
میراں میں بھی کرنا کہ دو سے پر ہوا کر کے کہ
جھوٹے گواہ کر کے۔ مگر یہود مہالہ کے لئے
تیار نہ ہوں گے کیونکہ انہیں اپنے نبی کی دعوت معلوم
اور وہ خوب جانتے ہیں کہ اگر یہ غیر علیہ السلام کی کتاب
میں مہالہ کے لئے نکلے تو ان میں سے کوئی بھی زندہ
نہیں رہ سکیگا۔ فادعوا بالحق علی السال
عن القسین ان کنتہ ضد قین (ابن کثیر)
ص ۴۰۴ سورہ بقرہ میں اس سے ملتی جلتی
ایک آیت گذر چکی ہے۔ قل ان کنت لکوالدار
الآخرۃ الا بقرہ ص ۱۱) اس آیت کی تفسیر
حقنی موت سے مہالہ کا راہ اور انھوں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ ملاحظہ فرمائیے یہی جریہ
حق ص ۴۰۴ حضرت مہالہ اللہ کی مہالہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ اسی اذہوا بالحق

۱۲۵۹
وَعَلِمَهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلِ
لَقِيَ ضَلِيلٍ مُّبِينٍ ۚ وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَكْفُرُ بِهِمْ
وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۚ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنَ
يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۚ مَثَلُ الَّذِينَ حُمِلُوا
التَّوْرَةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْإِسْمَاعِيلِ ۚ سَمِعْنَا
بَشَرًا مِثْلَ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَبُوا آيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا
يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۚ قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا
إِنْ زَعَمْتُمْ أَنْكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَتَّعُوا
بِالْمَوْتِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۚ وَلَا يَتَمَتَّعُونَ إِلَّا
بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ۚ قُلْ
إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقٍ ۚ ثُمَّ
مَحْذُورٌ

ای الذیقین اکذب (ابن جریر ص ۴۵۴) اسی طرح امام قتادہ رحمہ اللہ علیہ اور ربیع بن انس رحمہ اللہ علیہ نے منقول ہے۔ امام
فلان اپنے عرب لوگ تھے جن کے پاس یہی کتاب دیکھی گئی یہی رسول دوسرے ان پر حمل کے واسطے بھی ہے وہ فلاں کے لوگ
موت قرآن جو نبی کی کتاب دیکھتے تھے حق تعالیٰ نے اول عرب پیدا کئے اس دین کے سامنے والے پیغمبروں میں سے کون ایک کا لوگ آئے۔ فیکرہ
عالم تھے اسے کتاب پر ہی اور دل میں کچھ نہ رہا اللہ کیونکہ فلاں نے جو معلوم ہوا کہ اللہ کے اور دین ہوا اور فلاں میں کوئی کلمہ نہ تھا جسے وہ خود اپنے
فتح الرحمن در ایمنی فارس و سائر عم ۱۲۔ در ایمنی بروفق آل عمل ذکر کند ۱۲۔

سُورَةُ الْمُنَافِقُونَ

ابو جہلؓ میں فرمایا تھا کہ حضرت جعفرؓ میں حاضر ہو کر لفظ حق فی سبیل اللہ کے مسائل سنو۔ اب سورۃ منافقون میں ان منافقوں کا رابطہ شکاری کی طرح جو کچھ سنتے ہیں کچھ کے ساتھ قبول کر لیتے ہیں اور جو عزت دلتے ہیں وہ اذیت والوں کو دیکھتے ہیں۔ منافقوں کو ترغیب دی گئی ہے کہ وہ خود کو مسلمان کہیں لیکن منافقوں کے حق پر نہیں۔ منافقوں پر بھی دوسرے کے احوال عجیبہ کا بیان۔ بعض کو بڑے کم ہے کھاتیریں خود کو بڑے عروج نہیں کرتے یہود و منافقوں علیٰ صریح کے کیوں نہ تھا کہ ہوتے یہ تفسیر کو حقیقتیں لازمات ہیں۔

تفصیل

اِنْ اِجَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ... اللہ منافقوں پر عذبی۔ ان کا دھوکے ایمان محض زانی ہے اور وہ ہر امر میں جھوٹے ہیں۔ انھیں تو ایسا وعدہ جنت ہے کہ وہ نہ مانگتے نہ مانگتے وہ منافقوں پر زہر اور ان کی تباہی کا پلاں دہ دہ کرتے ہیں تاکہ اپنے ایمان کا یقین دلتے اور اپنے بن کر لوگوں کو اللہ کے دین سے روکتے ہیں۔ اور اگر یہ اللہ کے وعدے ایسا مفید۔ اللہ پر بھی زہر ہے۔ وہ ظاہر مندرست و قائل اور خیر خواہ منہم ہوتے ہیں۔ مگر حقیقت وہ بدترین دھوکے میں ان سے بھاگ کر رہتے۔ وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا الْاٰمِنِينَ۔ جب ان سے کہا جاتا ہے آؤ تو یہ کہہ کر وہ انکار میں ہی نکلتے ہیں۔ استفہار کر کے گا۔ تو غرور و اسکا سے سر ہٹا رہا ہے کہ ہم کچھ نہ کہیں۔

صَدَقَ الَّذِیْنَ یَقُولُوْنَ لَا تَدْعُوْنَا۔ لیکن حق لائے منافقوں کی وہ ایسا ہیں جو انہوں نے کہا تھا اور پھر ان سے خلاف کر کے کہتے ہیں کہ وہ اللہ کے وعدے کی انتہا میں فرمایا اللہ یبہد ان المنافقین لیکن یون۔ جہد کہ بدھن۔ قصود کا بیان میں منافقین پر وہ شکوکے ہیں۔ پہلا شکوکہ یہ ہے کہ منافقین کا خیال ہے کہ یہ مسلمان ہائے ست و ثمرین، اگر ہم ان کی دلی نواہد نہ کریں گے تو وہ خود بخود خیر و نفع ہمارا کو چیز دیں گے، دوسرا شکوکہ یہ ہے کہ ان منافقین کی خواہش اس حد کو پہنچ چکی ہے کہ وہ مسلمانوں کو نہایت حقیر اور ذلیل سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کو دین سے نکال دیں گے۔

وَعِدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاسْتَقَامُوْا۔ وعدہ اللہ نے ایمان والوں کو کیا ہے۔ وہ اللہ کے وعدے سے وفادار رہے۔ اور اللہ نے ان کے لئے جنت کی وعید دی ہے۔ اگر منافقین۔ مسلمانوں پر غرور کیا کہ یہ کریں، تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دوسرے مسائل سے دولت عطا فرمائے گا۔ اور دولت و دولت ہی اللہ کے اختیار میں ہے اور اللہ کے ہاں سب سے زیادہ رسول و رسولین ہی ہیں۔ لَیْسَ لَہُمْ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ اَمْرًا لَّکُمْ۔ ان کو حقیر۔ یہ مسلمانوں کو اللہ کی راہ میں شریعت کرنے کی توفیق اور فضاں دے رہے۔

لَکُمْ اِذَا جَاءَکُمُ الْمُنَافِقُوْنَ۔ C۔ ان اللہ نے وعدی الغوم الفاسقین ہ منافقین پر شکوکہ ہے۔ منافقین کے اعلیٰ ہمیشہ اور ان کے ناپاک عوام کو ان کے خلاف کر کے مسلمانوں کو بھی سے مشورہ کیا ہے۔ تاکہ وہ بھی سے دور رہیں۔ فَاَلَا یَعْقِلُ الَّذِیْنَ یُزَلُّوْنَ۔ منافقین جب آپ کی بات سے نہیں ہٹتے ہیں تو تمہیں کھا کر کچھ بھی کہیں کہ وہ ان سے قیام کا سچا بدلہ ماننے میں نااہل ہیں، قوی ہو کر حق و صداقت کے خلاف تھا، کیونکہ وہ صرف زبان ہی سے رسالت کا اقرار کرتے تھے، لیکن ان کے دل ایمان و عہد حق سے خالی تھے اس لئے اللہ تعالیٰ ان کے اس جھوٹ کو کٹ کر بے نیام فرمایا۔

وَاللّٰهُ یُبَہِدُ الَّذِیْنَ یُفٰکِرُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ اعلان فرماتا ہے کہ منافقین اپنے اس دھوکے میں ہر امر میں جھوٹے ہیں۔ دہمائی ہیں و بھلاہم بیک رسولہ۔ جہاں عذر لایا گیا تاکہ یہ کہہ کر بھاگتے کہ لیکن یون کا تعلق انہیں غیر نیک رسول اللہ سے ہے۔ تو اب معلوم ہو گیا کہ منافقین کو نہیں

میں جو باطنیوں کا گویا، بلکہ انہیں ان کے اس دعوے میں جو باطنیوں کا گویا ہے کہ ان کا یہ زہنی قول و فعل کے اعتقاد کے مطابق ہے۔ (۱) لیکن یہ باطنیوں (مفسدین) باعتبار الخیر الضعیفی الذی دل علیہ التاکید وهو دعوی الملوایۃ فی الشہادۃ ای واللہ یشہد انہم لکاذبون لیجاء ضعیفہ قولہم (شہد) من دعوی الملوایۃ وتوافق اللسان والقلب فی هذه الشہادۃ (رد ۱۰۰ ج ۱) لکن یون کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایڑا کر سکتی ہیں جو سچے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے خلاف کوئی بات نہیں کی۔ (رد ۱۰۰) غلام قرآن سے اسی مفہوم کو تاکید

ہوتی ہے۔ **۷** اتخذوا ایماہم یزیدناہم
 پر زور ہے۔ یہ ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے بہتر
 نہیں ان کو رد کرتے ہیں کہ خودہ مرتضیٰ میں منافقین
 نے بھی شرکت کی میں نے خدا شہد ہوا کہ میں نے ان منافقین
 کو اپنے ساتھیوں سے دیکھتے تھا کہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم)
 کے ساتھیوں کی مالی اداکار بنا کر دوڑ دوڑ کر وہ جو لوگ
 مرتے خود بخود اسے چھوڑ کر اس سے الگ ہو جاتے
 اور جب ہم مدینہ میں واپس جاہیں گے اسی دن اپنے
 ان ذلیلوں کو مدینہ سے نکال باہر کریں گے۔ میں نے
 چھوڑنا خاص اس لئے براہ راست حضور علیہ السلام کی
 خدمت میں حقیقت حال واضح کرنے کے بجائے اپنے
 چچا کو صورت حال سے آگاہ کر دیا جنہوں نے سارا
 ماجرا حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کر دیا
 آپ نے مجھے خطاب فرمایا اور اللہ ہی کو ان اور اس
 کے ساتھیوں کو بھی پناہ دیجیے۔ منافقین کو صاف کر دو
 اور قسمیں کھا کھا کر حضور علیہ السلام کو پناہ تجانی
 کا طریق دیا۔ چنانچہ آپ نے مجھے جسد و دار اور کچرا
 کھول دیا۔ اس سے میرے دل پر صدمہ ہوا۔ آخر اللہ نے
 اس سورت کی ابراہیمی نازل فرما کر منافقین
 کی خہات اور کذب بیانی کا پر فدا ی۔ یہی کلمہ
 ہے کہ لکھن بیوں کا دوسرا معلوم باب اور اس سے
 مجتہد افعال۔ انہوں نے جو کچھ تمہیں کو نبوی مزا
 سے بچنے کیلئے افعال بنا رکھا ہے اور لوگوں کو دین
 اسلام اور جو کچھ دیکھتے ہیں۔ ان کا یہ کردار نہایت
 بُرا ہے۔ **۸** ذلک ما بقہ۔ اس لئے کہ زبان
 سے تو انہوں نے ایمان کا اقرار کیا، لیکن دل میں کفر
 رکھا جو قرآن کے کردار مکتار سے ظاہر ہو کر رہا۔ تو
 اللہ نے ان کے دلوں پر پھر بھاری اور ان کو ایمان
 خالص کی کوئی اور حقیقت اللہ کے فضل سے خود کرنا

مجلس شریف آئندہ ہم غور و خرد کر کے جواب ان کلمات نشہ روزہ، این سوڑ و رکعات کی افواہ و تہدید و تخریب ایشان نازل شد و بعد اہم ۱۲

اللہ فاقوا اللہ۔ اسے عقلیہ نمونیں، اللہ سے دور اور اس کے احکام کی اطاعت کرو۔ اس نے تمہاری رہنمائی کے لئے ایک عظیم وارثان کتاب نازل فرمائی ہے جو سراپا نصیحت ہے اور ایک عظیم الشان رسول بھیجا ہے جو اس کی واضح اور روشن روشنی میں ہرگز گمراہ نہ ہو سکتے۔ تاکہ زمین صاف ہو کر گمراہی کے گڑھوں سے نکال کر رشد و ہدایت کی روشنی سے چمکے اور کسے رسول (ﷺ) ذکر اسے بدل ہے، تلاوت قرآن پر موقوفیت کی وجہ سے آپ کو گمراہ فرمایا یا رسول کا فعل نامناسب مقدم ہے، ای رسول رسول اسدی را اور این طریقہ دے اس کو اختیار کیا ہے (روح) امام زماں (رحمہم اللہ) اور قاضی شام اللہ تعالیٰ جی را از طرف امام

اور حضرت شیخ قدس سرہ کے نزدیک یہی مقام ہے اور یہ ترکیب حلفیہ تہنات بنا و مانہ باردا کے قلیل کے ہے **سورۃ** ومن یؤمن باللہ۔ یہ نمونین کے لئے بشارات اعلیٰ ہے۔ جو شخص ایمان لے لے کر ایک عمل کرے اسے اللہ ایسے باتوں میں داخل فرمائے گا جن میں ہر عمل مشروب کے ذریعہ ہوتا ہے، ہوں گی اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان میں رہیں گے وہاں انہیں جو روزی ملیگا وہ بھی نہایت عمدہ، لذیذ اور اعلیٰ درجہ کا ہوگا **سورۃ** اللہ الذی۔ یہ توحید پر مقلد دلیل ہے۔ اس سموت کے آخر میں توحید کا بیان آگیا تاکہ درجہ احکام کے ساتھ ساتھ توحید کی طرف بھی توجہ باقی رہے۔ کیونکہ اصل مقصود یہی ہے۔ زمین و آسمان اور ساری کائنات کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اور زمین و آسمان کے درمیان وہی شرف و رفعت رہے اور اسی کا حکم ملتا ہے لعلو کا متعلق مقدم ہے ای اخیر سے کہ او اعلمت کعبہ الذی لعلو (روح ج ۴ ص ۴۴) یعنی میں نے تمہیں یہ اس لئے بتایا ہے تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اس کا علم کائنات کے ذریعے آگے پر عاوی ہے، لہذا وہی سب کا کارساز اور حاجت روا ہے۔ ومن الارض مثلهن جیسے آسمان سات ہیں اسی طرح زمین بھی سات ہیں لیکن سات آسمان توتہ بہ توہی کیونکہ ہاتھوں کے لئے قرآن میں طلاقا وارہ ہے لیکن زمین اس طرح نہیں ہیں بلکہ اس سے آگے زمین سات خطے ہر ایک میں شام ایٹا، یورپ، ایشیا، افریقہ، جنوبی افریقہ، امریکہ۔ یونانی لینڈ اور آسٹریلیا۔ متنبہ زمینوں کا مراد ہونا حضرت ابن عباس اور

الخلاصہ ۶۵

۱۲۴۳

قرآن مجید

أَمْرٌ رَبِّهَا وَرُسُلُهُ فَجِاسِبْهَا جِاسِدًا
 اُنہ سب کے اور ایک ہونے کے لیے عذاب میں پڑا تاکہ سموت مناسب میں
 وَعَدَبْنَاهَا عَذَابًا مُّكْرَرًا قَدْ أَقْت وَبَالَ أَمْرَهَا
 اور سخت ڈال دی ہر پٹی دھجی وقت ہر پٹی انہوں نے نہایت ہلکا
 وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا ۝ اَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ
 اور آخر ان کے کام میں لانا آگیا تیار رکھا ہے اللہ کے حکم کے
 عَذَابًا شَدِيدًا ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِيَ الْأَلْبَابِ ۝
 سخت عذاب جس سے ڈرنے پر تیار رکھا ہے اللہ کے حکم کے
 الَّذِينَ آمَنُوا ۝ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝
 زمین کو ایسی ہے کہ اللہ کے حکم کے لیے ہر پٹی نصیحت
 رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِ اللَّهِ مُمِيزَاتٍ لِّيُخْرِجَ
 رسول ہے ہر پٹی کو اس کے حکم اللہ کی آیتیں کھول کر بتا سکے تاکہ
 الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظَّالِمَاتِ
 ان لوگوں کو جو کچھ لائق اور کئے جیسے کام انہوں سے
 إِلَى النَّوْرِ ۝ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا
 انہوں سے میں اور جو کچھ لائق اللہ کے حکم کے اور کرے بلکہ بھلا
 يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ
 اس کو داخل کرے جہنم میں جہنم ہی میں کے ہر پٹی سدا رہی
 فِيهَا أَبَدًا ۝ قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا ۝ اللَّهُ كَذِبٌ
 ان میں ہمیشہ جیسے خوب ہی اللہ کے حکم کے اور کرے اللہ کے وہ
 خَلْقٍ سَبْعَ مَمْدُودٍ ۝ وَمِنَ الْأَمْثَلِ ۝ وَمِنْ ثَمَرَاتِهِ
 ہے جس کے ہاتھ سات آسمان اور زمین بھی آتی ہی آتی ہے

منزل

ابو جراح سے مروی ہے۔ قال ابو جراح عنی کوئیہا سبعاً لا غیر فی سبعہ ارضین ممتدۃ تسع بعضہا فوق بعضہا یعنی بیستہا اربعہ ویدخل جملہا السماء وروی بذلک عن ابن عباس الم (روح ج ۴ ص ۴۴) واللہ تعالیٰ اعلم

سورۃ طلاق میں آیت توحید

اللہ الذی خلق سبع سموات۔ اللہ تعالیٰ شریک فی الذمات۔

الْأَمْرَ بَيْنَهُمْ لَعَلَّوْا أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اس کا حکم ان کے اندر جاگڑ جائے کہ اللہ ہر چیز پر قہر رکھتا ہے

وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا

اور اللہ کے علم میں سب کچھ ہے

سُورَةُ الْبَقَرَةِ نِسْفًا وَمِنْهَا عَشْرٌ وَفِيهَا رُكُوعًا

سورۃ بقرہ نصف اور اس میں آیتیں ہیں اور دو رکعت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان نہایت مہربان ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُخْرِجُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ

اے نبی! کیوں خرچ کرتا ہے جو حلال کیا اللہ کے لئے

تَتَّبِعِي مَرْضَاتِ أَزْوَاجِكَ وَاللَّهُ عَفْوٌ

جانتا ہے تو رعایت دے اپنی عورتوں کے اور اللہ بخشنے والا ہے

رَحِيمٌ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ

مہربان جس نے مقرر کر دیا ہے اللہ کے لئے تمہارے ایمان کی تسخیر

وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ وَإِذَا

اور اللہ تمہارا مالک ہے اور وہی سب کچھ جانتا حکمت والا ہے اور جب

أَسْرَأَ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا

پس اگر نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات پھر جب

نَبَاتٌ بِهِ وَأَخْبَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَرَفَ بَعْضُهُ

اس نے خبر کر لی اسکی اور اللہ نے خبر کر لی اسکی اور جاننے لگا اس کا

وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا أَتَاهَا بِهِيَ لَت

کہ اور غافل رہی کچھ پھر جب وہ بھلائی عورت کو پہنچا

مَنْزِلٌ

میں مفسرین کا اختلاف ہے۔ صبح قرآن معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد شہد کی تحریک ہے جس کا ذکر کتب نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اور اسامہ بن جریج فرمایا تھا کہ اس کا ذکر کسی سے نہ کرنا چنانچہ علامہ آؤسی نے ہمارے اردو امین مروتیہ محمد بن محمد رحمہ اللہ المفرد اور امین مروتیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ فقال (ابن جریر) عسلا عند زینب بنت جحش ولین العود وفی سرواۃ، وقت حلفی فلا تخبری بہ ذلک احدًا (المفرد ج ۱ ص ۱۴۰) ۱۵۰ مگر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نہ کہا اور انہوں نے اس کا ذکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہ کیا۔ افسر اللہ نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس نشانہ راز پر لگا کر فرمایا، تو آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو بتایا کہ تم نے فلاں بات ظاہر کر دی ہے مگر کچھ دھت نہ بیکار اور اس سے احوال فرمایا، تاکہ وہ زیادہ شرمندہ نہ ہوں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کو کس نے بتایا ہے کہ میں نے راز ظاہر کر دیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا ہے کہ مجھے ظہیر بن علی ہے۔

مَوْعِظَ قُرْآنِ کریم نے ایک حرم امیہ بن جحش شہد پڑنا موقوف کر دیا خاطر سے اور بیویوں کی اس پر اللہ نے فرمایا اور قسم کا کھونا کفارہ دینا اب جو کوئی اپنے مال کو کچھ بچہ خرچ کرے تو اسے چھوٹا کفارہ دینے کو کہیں کہیں لکھا ہے، ہوا پکڑا یا لٹا دی قطع الحرام اور کفریہ حضرت علی علیہ السلام کا یہ بیان مایہ برزخ اور ستر خور حرام گردانیدہ حضرت مری زہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان سے قطع شدہ ہوئی از دوزخ ان تعلق در میان نہاد و مشابہ مروتیہ تعالیٰ را باب بند از زوج ظاہر است و تہدید ایشان ساخت۔ واللہ اعلم ۱۲۔ ورنہ بیانیہ ہوا لکے کفارہ ۱۲۔

فے ان تنویراً، جزاء شرط مذکور سے اور فقد صفت ناقص کی علت ہے قائم مقام جزاء، جزاء مذکور یا تو حسان خیراً لکھا ہے (قرین یا غفلت)
اعمال میں یا اس میں اس کے باقیہ اور ایسا صاحب علیہ کا اور اس کے باقیہ بلکہ سابق بلکہ احصیت میں قدس (سوی) فقد صفت
فلو بلکہ، کیونکہ کہا ہے دل حق است سے ہٹ چکے ہیں یعنی کہ اس میں کبر کو پسند کیا ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پسند نہیں کرتے تھے، مگر اسے شہید کو
ایضاً۔ یا صفت فلو بلکہ کے معنی ہیں تمہارے دل تو میری طرف مائل ہو چکے ہیں حضرت عائشہ رحمہ اور حفصہ رحمہ کو اپنی غلطی اور کوتاہی

قرآن مجید ۲۷۳
۱۲۶۹
المعجم ۲۷۳

مَنْ أَنْبَأَكَ هَذَا قَالَ نَبَأَنِي الْعَلِيمُ الْخَيْرُ
ان نبیاً الی اللہ فقد صغت قلوبکم
وإن تظفر اعلمہ فإن الله هو مؤله
وَجَبْرِیلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةِ
بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِیرٌ عَسَى رَبُّنَا أَنْ يُطْفِئَ
أَنْ تُبْدِلَ آرَ وَاجَا خَيْرٌ أَمَّا تَنْتَ مُسْلِمٌ
مُؤْمِنٌ قَنِیْتُ سَبَلْتُ عِزَّتِ سَبَحْتُ
فَوَ أَنْفُسُكُمْ وَأَهْلُكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ
وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا
يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا

کا احساس ہو گیا اور ان کے دلوں میں اس غلطی
سے توبہ کرنے اور اس کے لئے اوار حق واجب کا
جلد پیدا ہو گیا وقیل فقد صغت قلوبکم اے
الغیۃ (قرین) مگر اس (۱۸۸) سے و ان
قطعیہ ہیں مگر تم انصاف صلی اللہ علیہ وسلم کی
مرضی کے خلاف مشورہ کرتی رہو گی اور اس کام میں
پایہ اٹھاؤں گے توبہ کی توبہ کو کوئی ضرر نہیں
پہنچ سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہے
جزائیل میں ہمارا المؤمنین اور تمام قریش کے آپ
حامی اور معاون ہیں صالح المؤمنین سے جس قدر
ہے اور اس سے خیر المؤمنین مراد ہیں جن میں
لغفار راشدین بطریق اولی و اعلیٰ ہیں۔ والہم ان
بالصلوۃ الجسۃ و لذلک علم بالانصافۃ
(یساوی م ۳۷ ص ۳۸) و انما اتولی العوی
اولیٰ و ہما (الجبیر و عسیر) و کذا علی
کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سید خلون دخولاً اولیاً
(روح ج ۸ ص ۱۵) عسی رہے
ازواج ان کے توبہ ہے کہ جو علیہ الصلوۃ و
السلام کے ہو گی اور وہ حق کی توبہ نہ ہو گی
مگر اگر تم نہیں ہو گی توبہ کا گھر چہرہ باد ہو جائیگا
اگر آپ نہ سب کو طلاق نہ کر سکتے و ش فرما دیں
تو اللہ تعالیٰ آپ کو قہار کی جگہ سے بہتر ہو جائیگا
غلّاظ الجباران و اعلیٰ اور جمالی و ربوہ علی
نعمین سے شریعت اور آیت میں قدسیت پرست
عبادت و طاعت میں رہنے والیاں شریعت کے بار
سے باز رہنے والیاں۔ عسیرت عبادت گزار
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے سامنے
بجھنے والیاں۔ سبختیہ روزہ رکھنے والیاں
قرین یا غفلت یا یا یا اللہ من اعنوا یومنون

سے شہاب ہے۔ فرمایا اسے اہل ایمان اپنے کو اور اپنے اہل و عیال کو ان کاہوں سے بچاؤ جو عذاب جہنم کا موجب ہوں۔ جہنم کی آگ نہایت مستحرب
فان یظن کہ جسے میں اس جہنم کا خوف کرنا نہایت غصہ کرنا اور جو کرے سے منع کیا اور اس کے ساتھ کہ وہ اس میں نہ جائے۔ یہ سب ان کے غفلت و غفلت سے
موضع قرآن خبری کردہ لوں باتوں میں طلب مقام دونوں کا یہودی سے معلوم کر کہ حضرت نے نبی کی خدمت کو ازاد رہا جس کی بات کا اور دوسری بات ذکر
نہایت دوسری بات کی تھی شاید یہ بھی کہ تیرا آپ علیہ السلام کے باپ کے عیب خدا کی عبادت اللہ اور رسول اللہ کی ہم کیا کہیں کی و اس کے اندر کی کہ جسے میں کہتے
تا اور غالب ہر زمانہ دل جبکہ پڑے ہیں دل نہایت یعنی توبہ نہ ہو۔

فتح الرحمن و لایعنی غفلت و عائشہ ۱۲۔

منزل

سُورَةُ مَلِكٍ :

سورة المہدی سے المومنین کے لئے توحید کی خاطر انسانی اور جہاد کا ذکر کیا گیا۔ سورہ ملک سے ہر سورہ میں ایک ایسی مسئلہ کا ایک اور مسئلہ پر لکھا گیا ہے۔ بیان ہوا کہ برکات و جزا و عذاب اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں سورہ ملک میں دلائل غیبیہ کو دوسروں کے اس کے لئے سورہ القلم میں ارشاد ہوا کہ سرگزشتہ فرم پر مجھے ہی ناکہ آپ بھی مسئلہ کے بیان میں فری، غیبی و کرب میں نہیں تھیں مسئلہ کے بیان میں پھر فرم فرمایا کہ سورہ ملک سے کام نہ لیں وہ دلائل شدت میں غیبیہ جنہوں نے پھر سورہ القلم میں اس مسئلہ کو دہرائے تھے پھر غایت غلطی ہو گئی۔ سورہ غفرہ میں میں سرگزشتہ پر فرمایا کہ ذکر کیا گیا کہ وہ سامنے لکھے گئے ہیں اس باب کے بعد ہی اس کے بعد سورہ نوح میں اس کا مہم سے دلیل نقل فرما کر فرمایا اور پھر سورہ الجن میں یہ بات سے دلیل نقل فرما کر لکھا گیا۔ اس قرآن سورہ ملک سے ہر سورہ میں ایک ایسی مسئلہ ہے جس میں مسئلہ کو گویا وہ دلائل غیبیہ کے بہت گاہک ہے۔

خلاصہ : انیس دلائل عقلیہ اور ایمانی و دلائل غیبیہ خاصہ۔ تحریرات و تفسیر اور بیان قرآنی تفسیر۔

تفصیل

تفسیر ملک الذکر بعد العناک وحوالے حضرت کہ برکات و جزا و عذاب اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں سورہ ملک میں دلائل غیبیہ کی کائنات کو کہ غیبی امور و اس کے انیس ہے۔ وہ عقلی عقلی شئی اللہ تعالیٰ ہی ہے اور دوسری دلیل عقلی ملاحظہ فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ خلق الموت و الحیوۃ کیسے کرے اور علم۔ اس سے موت و حیات کو پیدا کیا ہے اور وہی آسمان کی برکات و جزا و عذاب کوئی اور ہوگا ؟

الذکر بعد العناک وحوالے حضرت کہ برکات و جزا و عذاب اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں سورہ ملک میں دلائل غیبیہ کی کائنات کو کہ غیبی امور و اس کے انیس ہے۔ وہ عقلی عقلی شئی اللہ تعالیٰ ہی ہے اور دوسری دلیل عقلی ملاحظہ فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ خلق الموت و الحیوۃ کیسے کرے اور علم۔ اس سے موت و حیات کو پیدا کیا ہے اور وہی آسمان کی برکات و جزا و عذاب کوئی اور ہوگا ؟

الذکر بعد العناک وحوالے حضرت کہ برکات و جزا و عذاب اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں سورہ ملک میں دلائل غیبیہ کی کائنات کو کہ غیبی امور و اس کے انیس ہے۔ وہ عقلی عقلی شئی اللہ تعالیٰ ہی ہے اور دوسری دلیل عقلی ملاحظہ فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ خلق الموت و الحیوۃ کیسے کرے اور علم۔ اس سے موت و حیات کو پیدا کیا ہے اور وہی آسمان کی برکات و جزا و عذاب کوئی اور ہوگا ؟

الذکر بعد العناک وحوالے حضرت کہ برکات و جزا و عذاب اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں سورہ ملک میں دلائل غیبیہ کی کائنات کو کہ غیبی امور و اس کے انیس ہے۔ وہ عقلی عقلی شئی اللہ تعالیٰ ہی ہے اور دوسری دلیل عقلی ملاحظہ فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ خلق الموت و الحیوۃ کیسے کرے اور علم۔ اس سے موت و حیات کو پیدا کیا ہے اور وہی آسمان کی برکات و جزا و عذاب کوئی اور ہوگا ؟

الذکر بعد العناک وحوالے حضرت کہ برکات و جزا و عذاب اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں سورہ ملک میں دلائل غیبیہ کی کائنات کو کہ غیبی امور و اس کے انیس ہے۔ وہ عقلی عقلی شئی اللہ تعالیٰ ہی ہے اور دوسری دلیل عقلی ملاحظہ فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ خلق الموت و الحیوۃ کیسے کرے اور علم۔ اس سے موت و حیات کو پیدا کیا ہے اور وہی آسمان کی برکات و جزا و عذاب کوئی اور ہوگا ؟

الذکر بعد العناک وحوالے حضرت کہ برکات و جزا و عذاب اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں سورہ ملک میں دلائل غیبیہ کی کائنات کو کہ غیبی امور و اس کے انیس ہے۔ وہ عقلی عقلی شئی اللہ تعالیٰ ہی ہے اور دوسری دلیل عقلی ملاحظہ فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ خلق الموت و الحیوۃ کیسے کرے اور علم۔ اس سے موت و حیات کو پیدا کیا ہے اور وہی آسمان کی برکات و جزا و عذاب کوئی اور ہوگا ؟

الذکر بعد العناک وحوالے حضرت کہ برکات و جزا و عذاب اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں سورہ ملک میں دلائل غیبیہ کی کائنات کو کہ غیبی امور و اس کے انیس ہے۔ وہ عقلی عقلی شئی اللہ تعالیٰ ہی ہے اور دوسری دلیل عقلی ملاحظہ فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ خلق الموت و الحیوۃ کیسے کرے اور علم۔ اس سے موت و حیات کو پیدا کیا ہے اور وہی آسمان کی برکات و جزا و عذاب کوئی اور ہوگا ؟

الذکر بعد العناک وحوالے حضرت کہ برکات و جزا و عذاب اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں سورہ ملک میں دلائل غیبیہ کی کائنات کو کہ غیبی امور و اس کے انیس ہے۔ وہ عقلی عقلی شئی اللہ تعالیٰ ہی ہے اور دوسری دلیل عقلی ملاحظہ فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ خلق الموت و الحیوۃ کیسے کرے اور علم۔ اس سے موت و حیات کو پیدا کیا ہے اور وہی آسمان کی برکات و جزا و عذاب کوئی اور ہوگا ؟

الذکر بعد العناک وحوالے حضرت کہ برکات و جزا و عذاب اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں سورہ ملک میں دلائل غیبیہ کی کائنات کو کہ غیبی امور و اس کے انیس ہے۔ وہ عقلی عقلی شئی اللہ تعالیٰ ہی ہے اور دوسری دلیل عقلی ملاحظہ فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ خلق الموت و الحیوۃ کیسے کرے اور علم۔ اس سے موت و حیات کو پیدا کیا ہے اور وہی آسمان کی برکات و جزا و عذاب کوئی اور ہوگا ؟

الذکر بعد العناک وحوالے حضرت کہ برکات و جزا و عذاب اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں سورہ ملک میں دلائل غیبیہ کی کائنات کو کہ غیبی امور و اس کے انیس ہے۔ وہ عقلی عقلی شئی اللہ تعالیٰ ہی ہے اور دوسری دلیل عقلی ملاحظہ فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ خلق الموت و الحیوۃ کیسے کرے اور علم۔ اس سے موت و حیات کو پیدا کیا ہے اور وہی آسمان کی برکات و جزا و عذاب کوئی اور ہوگا ؟

[illegible]

جَهَنَّمَ وَيَسُوسُ النَّاصِرِينَ ۝ اِذَا الْكُوفُفُ ذُكِّرُوا بِمَا كَانُوا
 عَذَابُ دُونَ ذَٰلِكَ وَلَٰكِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
 لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُوسٌ ۝ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ
 ادْوَدُوا الْعَرْسَ لَهَا وَهِيَ كَمُنُوقٌ تَذِيذٌ
 كَلَّمَآ اٰلِیُّ فِیْهَا فَوْجٌ مَّا لَمْ یَخْزَ لَهَا اَلَمْ یَا تَكُنْ
 مِّنْ دُونِ الْبَاقِ اَلَمْ یَكُنْ اَلَمْ یَكُنْ دُونَ ذَٰلِكَ دُونَ ذَٰلِكَ
 نَذِیْرٌ ۝ قَالُوا لَیْ اَبٰی قَدْ جَاءَنَا نَذِیْرٌ فَكَيْفَ نُنَاقِ
 قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ اَنْ اَنْتُمْ اَلَا فِی
 كَلِّیْ ۝ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا
 كُنَّا فِی اَصْحَابِ السَّعِیْرِ ۝ فَاعْرِضُوْا اٰیٰتِیْكُمْ فَحَقَّ
 اَلْحَقُّ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ لَٰنَ الَّذِیْنَ یُجْحَدُوْنَ رُبُّهُمْ
 بِالْغِیْبِ لَٰهُمْ مَغْفِرَةٌ ۝ وَاجْرُ كَبِیْرٌ ۝ وَاٰیٰتُ الْاٰفَاقِ
 اَوْ جُہْرٌ وَاٰیٰتُہٗ اِنَّہٗ عَلِیْمٌ یَّذٰتِ الصُّدُوْرِ ۝ اَلَا
 یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۙ وَہُوَ اللّٰطِیْفُ الْخَبِیْرُ ۝ ۙ ہُوَ الَّذِیْ
 یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْہِمْ وَہُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۙ

مائلہ

اسی لوگنا سمع کلام اللہ پر فتنہ جملہ من غیر بحث و تفتیش اعتقاد علی صلاحدہ بالمعجز الخ اراقہ ۲۶

۱۱

متاسب اور حق و ظہور و شگفتہ خاصہ ناکام، عاجز، حسود و عسک ہوئی، حاصل یہ کہ اور آسمانوں کو دیکھو جس ہی نے ان کو تیرا پیر کیا، جو غوثی صندت میں پیر
 ہیں، ان کی قوت بارگاہ سے دیکھو کہ کبھی کوئی شگفتہ لکھتا ہے، ہفتی بار پیر دیکھو کہ تھوڑی سی شگفتہ بارگاہ میں صندت میں نہیں کوئی
 صندت لکھ نہیں آتا، اس سے معلوم ہوا کہ برکات و ہندہ اللہ تعالیٰ ہی سے جس نے سب کو ہمارے لئے پیدا فرمایا ہے، لطف و زینت، دوسری دلیل عقل خاص،
 دلیل اول سے بطور ترقی فرمایا کہ آسمانوں کو تو میں نے پیدا کر دیا، لیکن کیا پہلے تیرا من کو ستاروں سے مشین کسی اور نے کیا ہے؟ انہیں نہیں ہے، یہی جس نے
 کیا ہے، اسی طرح وہ جہاں جہاں جو عالمات و شگفتہ
 تیسری دلیل عقل خاص، ستاروں کو شاید کسی نے
 اور ان کی تیز آنکھوں کے لئے عذاب ہم ہی نے بنایا
 کیا یہ کبھی کسی دوسرے کا ہے، ہرگز نہیں، اسی طرح
 برکات و ہندہ بھی کوئی اور نہیں عذاب سب سے عذاب
 جو ہم نہیں، بلکہ شہاب کا عذاب ہر ایک سے بڑا ہے، یہ تو
 دلائل آسمانی حالت سے متعلق ہیں، و لذلک بین
 کفر و ایمان، و تحریف الخواری، جو لوگ اپنے سب سے کفر کرتے
 ہیں، یعنی اللہ کے سوا اپنے خود ساختہ معبودوں کی برکات
 و ہندہ دیکھتے ہیں، ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے، جو ہرگز
 ہی بڑا انجام ہے، جب ان کا بارگاہ مشرکین کو پہنچتا
 ہوتا ہے، تو وہ جنت جوش میں آجاتی ہیں اور اس کی
 ہیبتناک غارت ہو جاتی، وہ دشمن خدا پر اس قدر
 فتنہ ناک ہو جاتی کہ عذاب ہو گا کہ لفظ و غرض سے بحث
 ہمارے کلام اللہ فیہا فوج، جب بھی مشرکین
 کی کوئی جماعت جنت میں ڈال جائیگی تو ہمارا زبان جہنم
 ان سے ہو جائے گا، کہ تمہارے پاس آدھا بولے نہیں
 آتے تھے، جہنم کے نہیں آتے، عذاب کو ہر حال
 کہا ہو، خالق مطلق، جواب دہ، کہیں نہیں ہوگا
 پاس آدھا بولے آئے، مگر ہم نے ان کو جہنم بارگاہ
 صحت کو دیا کہ اللہ نے نہیں کوئی عذاب دے گا، نہیں بیکار
 اور تمہارا دعویٰ نبوت صمد نہیں ہے، و قالوا اللہ
 کما نسمع، اب مشرکین صندت و عبادت کا لہجہ کرتے
 ہوتے کہیں گے کاش، اگر جماعت کی تینیں مشرکین لکھ کر
 و ناممل مان لیتے، یا سمجھ سون کر ان کو قبول کر لیتے تو ان
 اور مشرکوں کے ساتھ نہ ہوتے، اس سے معلوم ہو گیا
 کہ اگر کوئی حق کی بات مصلحت مشرکوں سے و تحریف سے
 ہی لکھ دیا، یا بات و عبادت پر اعتقاد کر کے اس کی
 دعوت کو قبول کیا جائے تو یہ بھی ذلیل و ناتواں ہے

۱۱

۱۱

لَجُؤًا فِي غُتٍّ وَ نُفُورًا ۝ اَمِّنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَى

وَجْهِهِ اَهْدَى اَمِّنْ يَمْشِي سَوِيًّا عَلَى صِرَاطٍ

مُسْتَقِيمٍ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي اَنْشَأَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ

السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ

قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَالَّذِي يُخْرِجُ

الْبُيُوتَ مِنْكُمْ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَ هُوَ يُخَوِّلُ

الْفُقَرَاءَ مِنْ شَيْءٍ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَ هُوَ يُخَوِّلُ

الْفُقَرَاءَ مِنْ شَيْءٍ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَ هُوَ يُخَوِّلُ

الْفُقَرَاءَ مِنْ شَيْءٍ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَ هُوَ يُخَوِّلُ

الْفُقَرَاءَ مِنْ شَيْءٍ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَ هُوَ يُخَوِّلُ

الْفُقَرَاءَ مِنْ شَيْءٍ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَ هُوَ يُخَوِّلُ

الْفُقَرَاءَ مِنْ شَيْءٍ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَ هُوَ يُخَوِّلُ

الْفُقَرَاءَ مِنْ شَيْءٍ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَ هُوَ يُخَوِّلُ

الْفُقَرَاءَ مِنْ شَيْءٍ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَ هُوَ يُخَوِّلُ

الْفُقَرَاءَ مِنْ شَيْءٍ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَ هُوَ يُخَوِّلُ

الْفُقَرَاءَ مِنْ شَيْءٍ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَ هُوَ يُخَوِّلُ

الْفُقَرَاءَ مِنْ شَيْءٍ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَ هُوَ يُخَوِّلُ

الْفُقَرَاءَ مِنْ شَيْءٍ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَ هُوَ يُخَوِّلُ

الْفُقَرَاءَ مِنْ شَيْءٍ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَ هُوَ يُخَوِّلُ

یہی نعمتوں کا عذاب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس ۱۲۸۳ ایسی ماحول میں زعم ہے انہیں محفوظوں کی انشا رب محفوظ الہیہ تعالیٰ محفوظہ تعالیٰ
لفظ وان الہیہ محفوظہ میں ہاں اللہ تعالیٰ الا فی سفر و عظیم و علیل فاحش الخ (روان ۶۹ ص ۱۰) **سُطَّ** اَمِّنْ هَذَا الَّذِي
سِرِّ فکرم یہ بتا کر اللہ تعالیٰ انہیں روزی دینا ہے اگر وہ روزی بند کرے تو پھر نہیں کون روزی دے گا؟ یعنی اس کے سوا کوئی روزی دے گا نہیں اس
لئے اس کے سوا برکت دینا نہ کوئی نہیں۔ بل بخوبی عتق۔ یہ مقدار کے متعلق ہے ای نسبت انشاء رب ملک و تعریف عنہا (لحق) (روان) اس بیان کو
وہ دستا فرماتے اور حق کو قبول کیا، بلکہ کرشی و لکھ
میں پوری قوت سے اور آگے بڑھ گئے ہیں **سُطَّ** اَمِّنْ

یہاں حکماء یہ پہلی دو آیتوں پر متفق ہیں اور اس
بابت متفق اور خود کی مثال بیان کی گئی ہے۔ جب یہ
آیت ہو گیا کہ عذاب سے نہ دے گا اور نہ ہی
والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں، تو ہوشیاری
کے ہاں وہ اللہ تعالیٰ کے احکام سے سزا کی کہنے
اور ترک کا راستہ اختیار کرے اس کی مثال اس
شخص کی مانند ہے جو سر پہنکا کر اور اوجھلے
بیدار اس کا منہ نہایت اوجھلے اور اس
طرح یہ بھی راہ سے ہٹ کر ہوشیاری سے ہٹ کر
کی مثال ہے جو سوچ بچار کے بغیر ہٹ کر اپنا
راہ چلتا ہے اس کے مقابلے میں وہ شخص ہے
جو سوچ بچار کے بغیر ہٹتا ہے اور یہاں صراط
مستقیم پر چل رہا ہے۔ یہ مومن کی مثال ہے بعض
مفسرین نے اس آیت کو احوال قیامت سے متعلق

قرآن دے کے یہ لکھ ہے قیامت کے احوال میں سے
ایک حال منفرد ہے کہ مرنے والوں کے ہوش
کے ہو گئے ہیں اس آیت سے متعلق نہیں، وہاں انہوں
کی مثال ہے یسعی حکماء۔ یعنی باپ دادا کے
باپ دادا پر انہیں بند کر کے چلنے سے اس کے
مقابلے میں سے سوچا یعنی جو بند کر رہا ہے
علی وجہ یہاں تاں و فکر جس وقت اس کا منہ آ
جائے اور یہ چل پڑتا ہے۔ علی حدیث مستقیم
یہی مومن جو سر پہنکا رہا ہو چلتا ہے **سُطَّ** اَمِّنْ
ہو اس کی مثال کہ چنی دلی عقل خاص نیر
آسمان کے احوال کے بعد اپنی طرف دیکھ کر اللہ
تعالیٰ نے انہیں پیدا کر دیا اور انہیں سننے دے دینے
اور سمجھنے کی قوتیں عطا کیں، مگر تم اس کی نعمتوں

کا شکر ادا نہیں کرتے ہو۔ جعل لکم السمع الخ مدار کا م ہے۔ جب یہ قوتیں عطا کرے گا ان کوئی اور نہیں، تو کیا یہ نہ دے گا کوئی اور ہوگا؟ **قُلْ**
ہو اللہ ہی ذرا لکھ۔ ساقوی دلیل عقلی خاص۔ نہیں یہاں میں سے کیا اور پھر زمین میں تم کو چھینا یا اور یا دیکھا اور پھر جس طرح اس کے پاس کھٹے
کئے جانے کیا پسپا کر کسی دوسرے سے کیا ہے؟ نہیں، نہیں اس پر ہی سے کیا ہے تو یہ نہ دے گا کوئی اور ہوگا؟ **سُطَّ** اَمِّنْ یعنی ہوشیاری ہے

فسخ الرحمن و مہم غیہ این مثل است کا نور مومن را واللہ اعلم و فی معنی سیاہ کردہ شود ۱۲۔

مَدِينٍ ۝ هَبْطًا مَّشَّاءَ بَيْنِي ۝ مَدِينًا لِّخَيْرٍ مَعْنَى
 بے درگاہ کے چلتے ہوئے، ان کے درمیان میں، ان کے درمیان میں
 آئیم ۝ عَمَلٌ بَعْدَ ذٰلِكَ زَيْنٌ ۝ اِنْ كَانَ ذٰلِكُمْ
 وَبَيْنَ ۝ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْنَا اَيْنَا قَالَ اَسَاطِيرُ الْاَوَّلِينَ
 اَوَّلِ ۝ حَبِيبٌ مِّنْ اَسْمَاءِ بَنِي كَعْبٍ ۝ وَلَقَدْ مَكَرُوا
 سَيْئَةً ۝ عَلَى الْخُرُوطِ ۝ اِذَا بَلَغُوا نَهْمًا كَابُوا
 اَصْحَابَ الْجَنَّةِ ۝ اِذَا هُمْ يَحْمِلُونَ مَضْجِيحِينَ
 وَلَا يَسْتَشْفُونَ ۝ فُطِفَ عَلَيْهِمْ طَائِفٌ مِّنْ رَبِّكَ
 وَهُمْ لَا يَمْنُونَ ۝ فَاصْبِرْ كَاصْبِرَ الْاَوَّلِينَ ۝ فَتَنَدَوْا
 مُصْطَبِعِينَ ۝ اِنْ اَعْدَا وَاعْلَى حَرْزَكُمْ لَنْ كُنْتُمْ
 صَابِرِينَ ۝ فَانْطَلِقُوا هُم بِمَا فَتَنُوْنَ ۝ اِنْ
 لَا يَدْخُلُهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّنْ مُّسْكِينٍ ۝ وَعَدَدَا
 عَلَى حَرْجٍ قَادِرِينَ ۝ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوا لَوْ اَنَّ
 اَنَا

بجانب کے اور اس کے درمیان میں، ان کے درمیان میں، ان کے درمیان میں

بجانب کے اور اس کے درمیان میں، ان کے درمیان میں، ان کے درمیان میں

بجانب کے اور اس کے درمیان میں، ان کے درمیان میں، ان کے درمیان میں

بجانب کے اور اس کے درمیان میں، ان کے درمیان میں، ان کے درمیان میں

بجانب کے اور اس کے درمیان میں، ان کے درمیان میں، ان کے درمیان میں

بجانب کے اور اس کے درمیان میں، ان کے درمیان میں، ان کے درمیان میں

بجانب کے اور اس کے درمیان میں، ان کے درمیان میں، ان کے درمیان میں

بجانب کے اور اس کے درمیان میں، ان کے درمیان میں، ان کے درمیان میں

بجانب کے اور اس کے درمیان میں، ان کے درمیان میں، ان کے درمیان میں

بجانب کے اور اس کے درمیان میں، ان کے درمیان میں، ان کے درمیان میں

بجانب کے اور اس کے درمیان میں، ان کے درمیان میں، ان کے درمیان میں

بجانب کے اور اس کے درمیان میں، ان کے درمیان میں، ان کے درمیان میں

شہ انا ائیں علیہ یہ لکھی ہے، جب ایسے زہم اور بہرہ کی موصوفت کے ساتھ ہماری زمینیں پرانی جاتی ہیں تو کہہ دیتا ہے کہ نہیں یہ تو محض گذشتہ لوگوں کے قصے کہانیاں ہی ہیں۔ سلسلہ علی الخراطوم، ان کے کھانوں کے لئے وہیدے دیوہی۔ یہ لوگ پہلے عذابِ دم کے اتنا سے تانگ بھولے پڑھاتے اور آپ کی پیروی میں شرم و حارموس کرتے۔ اس لئے ہم دنیا ہی میں ان کو ذلیل و رسوا کر کے ان کی بڑائی ناک میں ملا دیں گے اس طرح یہ تذلیل و تحقیر سے گناہ ہے۔ وقیل افعیل متعلق بہ عامر و شبہ حتی یكون مکن و مسعود علی الفہ (قرطبی ج ۸ ص ۲۴۴) یا یہ وہید اخروی سے یعنی تین ناک سے دو پہلوں پہلوں کرتا ہے اور وہید تین سے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پروری سے ناک کشی ہے قیامت کے دن ہم اس کی دی ناک کاٹیں گے اور ہم نے کی ناک میں اس کو داغ دینگے۔ وقال بعض هو فی الاخرة ومن الظالمین بان هذا الوعيد باسیر یكون فدا من قاتل هو تعذيب بنا رعلی الفہ فی جہنم (روح ج ۹ ص ۲۹) تشبیہ۔ یہ زمینیں کسی مخصوص آدمی کے حق میں نہیں ہیں بلکہ اس سے اندر دو کھارہ ہیں جو ان اوصاف سے متصف ہیں۔ شان نزول میں مخصوص شخص کے ذکر کا مطلب یہ ہے کہ وہ مخصوص آدمی ک میں شامل ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ یہ زمینیں اس کے ساتھ مخصوص ہیں اور کسی اور کو شامل نہیں ہیں فہ انساب لہو۔ یہ توفیق دہری کا موعہ ہے لغز مشعب اہل مکہ سے کیا ہے۔ اھلب لہ سے گذشتہ زمانے کے وہ جہانی مراد ہیں جنہوں نے ایک شہادت محمد و باطن اپنے باپ سے داشت ہیں یا با مقاصد عارائین کے قریب و جوار میں ایک شخص ہوتا تھا جس کا ایک بہت اچھا باطن تھا جس میں ہر قسم کے نبیوں اور پھلوں کے درخت تھے یہ شخص بہت نیک تھا اور صرف خدا ہی کو پکارتا تھا سمجھتا تھا باطن کی پیداوار میں سے ذل کھول کر خدا کی راہ میں خرین کرتا اور مساکین کو کھاتا تھا۔ مساکین جس معنی ہیں اس کے باطن میں پہنچ جاتے اور پھل توڑ کر ان کو کھاتا اور ساتھ لے جاتے تھے بھی دیتا اس کی ولایت ہوتی تو اس کے بیٹوں نے سوچا کہ ہا باب کوئی فتن نہیں تھا۔ وہ اپنی دوست فضلوں مسکینوں اور بیویوں میں بانٹ دیتا تھا۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ راقوں راست کی چھل توڑ کرے نہیں

بجانب کے اور اس کے درمیان میں، ان کے درمیان میں، ان کے درمیان میں

بجانب کے اور اس کے درمیان میں، ان کے درمیان میں، ان کے درمیان میں

بجانب کے اور اس کے درمیان میں، ان کے درمیان میں، ان کے درمیان میں

بجانب کے اور اس کے درمیان میں، ان کے درمیان میں، ان کے درمیان میں

بجانب کے اور اس کے درمیان میں، ان کے درمیان میں، ان کے درمیان میں

بجانب کے اور اس کے درمیان میں، ان کے درمیان میں، ان کے درمیان میں

بجانب کے اور اس کے درمیان میں، ان کے درمیان میں، ان کے درمیان میں

بجانب کے اور اس کے درمیان میں، ان کے درمیان میں، ان کے درمیان میں

بجانب کے اور اس کے درمیان میں، ان کے درمیان میں، ان کے درمیان میں

بجانب کے اور اس کے درمیان میں، ان کے درمیان میں، ان کے درمیان میں

موضع قرآن ولید بن مغیرہ تھا قریش میں ایک سردار ناک پر داغ شاہ دنیا میں بڑا ہو یا آخرت میں بڑے کا جھلکا ۱۲۸۶ اندر دھرا لٹ پڑا جہاں تکھاں کا باپ چھوڑا ایک باطن میں سے اس کی پیداوار میں سے سداگر آسودہ تھا جس دن یہ وہ توڑنا مشہور شہر کے فقیر سب میں جوتے سب کو کہہ دیتا اس سے ہلکتا ہے بیٹوں نے بھی کہنا تو فتنہ جہاں کی پناہی ہم آئے ہر شہرہ کیا کو سیرت ہی توڑ کر کھولے اور فقیر باوینے تو وہاں کی کچھ نہیں پاوینگے اور اس پر ایمان یقین کیا کہ اللہ اللہ بھی نہ کہ وہ دھرا لٹ پڑا کہ آگ لگی ہو اور ان میں سے سب صاف ہو رہا

معا حق الرحمن دل یعنی مست اللہ آست کو درمہد اصل قابل متعت باس صفات درذیل آئے ۱۲۔

کو جب مساکین وہاں پہنچیں تو وہ پہل پہل میرٹ کر دیں آگئے ہوں ایک کے سوا یہ تمام بھائی مشرک تھے اور اپنے خود سرائے معبودوں کو برکات دیندہ سمجھتے تھے
چنانچہ انہوں نے قسمیں کھا کر یہ فیصلہ کیا اور جب وہ فیصلہ کر رہے تھے اس وقت وہاں استثنائاً نہیں کر رہے تھے یعنی شرک سے اللہ تعالیٰ کی تقدیس و تنزیہ نہیں
کریں گے اور برکات دیتے ہیں اللہ کو وہاں لا شرک نہیں سمجھتے تھے اور انہیں یہ خیال نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی شہادت کے بغیر وہ کہ
ہیں کر سکتے تھے اے ابوبالغہ! کان استنجد منہ من سحران اللہ ربنا افریض یا افریض ۱۳۱۱ (محرران میں سے ایک کے قول و کلام اور عقل و حقائق کے ذرا
۲۹ مکرر لکھی ۱۴۸۸ (الحق) ۲۸

لَهُمَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۖ وَهُمْ فِيهَا مُّتَبِعُونَ ۚ
قَالَ اسْمُكَ رَبِّنا
اَنَا كُنَّا ظَالِمِينَ ۚ فاقْبَلْ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ
يَتَذَكَّرُونَ ۖ قَالُوا يٰوَيْلَنَا اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ۚ
عَسٰى رَبُّنَا اَنْ يُبَدِّلَ مَا اخْبَرْنٰهُمْ اِنَّا اِلٰى رَبِّنا
رٰغِبُونَ ۚ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۚ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ
اَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۚ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ
رَبِّهِمْ جَنَّتِ النَّعِيْمُ ۚ فَنَفَعِلُ الْمُسْلِمِيْنَ
كَالْمُجْرِمِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ وَفَعَلْتُمْ تَحْلُوْنَ ۚ اَمْ
لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ۚ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَآ
تُخَيَّرُوْنَ ۚ اَمْ لَكُمْ اٰيٰمَانٌ عَلَيْنَا بِالرِّفْعَةِ اِلٰى

سے مسہرور فانی تھا اس نے ان کو اس مرتبہ میں
کھا تھا اور انہیں بھی باخفا کر وہ خدا کی قسم و تقدیس
کریں اور اللہ کے سوا کسی اور کو برکات دیندہ نہ کہیں
سکتے انہوں نے اس کی ایک نہ سنی۔ آخر کار اللہ تعالیٰ
نے ان کے باطن میں پہنچنے سے پہلے ہی پھر آنت ماری سے
سادہ برہا کر دی۔ فرمایا جس نے ان باطن والوں کو نبوی
عقوت سے لاعلم کر کے آگیا۔ مگر انہوں نے نہ انکار
کی اور اللہ کے سوا اوروں کو برکات دیندہ سمجھنے لگے
پس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کو ان عقوت سے عروم کر دیا گیا
اسی وقت ان میں کو ہم نے تم کو نبوی عقبتیں اور
اس تقدیر میں اور اس سے بڑی قسمت ہے ان کو
یہ دعا کہ سیدۃ الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو ان
میں مبعوث فرمایا مگر انہوں نے ان تمام عقوتوں کی
بلکہ قدر کی اور ناشکری کی اور اپنے معبودانِ باطل
کو برکات دیندہ سمجھا تو ہم نے ان پر سخت ترین
قوت مسلط کر دی ہے **فصل ۱۱** اذ اسقوا۔ انہوں نے
قسمیں کھا کر سخت فیصلہ کر لیا کہ باطل عقل والے باطن
میں پہنچ کر پہل توڑ دیں گے یہ مقصد یہ تھا کہ مسکین کے
پہنچنے سے پہلے ہی ان کا کام ختم کر کے دیں جائیں۔
ولا یستنبون اسی ولا یسبحون بقربۃ لہ ولا
سبحون۔ اور قالو سبحان ربنا یعنی وہ شرک
سے اللہ تعالیٰ کی تنزیہ و تقدیس نہیں کر رہے تھے اور
برکات دیندہ جو تھے میں اللہ تعالیٰ کو وہاں لا شرک
نہیں مانتے تھے بلکہ اپنے خود سرائے معبودوں کو بھی
برکات دیندہ سمجھتے تھے **فصل ۱۲** طاف علیہا ملائکہ
تہ تبرک علیہا تم ہزار ہیں جو مذہب الہی کے کوئے
تھے۔ یہ فیصلہ کر کے وہ سو گئے ارات کو انشر نے اس
پہاڑیا مذہب کاڑی فرمایا کہ سارا باطن تباہ و برباد ہو

تھا اور زمین اس طرح صاف ہو گئی جس طرح وہاں کو
سب کو برکات دیا گیا ہو۔ فساد و امجد جہن۔ صبح سوئے کہ ہوئی تو سب نے ایک دوسرے کو آوازی کہ پہل توڑنا ہے تو ملحدی جلدی باطن میں پہنچو چنانچہ
سب دواڑ ہوئے اور آہستہ آہستہ دوسرے سے کہتے جاتے تھے کہ آن کوئی مسکن جہان سے قریب نہ آئے ہائے وعد و وعدا علی حدود فتن رمن۔ خضر و
روکنا اور دینا۔ چنانچہ وہ وہاں پہنچے تو وہ خوش تھے اور اپنے زعم میں سمجھتے تھے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہیں اور آج وہ مسکینوں کو کہہ بھی نہیں
دیتے **فصل ۱۳** دلدار آؤ۔ جب وہ باطن کی جنگ پہنچے تو اسے اُجڑا ہوا دیکھا کہ جسے دات کے نہ جسے میں ہم راستہ بھول گئے ہیں اور اپنے بڑے کے جہانے
فتیحة الرحمن ورا یعنی ہوسان دیگر راستہ ہوسان ماہیت ۱۴۔ اور یعنی رجوع بملہ گنبد ۱۵۔

میں کی کوئی تعریف نہیں، حاویہ بوسیدہ ہوگئی، اللہ سے خالی۔ جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا: **هَكَذَا هِيَ اَنْجِلُ غَضَلٍ مُنْقَعَرٍ** (الفرقان ۱) قوم غار کو یہ تند و تیز ہوا سے جاک کیا گیا جو سخت ٹھنڈی اور بے قابو تھی اور سات راتیں اور آٹھ دن ان پر مسلط رہی، وہ لوگ مودہ ہو کر زمین پر اس طرح گر پڑے جس طرح بکھروں کے بوسیدہ اور کھو گئے تھے زمین پر گر کر بڑے بڑے جہن ان میں سے کوئی زندہ نہ رہ سکا۔ باقیہ اسی نفس باقیہ یا بمعنی مصدر ہے۔ اسی بقاء سے وحید فرعون ومن قبلہ، تحریف دیوبی کا تیسرا نمونہ، واللہ اعلم بالصواب۔ تحریف دیوبی کا چوتھا نمونہ، وہ

بستیاں جو اٹھ دی گئیں مراد اہل المؤمنین کی ہیں یعنی ان بستیوں کے باشندے، مراد قوم لوط سے کیونکہ ان کی بستیوں کو تہہ بالا کر دیا گیا تھا اور یہی ہریشادی روح (الغاشیۃ مصدر بمعنی الغشا اور اس سے تکریر و سئل مراد سے جیسا کہ فقہاء رسول ربہ سے اس کی تفصیل کی گئی ہے) واجبہ فائق اور بڑے کہ بعضی قوم فرعون اور اس سے پہلے مکرہ ہیں اور قوم لوط علیہ السلام نے اپنے اپنے وقت کے پیچوں کو چھوڑا اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ایسی سخت گرفت کی جو بہت سی سرکش قوتوں کی گرفت سے زیادہ شدید اور بڑا تکلیف دہ تھی۔ **هَكَذَا** انا لعاطفا المائدہ، یہ تحریف دیوبی کا پانچواں نمونہ ہے۔ طحا المائدہ، یعنی اپنی مددگار سے سہارا کر لیا، یہاں تک کہ اونٹنے اونٹنے پہاڑوں کی چوٹیوں سے بھی گزری اور پھر چڑھ گیا، جادو حسن المعجادین انہ حلا علی، اصل جبل خمس عشر ذراعا اور جی و ص مہم، مراد طوفان نوح علیہ السلام سے۔ حسیلہ کلامیہ، تجویز سے یعنی تمہارے آواز اور کوشش میں اطمینان اور یقین کی صلیبوں میں تجھے جکڑے اسی فی الصلاب اباہ کفر فی الجارۃ (بحرچ میں ۳۲۲) واللغظہ، ہریشادی م ص ۳۴۳ جیسے طوفان نوح میں تمام مشرکین کو فرق کر دیا اور تمہارے باپ دادوں کو کشتی نوح میں سوار کر کے طوفان سے بچایا تاکہ جہاں واقعہ کو تمہارے لئے عبرت و نصیرت بنا دیا اور کام کی باتیں یاد رکھنے والے کان اس کو سن کر یاد رکھیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں لے اہل مکہ تمہیں چاہتے تھے کہ اس مشہور و معروف واقعہ سے عبرت حاصل کرتے اور سبق سیکھتے تاکہ ان میں اس قدر سرکشی اور کفر نہ ہو

| | | |
|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------|-----------|
| تہذیب النبی ۲۹ | ۱۲۹۳ | الحاقہ ۲۹ |
| <p>آيَاتٍ مُّحْصَاةٍ قُتِرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَوْغَى كُفْرِهِمْ
 <small>دن کے ایک دن کے چھوٹے کو وہ لوگ ہی میں ہو گئے کہا ۲۵</small></p> <p>أَعْيَا مُرْغَلٍ خَاوِيَةٍ ۖ قُلْ لَرَبِّي لَهُمْ مِرْقَنٌ بَاقِيَةٌ
 <small>میرغزل کے کھوکھلے پیر کو رکھنے کی الہی کا بجا ۲۶</small></p> <p>وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخِطَّةِ
 <small>اور آئے فرعون اور جو اس سے پہلے کے اور اٹھ جائی اور استیغاثہ کے کہنے ۲۷</small></p> <p>فَعَصَا رَسُولُ رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخَذَةً رَّابِيَةً
 <small>پھر عصا مانا اچھب کے رسول کا پھر پھڑا ان کو پھڑا ۲۸</small></p> <p>إِنَّا لَنَالُ طَافًا لِّمَاءِ حَمَلِكُمْ فِي الْجَارِيَةِ لِنَسْجَلَا
 <small>ہم نے سوخت والی آٹھ لادیا م کو کشتی چلی میں جا کر نہیں آئی ۲۹</small></p> <p>لَنَكْذِبْكَ وَتَرَاهَا آذُنًا وَإِعْبَةً ۖ فَآذَانُخ
 <small>کو تیری یاد دہی کے آٹھ اور سب کے اس کو ان کی سنسنا کر کھانا پھر سب سے پھر ۳۰</small></p> <p>فِي الصُّورِ لِنَجْعَةٍ وَإِجْدَةً ۖ وَحَمَلْنَا الْأَرْضَ وَ
 <small>جائے صورتوں ایک بار پھر کھانا اور اٹھائی جائے زمین ۳۱</small></p> <p>الْجِبَالِ قَدْ لَكَا ذِكَّةً وَإِجْدَةً ۖ قِيَوْمِيَّةٍ قَعَتِ
 <small>بساؤ پھر کھانے مائیں ایک بار پھر اس دن جو بارس ۳۲</small></p> <p>الْوَارِقَةِ ۖ وَالنَّشَقَاتُ السَّمَاءِ فِي يَوْمِيَّةٍ وَاقِعَةٍ
 <small>جو پڑنے والی اور پھٹ جائے شے آسمان پھر وہ اس دن پھر ۳۳</small></p> <p>وَأَمَّا لَكَ عَلَى أَرْجَائِكَ وَجْهٌ عَرِشٌ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ
 <small>اور فتنہ چھوٹے اس کے کھول پر اور اٹھائیں گے تخت پر سے وہ اپنے ۳۴</small></p> <p>يَوْمِيَّةٍ ثَمِينَةٍ ۖ يَوْمِيَّةٍ تَعْرِضُونَ لِنَجْعَةٍ مِنْكُمْ
 <small>اس دن آٹھ گھنٹہ اس دن سات گے جادو کے پھر نہ تھکے کہ تیری ۳۵</small></p> | | |

میں امنہا کہ یہ کسی ایسی ہی قسم کے بولناک مذاہب سے دوچار نہ ہونا پڑے **هَكَذَا** فاذا انفع۔ یہ تحریف آخری سے لغز سے لغز اولیٰ مراد ہے جس سے سارا نظام کائنات دھرم برہم ہوجاے گا یہی وہ وقت ہے جب کیا مسند کا مہم ہوگی، زلزلا قہامت اس قدر شدت ہوگا کہ زمین اور ہب زلزلہ اپنی جگہوں سے ہٹ جائیگا اور قدرت الہیہ سے دونوں کو یکساں کی ایک ذرہ مست جھٹلے سے ایک دوسرے پر اس شدت سے مار دیا جائیگا کہ زمین کے قہم

موضع قرآن مل اب چار کے کندھے پر ہے اس دن چار اور گئیں گے۔ ۱۰۰ مہر اللہ

نشیب و فرزند کوہ و دریا اور بحر و بریا لعل موار اور برابر ہو جائیں گے اور کہیں بلند و وہی نہ رہیں آئے گی۔ جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد فرمایا
 فَبَدَّلَ هَاقًا صَفْصَفًا لَا تَرَى فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا (طرح ۶) **شع** والشفقت المسلول۔ اس دن شدت لرزہ کی وجہ سے آسمان
 نہایت کڑور ہوں گے اور ان میں ٹکرات بڑھ جائیں گے اور جو فرشتے آسمانوں میں رہتے ہیں وہ آسمانوں کے ان اطراف و جزائیں میں ہوں گے جہاں ان کا
 نہیں ہوں گے اسی جانب السماء و اطرافہا النقی بغیبت بعد الانشقاق (منظری ج ۱ ص ۵۲) و عیسیٰ عرشد بک اس دن انشقاق
 کے وقت کو فرشتوں کی آٹھ صفیں اٹھائے ہوں گی

تذکرہ الہدی ۲۹
 ۱۲۹ م
 الخ

خَافِيَةً ۝ فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ۖ قَيِّقُولُ ۖ
 ہمیں اپنی قوموں کو جو شک سے کہتا تھا کہ اپنے انہیں وہ کتاب ہے
هَٰذَا مَآ قَرَأُوا ۖ كِتَابِيَّةً ۖ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلَقٍ ۖ
 پڑھیں گے اس کتاب میں ہے کہ میں نے خیال تھا اس سے کہتا تھا کہ
حَسْبِيَ ۖ فَبُؤِیْ عِشَّةً رَّا ضِیَّةً ۖ فِیْ جَنَّةٍ
 بزرگ حساب ہو وہ جس میں مانتے تھے ان میں اس کے
عَالِیَّةٍ ۖ قُطُوْا فَمَا دَٰ اٰیةٍ ۖ كُتُوْا وَاٰشِرُوْا هٰذِیْۤ ا
 تمہیں جس کے برعکس ہو گئے ہیں کھاد اور چو رہا کر
یٰۤا سَلَفُ ۚ فَمَا لَیْ لَا یَاۤا لِمَا کَلِمَةٍ ۖ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیْ
 یہ وہ اس کے برعکس ہو رہے ہیں اپنے دلی میں اور میں کو
کِتَابَهُ بِشِمَالِهِ ۖ فَمَقْبُولٌ ۖ یَلْتَفِتْۢ لِمَا اُوْتِیْ کِتَابِیَّةً ۖ
 اس کے ساتھ اپنے انہیں وہ کتاب ہے کہ اس کے برعکس ہو رہا کر
وَلَمَّا اَدْرِیْ مَا حَسْبَیْہٖ ۖ یَلْتَفِتْۢ مَا کَانَتِ الْقَاضِیَّةُ ۖ
 اور مجھ کو آج اس کے برعکس ہو رہا کر جس طرح وہی عورت کے ساتھ
مَا اَعْنٰی عَنِ مَالِہٖ ۖ هَلٰکَ عَنِیْ سُلْطٰنِیَّةً ۖ
 کو کھانڈا تھا کہ میرا مال میرا ہوتی تھی جسے طوت ہوئی تھی
خَدُوْا فَعَلُوْا ۖ ثُمَّ اَلْحٰجِیْمُ صَلُوْا ۖ ثُمَّ فِی
 اس کے چڑھنے پر وہی ہوا کہ جس کے ہاتھ میں اس کو ڈالو
سِلْسِلَہٗ ذَرَعًا قَبْلَہُمْ سَلُوْا ۖ لٰتَنَ ۖ
 پہنچیں جس کا طول ستر ذراع ہے اس کو چڑھادو وہ
کَانَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ ۖ لَا اٰیَۃَ حُصْنٍ عَلَیْہِ
 کو یقین نہ تھا کہ وہ خدا کا پروردگار ہے اور کتابی نہ کرتا تھا

جن کی ہماری قوم کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں یہ
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے بعض نے کہا
 مراد آٹھ فرشتے ہیں۔ قال ابن عباس ثانیۃ صلوة
 من الملائکہ لا یصلو بعد دھم الا للہ۔ و
 قال ابن زید ہم ثانیۃ املاک قرطیبیہ
 ص ۶۶۲ قیامت کے دن کسی شخص کی کوئی بات
 اور کسی کا کوئی عمل چھپا نہ رہے گی۔ جس کے پاس کوئی
 آماجگاہ کسی کی حق تعالیٰ نہ ہوگی۔ کسی پر داری
 ہوگی اور ہر ایک کو اس کے عملوں کی پوری پوری
 جزاء و سزا ملے گی **شع** فاما من اوتی کتبہ
 بسمینہ۔ یہ عملوں کے لئے شدت اثر ہے
 ہا آدم اقریب و اکتبہ سے متعارف فعلین میں
 بعروں کے مذہب کی تائید ہوتی ہے۔ بعروں کے
 نزدیک عمل دوسرے فعل کو دیا جاتا ہے اور پہلے
 فعل کا معمول مقدم ہوتا ہے اور کوئیوں کے نزدیک
 اس کے برعکس۔ یہاں بعروں کے مذہب کے مطابق
 کتبہ، اقریب و اکتبہ، معمول ہے اگر وہ آدم
 کا معمول ہوتا تو اقریب و اکتبہ معمول نہیں ہوتا اور اصل
 عبارت اقریب وہ ہوتی، کیونکہ جہاں معمول کا اعتبار
 ممکن ہو وہاں ترک اعتبار اولیٰ اور متاخر کے خلاف ہے
 اس طرح کوئیوں کا مذہب اختیار کرنے میں خلاف
 متاخر کا ترک مذہب لازم آتا ہے (منظری۔ روح۔
 بیضاوی) اکتبہ، حسابیہ، مالیہ اور سلطانہ
 میں یا محکم کی ہے اور ہر وقت کی ہے۔ بنوں کو
 جب اہل امانہ داریں ہاتھ میں دیا جائیگا تو وہ مرہ
 و شامانی سے ہر ایک کو اپنا اعمال دیکھ کر کہے
 گا یہ کیسے میرا اعمال نہ ملاحظہ فرمائیے۔ وہ کہے گا
 میرا تو قبائل تھا کہ مجھے کسی سمت حساب کتاب نہ تھا

منازلہ

گرتا پڑے گا۔ مگر اللہ کی مہربانی سے ہم آسان ہو گیا ہے۔ تو وہ عالیشان باغ میں خوش و خرم زندگی بسر کرے گا۔ جنت کے درختوں کے پوے اگرچہ
 نہایت قریب ہوں گے لیکن جب اہل جنت ان کو توڑنا چاہیں گے تو درختوں کی ٹہنیاں ٹھک جائیں گی اور وہ بیٹہ کر بیکار کثرت کہیں ہاتھ چھینا کرے
 تو نہیں گھسلاؤ اور نہ وہ اس سے پہلے بقال لہو مقدہ ہے۔ اہل جنت سے کہہ جائے کہ جنت کے خوشگوار ماکولات و مشروبات کا لطف اٹھاؤ

موضع قرآن من جن خوشی سے ہر کسی کو دکھاتا ہے اسے نہایت تعالیٰ و ہر ایک کے اعمال کے کاغذ اڑ دیتے ہیں کے دہشتہ ہاتھ میں آستان ہوا
 موصیٰ جہاں کا اور جہاں ہاتھ میں آجینہ کی طرف سے تو نشان ہوا برائی کا۔ من جہاں تعالیٰ ۔

جواب فرمے۔ اور یہ آکر ان کے کام انشاء و علی الہی ہوئے براستہ ہلال ہے۔ تم بہت سی چیزیں سزا کا مستحق بن گئے بغیر ان کو تیسرے کرتے ہو تو وہی کا بھی اسکا نہ کرنا مگر تم اس کے نزول کو تنکیر سے نہیں دیکھتے ہو۔

سُورَةُ الْاَنْعَامِ - یہ صاف رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دلیل ہے۔ یسین کے سنی وقت و قدرت کے ہیں۔ عمر الفاضل محمد صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم کو انھوں نے بات دیکھتے ہوئے فرمایا کہ تم نے اس کے ساتھ مواخذہ کرنے اور اس کی دگ جانت کات کہتے ہو اور پھر میں نے کوئی ایسا کرنا ہادی حضرت سے نہ کیا سنا۔ جو کہ خدا کی طرف سے آپ پر کسی قسم کا عذاب نازل نہیں ہوا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے خدا کے لئے رسول کیا اور آپ نے کوئی بھی بیان فرمایا ہے۔ اب اللہ کی طرف سے ہے۔

وَجَلَّ جَدَائِدُ مَرَا اَلْاَلَامِ اَمَّا مَلِكُ اس آیت سے اپنی صداقت براستہ ہلال کی ہے کہ خود دھوڑا ہوتا تو اسکی دگ جانت کات دی جتی۔ عمر ایسا نہیں ہوا۔ ہزارہ اپنے دعویٰ میں مغربی نہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت کو اگر قرآن کی بنا پر لیا جائے تو اس سے خود قرآن اخذ ہوتا ہے وہ اپنے پیروں کے لئے ہے کہ اگر وہ خدا پر غرور کریں تو ان کی دگ جانت کات۔ اس آیت کو نبوت کے جوئے و مودادوں سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ جوئے و مودادوں کو بطور استدراج اپنا دیا جاتی ہے تاکہ ان کے مدسایں اور بدعتی میں مزید اضافہ کر لیں۔ لہذا اللہ تعالیٰ کا مرام اللہ تعالیٰ ان اس شخص کے درمیت و قباول اور مغزوں کو جملہ دنیا بطور استدراج سے الودہ ان کی کمالی کی دلیل نہیں، بلکہ ان کے کاذب اور مغزی جوئے کی دلیل برہان ہے۔

اللہ و اے دنیا کی طرف سے قرآن خدا سے لے کر اللہ کے لئے سب سے بڑی عبادت و نصیحت ہے وہاں لکھتے کہ تم خوب جانتے ہیں کہ قرآن میں اس قرآن کو جملہ لئے دیکھے ہیں، ہمیں گواہی پر کھتے مزار میں لکھ اور یہ جملہ لئے والے آکر اپنے انہی میں لکھ۔ جب یہ مزاروں کا خطاب اور کافران کا خطاب دیکھیں گے تو انہیں سخت مسرت ہوئی کہ انہیں لکھ کر آئے پر ایمان نہ کر اس پر عمل کیوں نہ کیا۔ لہذا یہی سبب ہے۔

اللہ و انہی صلیق بیوقوف۔ یہ قرآن دیکھا یعنی ہے کہ اس میں کسی رنگ و روپ کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔ اس کے مضامین نہایت محکم اور دہل نہایت عمدہ ہیں۔ فہم باسعد ملک انہی صلیق، یہ صحت کا دعویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہر عیب سے اور ہر نوج شرک سے تفریب و تقدیر کر دہ اس کے سوا کسی کو کات و چند نہ سمجھو۔

سُورَةُ الْحَاقَّةِ کی خصوصیت

۱۔ دعویٰ نبوت کے گواہان کے لئے قرآن اخذ کیا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کے پیچھے بغیر خدا پر فخر نہیں کرتے۔

ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے مگر کچھ کہیں سکیں گے

سچے بعد اخیر جلو بفتند می سے لے کر کلمہ بیخبرہ تک یوں کا مفعول ہے۔ قیامت کا منظر ایسا ہونگے اور عبرتناک ہوگا کہ اس دن مشرک کی سزا ہوگی کہ آج وہ اپنے بیٹوں کو اپنی بیوی کو، اپنے بھائی کو اپنے خاندان کو جو دنیا میں اس کا نام و نامی تھا، بلکہ دنیا میں اپنے والی سامی مخلوق کو بھروسہ دے کر عذاب سے اپنی جان بچائے۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوگا اور عذاب سے کسی طرح بھی بچنا نہ ہو سکتا۔ انہما علی ذلک اور ذرا کی ایک جگہ میں کہا

تیسرا لہذا ۹

۱۳۹۸

۱۴۰۳

شعلہ ہرگز اور دوزخوں کی کھال اور پھر اسے کچھ دیکھنے دینا میرا حق ہے سزا پھر اور اعراض کیا ماں و دوستان کو کٹھن کیا اور راہ حق میں اس کو گمراہ کر دیا، وہ ان کو اپنی طرف بلانے لگی اور کہے گی: او مشرک، اور منافق، اور کافر، فستقل الناس فی کیا مشرک، اقی منافق، اقی ا فاعلم فی حق ۱۰ ص ۴۴

تہ ان الانسان، یہ زہر ہے۔ انسان جو میں انسان مراد ہے کافروں کا نہایت گرو اور ضعیف ہو رہے۔ غیر مشرک اپنے سے باہر ہو جائے۔ چنانچہ جب اس کا مال بڑ ہو تو بری طرح جڑ سے کٹ کرنا اور نامید ہو جائے اور جب خرماں ہو تو اڑنا ہے اور کچھ میں ذریعہ نہیں کرتا کچھ دوزخوں میں پہلی آیت کی تفسیر ہے۔ (ان الانسان خلق هلوعا) هلوعہ و بقولہ اذا مسہ الشر جزوعا، ای اذا اصابہ الضرر و جزع و اغلغل قلبہ من شدۃ الرعب و ايس ان یحصل لہ بعد ذلک خیر و اذا مسہ الخیر متوہما، ای اذا حصلت لہ نفعۃ من اللہ فعل بہا علی غیروہ و متع حق اللہ تعالیٰ فیہا (ان تفسیر ص ۳۴)

تہ الا لمصلین۔ الا بعدنی لکن ہے اور استثناء منقطع ہے۔ الا بعدنی لکن، صاحب اکم اور رافع ظہر ہو کر ہے، اس کی خبر بھی مذکور ہوئی ہے، کبھی مذکور یہاں مذکور ہے۔ المصلین الخ اس کا اسم ہے اور اوکٹ فی جہنم مکرہوں اس کی خبر ہے (یعنی شرع کافر) اور یہ بعد اب واقعہ کے ساتھ متعلق ہے یعنی کافروں پر عذاب واقع ہوگا لیکن مصلین (منازمی) جو اللہ کے مقرب

الْیَقِیْنِ ۝ قَسَمَ بِاَسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ۝
 کہہ کہ کمال ہے۔ اسم رب کی تفسیر کے نام کے صاحب کے
سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ ۝ وَ اَنْتَ دَاعِیْہُمْ اَنْ یَّوْمَ یَدْعُوْہُمْ اِلَیْہِمْ
 تھے سہمہ صمد ج مکرہ، بلکہ یہی اور اس کی جہش نہیں تھی اور دو کو
یَسْمَعُ اللّٰہُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ
 شہد اللہ کے نام ہے جو ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ
سَاَلَ سَاۤیِلَ الْعَذَابِ ۝ وَ اَفَعَلَ لِّلْکٰفِرِیْنَ لَیْسَ لَہٗ
 مانا ہے ایک ایک عذاب طلب کرنے والا
دَافِعٌ ۝ مِّنَ اللّٰہِ ذِی الْمَعَادِ ۝ یَعْرِجُ الْعَمَلِیَّہُ ۝
 مانا ہے وہ آئے اللہ کے ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ
الرُّوْحَ الْبَرِّ فِیْ یَوْمٍ ۝ کَانَ وَقْدًا ۝ اُخْشِیْنَ اَلْفَ
 مانا ہے اس دن جس کو لہذا
سَنَہٌ ۝ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا ۝ اِنَّ جَہَنَّمَ وَنُورُ
 مانا ہے جو تو سر کر کے جو دن کا صبر کرنا
بَعِیْدٌ ۝ وَ تَرٰہُ قَرِیْبًا ۝ یَوْمَ کُوْنُ السَّمَاءُ
 مانا ہے اور وہ دن جس کو لہذا
کَالْبَیْلِ ۝ وَ کُوْنُ الْجِبَالُ کَالْعِیْنِ ۝ وَ اَنْتَ لَکَیْشَلٌ
 مانا ہے کہ ایک گدا ہوا
حَیْمٌ ۝ حَیْمًا ۝ یَبْصُرُوْہُمْ یَوْمَ الْجَزَیْمِ ۝ وَ یَقْضٰی
 مانا ہے کہ ایک گدا ہوا
مِّنْ عَذَابٍ یَّوْمَیْنِ ۝ یَبْیْنُکَ ۝ وَ صَاحِبِہٖ ۝ وَ اَخِیْرَہٗ ۝
 مانا ہے کہ ایک گدا ہوا

مبتدل

بندہ میں وہ جتنا تہ ذہم میں ہوں گے۔ یہ ان انسان خلق ہوا کے ساتھ متعلق نہیں، مگر یہ معنی یہ ہے کہ انسان دل کے عالم میں، مشرک نامی

موضع قرآن ثانی پیر نے تم پر عذاب مانگا ہے وہ کسی سے نہ بٹا، اچانک سے گوارا ہوا ہر اس کو ان قیامت کے دن توں تکلیف دہی ہوگا دوزخ میں بہت ہوگی

فتح الرحمن ربی اللہ تعالیٰ فی ہذا العہد ان کثر مصلحتیں ۴۴ دہائی جبریل ۱۲

سُورَةُ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَام

سورۃ نوح سے کے کہ سو دین میں نیک صوفیوں کے، جنہ سے کہ آیا ایک ہی سویت سے۔ سورۃ نوح ایک ہی صوفی دلائل سے ثابت ہوگا کہ اللہ کے صواب پر پہلے آگئی اللہ پر کائنات میں نہیں، پھر سورۃ نوح العشر میں فرمایا اس مسئلہ میں نوحی ذکر کریں، اس کے بعد "خاتمة" میں اس دعوے کو دیکھنے والوں کے لئے غور و فکر اور دانش کے لئے تشریح ہے کہ وہاں ہمارا پھر امداد میں مساندین پر نہ فرمایا جائے کہ وہ غلاب سے اور جس کے لئے اللہ علیہ طلب کرے ہے۔ اسے سورۃ نوح علیہ السلام اور سورۃ نوح علیہ السلام میں دلیل نقلی تفصیل اور حضرت نوح علیہ السلام کے ذکر ہے۔

خلاصہ

حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت، قوم کا انکار و استکبار، مبعوثانِ خدا کا ایک نمونہ در حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ کے ضمن میں در نقل و نقل، ماحول پر کہ تبلیغ توحید میں کوئی کسر نہ رہے، انکار اور مشرکین کی مخالفت اور ایثار پر مفسر کر دے اور تبلیغ کام میں جان و مال دیکھو۔

تفصیل

ان کے لئے لکھا۔ — تا۔ — کہ کہ نہ فرما لیں، — دلیل نقلی تفصیل، حضرت نوح علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام سے پہلے قوم کو توحید کی دعوت دی اور انکار و استکبار کی صورت میں ان کو صواب کے خلاف سے روایا۔
 حال میں۔ — اعلیٰ دعوت شوقی — — — — — وہ کہہ سکیں، کتب مراد اللہ تعالیٰ کی اور کلام میں حضرت نوح علیہ السلام کی طرف سے انکار کی شکایت پر کہ پروردگار ہمارے ہی قوم کو ہم میں ہی سے نبی کا دعوت دی، ان کو بھیجے جسے اسے دین، ان کو بھیجے جسے اسے دین ایک کر دے، پھر انھوں میں سے ان کو دعوت دی، اور کہنے، "اے ایمان کو سمجھاؤ اور پھر نقل و نقل کے ساتھ مستند کو واضح کر کے پیش کیا، مستند کیا کہ ان پر کوئی اثر نہ ہو اس نے جتنا ان کو سمجھا اور دیکھا، انکار و استکبار میں آگے بڑھے، وہ ان کو لا نہ دینا، لہذا ہر قوم کے ہزار و ہزار استکبار کا بیان ہے۔ مساندین کے ساتھ انھوں نے توحید و نبوت دیکھی ہے، جب اللہ کا خطاب ان پر آیا قرآن کے ماحول میں وہ ان سے کوئی بھی ان کی حد کو نہ پہنچا۔
 وصالِ نوح دین لا متقی الخ آخر حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کر کہ سند کریں میں سے کسی ایک کو بھی دین نہ دے جو کہ کبھی دوا میں ان والوں کو بھی گراہ کر دیں گے اور ان کی نسل میں ناچار در مشرک ہو جائے۔

اسلامی نام کا قطعاً ہے کہ اس ساری کائنات میں وہ بلا شرک فیہے خود ہی معبود و خدا ہے اور قدرت میں اختیار میں اس کو کوئی شریک اور نائب نہیں۔ نائبی اللہ تعالیٰ خدا بقولین صلوٰۃ علیہ وسلم (جی اسرائیل ص ۵۵) ہے وہ ایک ان بقل۔ سفید ہائے مراد ابیس ہے یا مرکش اور مرکش معنی ان جنوں نے ان شرک اور مرکش جنوں کی شرارت کا بھی ذکر کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ایسی بات کہتے ہیں جو حق ہے اور خدا سے گزری ہوئی ہے۔ مراد ہے خداوند تعالیٰ کے لئے ہوئی اور اولاد و تہذیب و تمدن (روح) حاصل یہ کہ جنوں میں سے جو خدا کے لئے نبوی یا نبیاً تجویز کرتا ہے وہ کہ عقل اور نادان ہے۔ جملہ اللہ تعالیٰ جس کی خلقت و مولا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۱۳۰۸

كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوذُونَ بِرَجَالٍ مِّنَ الْاِنْسِ
فَرَادُوهُمُ رَهَقًا ۚ وَ اَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ
لَّنْ يَبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۚ وَ اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَا
مِلْمًا مِّنْ حَرِّ سَاطِئِ دُحَانٍ ۚ وَ اَنَّا لَكَا نَقْعُدُ
وَمِنْهَا مَقَاعِدٌ لِلسَّمْعِ ۚ فَمَنْ يَسْمِعْ اَلَا يُحْدِثُ
شَيْئًا بَآرِصًا ۚ وَ اَنَّا لَآ نَذِيْرٌ اِلَّا اَشْرَارٌ ۚ يَدْبِكُنْ
فِي الْاَرْضِ اَمَّا رَادُّهُمْ رَوْسًا ۚ وَ اَنَّا
مِنَّا الصَّٰلِحُوْنَ وَمِمَّا دُوْنَ ذٰلِكَ كَمَا ظُنَّوْا ۚ وَ كَذٰلِكَ
وَ اَنَّا ظَنُنَّا اَنْ لَّنْ نَعْمِدَ اللّٰهَ فَاِذَا رَءِىْ سُوْرًا
نَعْمِدُكَ هَرَبًا ۚ وَ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا النَّذٰرَ مِمَّنْ
فَمَنْ يُّؤْمِنُ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ غَضَابًا ۚ وَ اَنَّا
مِمَّنْ يُّؤْمِنُ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ غَضَابًا ۚ وَ اَنَّا

اور نادان ہے۔ جملہ اللہ تعالیٰ جس کی خلقت و مولا
کہ کوئی اختیار نہیں وہ بھی جنوں کا کہ مرکش
ہے ہر شیطانی قول و فعل و ہر اللہ تعالیٰ
ہما و ذلہ اللہ (ہیضادی) اللہ و اللہ تعالیٰ
جن اپنی طرف سے معذرت پیش کرتے ہیں کہ وہ
ایک کیوں ان نادانوں کی بات مان کر اگر ہمارا
شرک ہیں کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہم تو اب تک
اس کوئی نہیں اور جس غی میں مبتلا تھے اس کو بہین
والس اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی جعلی بات
منسوب نہیں کر سکتے اس لئے ہمیں سمجھتے رہے کہ
ہمارے یہ رہنما جو خدا کے لئے شریک اور نائب تجویز
کر رہے ہیں وہ درست اور حق ہیں۔ مرکش
قرآن سننے سے یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ وہ جعلی
اور مغوی ہیں اور اللہ تعالیٰ شریک ہے کہ ہے وہ
انہ کا رجاہ من الانس۔ اس طرف اشارہ کر
جو مرکش کا دستور تھا کہ جب کسی جنگی یا جان میں
داخل ہوتے شریک جنوں سے ان کے مراد کی بات لیتے
اور کہتے اخذ و لیس ہذا اللہ تعالیٰ من مشر
سفید قومہ (ہیضادی) اور وہ سمجھتا کہ اب وہ
شاہد ہائے گناہ ہیں اس لئے اب انہیں قبول
کی طرف سے کوئی اذیت نہیں پہنچے گی جب جنات
ان کی بات سنتے تو ان کے گرو عزور اور نفرت و
ظلمان میں مزید استاء و موعا یا اور وہ اپنے گرو بڑی
شان کے مالک سمجھتے تھے۔ خدا وہم میں مضمر
سے اس اور ضمیر مفعول سے جنات مراد جنوں و رہتی
کے معنی ظلمان اور مرکش کے ہیں یا نہیں مقل جنات
سے اور ضمیر مفعول اس سے گناہ ہے اور وہ بھی
ممنی گراہی کے ہیں اللہ تعالیٰ فزاد الجن الانس علیہا

افضلہم حتی استعاذوا بھم و اللہ تعالیٰ جنوں میں اس
۵۶ ہا یا ان جن پہلے تو خود بھی ایسے ہی تھے لیکن اب ان پر اس گمراہی کا انکشاف ہوا تو یہی قوم کو اس سے روکنے لگے کہ وہ انہم ظنوا بھم انہم کی
طوت رہتے تھے۔ طوت یعنی یہ جنات کو چاہے کہ مرکش کے علاوہ وہ مشرک و شرک کا بھی انکار کر سکتے تھے اسلئے جنی اور مرکش بھی خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ وہ راہ کسی کو نہ
کوئی جانا جنوں کے انکشاف کے ہیں اتنا وہ مغرور ہوئے جس میں یمنی قول سے وہ انکشاف کا رسول ذکر کرے گا پہلے جو رسول
موضع قرآن ہو چکے سو پہلے۔ یمنی جنوں کو انکشاف پہلے میں اور جن نہیں تھے دینے چاہیے۔

۱۳۰۸

يَعِزُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَانَ لَكَ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا

أَبَدًا ۚ خَلَّ إِذَا رَأَىٰ مَا يُوعَدُونَ فَيَسْئَلُونَ عَنْ

أَضْعَفَ نَاصِرًا أَوْ أَفْضَلَ عِدْدًا ۚ قُلْ إِنْ أَدْرِي

أَقْرِبُكُمْ مَا يُوْعَدُونَ أَمْ لِيُجِئَ لَهُ رُزْقٌ أَمَدًا ۚ عَلِمَ

الْغَيْبُ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ۚ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ

مِنْ رَّسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ

رِصْدًا ۚ لِيَعْلَمَ أَنَّ قَدْ بَلَغُوا رِسَالَتَهُ ۚ سُبْحَانَ

أَحْاطَ بِمَا لَدَعُوا ۚ وَأَخْطَأَ كُلُّ شَيْءٍ عِدْدَ ۚ إِنَّ

سُورَةَ الْمُرْسَلَاتِ ۚ وَهُوَ عَشْرُونَ آيَةً ۚ وَتَرَكُوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ۚ فِي الْأَوَّلِينَ ۚ نِصْفُهُ

ۚ وَتَرَكُوا

ۚ وَتَرَكُوا

ۚ وَتَرَكُوا

ۚ وَتَرَكُوا

ۚ وَتَرَكُوا

ۚ وَتَرَكُوا

ۚ وَتَرَكُوا

کلمہ قل ان ادری۔ یہ اس سوال کا جواب ہے کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا، فرمایا جواب میں کہہ دیجئے کہ تو مجھے معلوم نہیں کہ یہ وعدہ بہت جلد پورا ہو گا یا اس میں دیر ہے۔ ایستہ یہ بات یقینی اور حتمی ہے کہ اگر تر ایمان نہیں لائے تو وعدہ کے مطابق عذاب فرود آئے گا۔ **عَلِمَ الْغَيْبُ**۔ علم الغیب۔ یہ جملہ کلمے علمت سے اور وہ بہت زیادہ مقدور ہے۔ **إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ لِمَنْ يَشَاءُ**۔ من ارتضیٰ لمن یشاء۔ یہ کلمہ اس کے فربہ ہے۔ حاصل یہ ہے کہ آپ فرمادیجئے مجھے معلوم نہیں کہ کیا اس قربت سے آپ کو عذاب فرمادیجئے یا نہیں، لیکن عالم الغیب نہیں جانتا اور نہ مجھ کو عذاب فرمادیجئے یا نہیں جو چیز آپ جانتا ہے۔ **عَلِمَ الْغَيْبُ**۔ علم الغیب۔ یہ کلمہ اس کے فربہ ہے۔ حاصل یہ ہے کہ آپ فرمادیجئے مجھے معلوم نہیں کہ کیا اس قربت سے آپ کو عذاب فرمادیجئے یا نہیں، لیکن عالم الغیب نہیں جانتا اور نہ مجھ کو عذاب فرمادیجئے یا نہیں جو چیز آپ جانتا ہے۔

تحقیق آیت علم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احد

الا من ارتضیٰ

الغیب فلا یظہر علی غیبہ احد الا من ارتضیٰ

الغیب فلا یظہر علی غیبہ احد الا من ارتضیٰ

الغیب فلا یظہر علی غیبہ احد الا من ارتضیٰ

الغیب فلا یظہر علی غیبہ احد الا من ارتضیٰ

الغیب فلا یظہر علی غیبہ احد الا من ارتضیٰ

الغیب فلا یظہر علی غیبہ احد الا من ارتضیٰ

الغیب فلا یظہر علی غیبہ احد الا من ارتضیٰ

الغیب فلا یظہر علی غیبہ احد الا من ارتضیٰ

الغیب فلا یظہر علی غیبہ احد الا من ارتضیٰ

الغیب فلا یظہر علی غیبہ احد الا من ارتضیٰ

الغیب فلا یظہر علی غیبہ احد الا من ارتضیٰ

الغیب فلا یظہر علی غیبہ احد الا من ارتضیٰ

الغیب فلا یظہر علی غیبہ احد الا من ارتضیٰ

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

فتح الرحمن

أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ۖ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَبِّيَ الْغَرَّانُ

یا اے تم کو کچھ کم کر دیا جا یا زیادہ کر دیا جا اور تم کو کچھ سے زیادہ

تَرْبِيًّا ۚ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَوْيَاظُهُ ۚ فَتُحِبُّوا

الْبَيْتَ ۚ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَأَاقِمْ فَتِلَا ۚ إِنَّ لَكَ فِي

الْبَيْتِ رَاسِطًا طَيْرٌ ۚ وَادْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ وَتَنْشَأَ اللَّيْلُ

تَنْتَبِهًا ۚ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۚ وَأَصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَ

يُخْرِجُهُمْ خَيْرٌ أَحْسَنًا ۚ وَذُرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولَى

الْعَصَى ۚ وَتِلَا ۚ قَلِيلًا ۚ إِنَّ لَكَ أُنْكَالًا

وَعَصًا ۚ وَطَعَامًا ذَا غَضَصٍ ۚ وَعَدَّ أَبَا أَنْصَرٍ

مِنْهُمْ ۚ وَطَعَامًا ذَا غَضَصٍ ۚ وَعَدَّ أَبَا أَنْصَرٍ

مِنْهُمْ ۚ وَطَعَامًا ذَا غَضَصٍ ۚ وَعَدَّ أَبَا أَنْصَرٍ

مِنْهُمْ ۚ وَطَعَامًا ذَا غَضَصٍ ۚ وَعَدَّ أَبَا أَنْصَرٍ

مِنْهُمْ ۚ وَطَعَامًا ذَا غَضَصٍ ۚ وَعَدَّ أَبَا أَنْصَرٍ

مِنْهُمْ ۚ وَطَعَامًا ذَا غَضَصٍ ۚ وَعَدَّ أَبَا أَنْصَرٍ

مِنْهُمْ ۚ وَطَعَامًا ذَا غَضَصٍ ۚ وَعَدَّ أَبَا أَنْصَرٍ

مِنْهُمْ ۚ وَطَعَامًا ذَا غَضَصٍ ۚ وَعَدَّ أَبَا أَنْصَرٍ

مِنْهُمْ ۚ وَطَعَامًا ذَا غَضَصٍ ۚ وَعَدَّ أَبَا أَنْصَرٍ

مِنْهُمْ ۚ وَطَعَامًا ذَا غَضَصٍ ۚ وَعَدَّ أَبَا أَنْصَرٍ

مِنْهُمْ ۚ وَطَعَامًا ذَا غَضَصٍ ۚ وَعَدَّ أَبَا أَنْصَرٍ

صاحب دعا کے لئے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ اصل میں تو نصف رات سے کہ قیام کو ترک کر دیا گیا ہے اس میں کچھ وقت بڑھانے میں
تعمیر فرمادی۔ امام رازی روایت کرتے ہیں کہ قنبل سے مراد نصف رات ہے جسے اللہ سے مستثنیٰ کیا گیا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ رات کے دو نصف رات قیام
کرو اور نصفہ کسی لفظ سے بدل نہیں بلکہ مستقل فعل مقدر کا مفعول ہے۔ المزداد بالقتیل فی قوله۔ فتح البیّن الاقنیل۔ مود اللہ
فأذا قنبل۔ فتح البیّن الاقنیل معناه فتح شدنی اللیل لئلا قال۔ نصفه والمعنی او نصفه۔ جبریل ص ۳۳۔ حضرت شاہ ولی اللہ

دہلوی فرماتے ہیں کہ الاقنیل کا مطلب یہ ہے کہ کسی
رات کو نہ اٹھو اور نصفہ۔ القنیل سے بدل کر
نصفہ او القنیل الخ۔ مود اللہ ما قبل کی تفسیر ہے۔ اور
مطلب یہ ہے کہ نصف رات قیام کر دیا اس سے
کو کہو یا اس سے کہ نہ بیاؤ۔ حضرت شاہ صاحب
کے نزدیک یہ توجہ پسندیدہ ہے کہ جو شخص اس سے
ذکر کرے یا اشکال میں پڑے تو پھر بیاؤ کسی خلف کے
از تکلیف کی ضرورت میں نہیں آتا۔

رسد الف ۲۱۔ تفسیر سے قرآن مجید کے ہر
لفظ کو جوہر ادا اور واضح کر کے بڑھاتا اور بصورت
اور صحت سے ان کو ادا کرتا اور خود و تدبر کر کے
کرہ صفا اور ہے۔ و قرطبی، منظر ہے۔ اس
سندھی قول نقل سے مود قرآن سے اسے تفسیر
بہ صراحت میں (مشکل) اس کے فرمایا کہ اس کے
مضامین توحید اور شرا و غیر مشرکین پر نہایت
شاق ہیں اس کے اصغر و فرائض اور شرا و
حدود پر عمل کرنا نہایت مشکل ہے۔ اعداد کی

۲۱۔ ان ناشتہ القنیل۔ یہ فتح البیّن کہتے
ہے۔ ناشتہ، ناش یعنی نہاں کا مصدر ہے جیسا
کہ حافظہ سے مود القنیل سے و ط، مود
لطف۔ فلا سے قرآن و قرآن یعنی قرآن کو
نماز پڑھنے اور تلاوت قرآن کا حکم اس سے دیا گیا ہے کہ رات
سکون و طینہ کو وقت میں ہے شرا و ملک نہیں ہو سکتے
تو یہ نہ بیاؤ جس سے پڑھنا ہے دل پڑھنے سے اس کی
دل متوجہ نہ ہو جس طرح دل کی نسبت ان کے دل اور
زبان میں رات وہ وقت ہے مود و مود پڑھا ہے۔ نیز
کئی کئی دوسرے کج روایت ہیں یہ زیادہ رات کو بیاؤ

۲۱۔ ان ناشتہ القنیل۔ یہ فتح البیّن کہتے
ہے۔ ناشتہ، ناش یعنی نہاں کا مصدر ہے جیسا
کہ حافظہ سے مود القنیل سے و ط، مود

لطف۔ فلا سے قرآن و قرآن یعنی قرآن کو
نماز پڑھنے اور تلاوت قرآن کا حکم اس سے دیا گیا ہے کہ رات
سکون و طینہ کو وقت میں ہے شرا و ملک نہیں ہو سکتے

تو یہ نہ بیاؤ جس سے پڑھنا ہے دل پڑھنے سے اس کی
دل متوجہ نہ ہو جس طرح دل کی نسبت ان کے دل اور
زبان میں رات وہ وقت ہے مود و مود پڑھا ہے۔ نیز

کئی کئی دوسرے کج روایت ہیں یہ زیادہ رات کو بیاؤ
۲۱۔ ان ناشتہ القنیل۔ یہ فتح البیّن کہتے
ہے۔ ناشتہ، ناش یعنی نہاں کا مصدر ہے جیسا

کہ حافظہ سے مود القنیل سے و ط، مود
لطف۔ فلا سے قرآن و قرآن یعنی قرآن کو
نماز پڑھنے اور تلاوت قرآن کا حکم اس سے دیا گیا ہے کہ رات

سکون و طینہ کو وقت میں ہے شرا و ملک نہیں ہو سکتے
تو یہ نہ بیاؤ جس سے پڑھنا ہے دل پڑھنے سے اس کی
دل متوجہ نہ ہو جس طرح دل کی نسبت ان کے دل اور

مذہب

مہات و شافل میں مصروف رہتے ہیں اور عبادت کے لئے بالکل نااہل نہیں ہو سکتے، اس لئے رات کے لمحات کو غنیمت مانتیں اور رات کو اچھا کرانہ کی
عبادت کیا لائیں سبحا طو بلا، اے تعالیٰ اور تعریفاً فی مسجدک واشتغالا بشواغک فلا تستطیع ان تتشغل علی العبادۃ فعدک البھا فی
دل یعنی رات کو تمہاری ہر ہر سانس ہر ہر لمحو یعنی بڑی ریاضت و کوشش ہے اور اس وقت دعا اور ذکر سبھا ہوا ہوتا
موضع قرآن ہے دل سے دل یعنی دن کو لوگوں کو سمجھا ہے عبادت کا وقت مقرر کرنا کوئی ایسی خلق سے کیا، ذکر میں لاپرواہ نہیں ہو سکتا ہے۔

فتح الرحمن و ا یعنی رحمت گزار باسلام ۱۲

[illegible]

١٤٣٩ هـ ٢٠١٧ م

فَاَقْرَبُوا مَا كُنْتُمْ تَكْرَهُونَ ۚ

تم بڑے لوگوں کے ہاتھ سے چھوئے ہوئے کھانے کی چیزیں کھا کر، اور، بخدا

لَا تَقْرَأُوا فِيهَا كَرِهًا لَّكَ وَكَرِهًا لِلَّذِينَ آمَنُوا إِلَّا تَوَخَّاهُمْ وَأَقْرِضَهُمْ وَإِذَا قَضَوْا إِلَيْكَ الشَّيْءَ فَاكْتُبْهُ لَكُمْ فِي كِتَابٍ فَإِنْ كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ فَإِنَّ كِتَابَ الْكَذِبِ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ السَّيِّئُ الْمَكْرُومُ

لَا تَسْأَلُوهُنَّ مَا فِي بُحُورِهِنَّ وَلَكِنْ مَا عَلَى الْأَرْضِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ

وَأَعْظَمَ جَزَاءُ مَنْ اسْتَعْفَرَ وَاللَّهُ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

فقد قرأه جميعه في ايامه واورثها لولده محمد بن علي

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

یہ کلام ہے جسے حضرت محمدؐ نے فرمایا کہ جو اسے پڑھے اس کا دل ہرگز نہیں بھولے گا۔

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

نستدیر ۱ ویریک ی صیر ۵ فاذا لیر فی الکھول
 خولاجت جود سر نچے ہے ایدک و جوبے کت لک لک کور

فَدَاكَ يَوْمَ ذِي قَعْدٍ ۝ عَلَى الْكُرْسِيِّ عَلِيٌّ

مجلس

۵ لغو شرک فی التعمود.

۱۳۱۰ مطابق ہجری ۱۰۷۷ء بروز منگل ۱۲ جمادی الثانی ۱۰۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ کی تعمیر ختم
کرات والہ سلطان علی مسجد الرسول و خاتم النبیین و علی آلہ و صحابہ و ائمہ علیہ السلام

(سہارا بنواری علیہ السلام)

کون سے قرآن حکم پر اصرار کرنا چاہئے؟

سورة الرحمن
الحمد لله رب العالمين

و من بعد از آنکه در این مقام رسید، فرمود که ای پسر من! مرا خبر ده که چه می‌بینی؟

بجست و نامحبت دلنیز دور سلوچ با ساقی مسرور

۱۷- یعنی از مینیت و می

عبارت گمراه افشایی رویه است ۱۲.

... ..

سورة الرحمن

اور اسے

خصوصیات

وہم مثل القرآن توہم بلا ۛ قولہ کی تکرار

سورة البقرة والبقية لا اله الا هو
اقبله وقل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورة المذثر

اس میں جو فرمایا قرآن کے تلاوت سے جو عارف اور توبہ پر قائم رہے۔ اب سورہ مذثر میں فرمایا اخلاص ترقی کے ساتھ ساتھ قرآن کی خدمت پر لیا۔ یعنی مسئلہ توبہ کی اس کے دوسرے احکام کے پیش بھی کرنا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ————— تا ————— ولا تعجل بالقلم حتی یؤمرک۔ ولربک ذابح صلیب رستمی کریم صلی علیہ وسلم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ————— تا ————— لا تعجل بالقلم حتی یؤمرک۔ ولربک ذابح صلیب رستمی کریم صلی علیہ وسلم۔

لا تعجل بالقلم حتی یؤمرک۔ ولربک ذابح صلیب رستمی کریم صلی علیہ وسلم۔

لا تعجل بالقلم حتی یؤمرک۔ ولربک ذابح صلیب رستمی کریم صلی علیہ وسلم۔

لا تعجل بالقلم حتی یؤمرک۔ ولربک ذابح صلیب رستمی کریم صلی علیہ وسلم۔

لا تعجل بالقلم حتی یؤمرک۔ ولربک ذابح صلیب رستمی کریم صلی علیہ وسلم۔

لا تعجل بالقلم حتی یؤمرک۔ ولربک ذابح صلیب رستمی کریم صلی علیہ وسلم۔

لا تعجل بالقلم حتی یؤمرک۔ ولربک ذابح صلیب رستمی کریم صلی علیہ وسلم۔

لا تعجل بالقلم حتی یؤمرک۔ ولربک ذابح صلیب رستمی کریم صلی علیہ وسلم۔

لا تعجل بالقلم حتی یؤمرک۔ ولربک ذابح صلیب رستمی کریم صلی علیہ وسلم۔

لا تعجل بالقلم حتی یؤمرک۔ ولربک ذابح صلیب رستمی کریم صلی علیہ وسلم۔

لا تعجل بالقلم حتی یؤمرک۔ ولربک ذابح صلیب رستمی کریم صلی علیہ وسلم۔

لا تعجل بالقلم حتی یؤمرک۔ ولربک ذابح صلیب رستمی کریم صلی علیہ وسلم۔

لا تعجل بالقلم حتی یؤمرک۔ ولربک ذابح صلیب رستمی کریم صلی علیہ وسلم۔

لا تعجل بالقلم حتی یؤمرک۔ ولربک ذابح صلیب رستمی کریم صلی علیہ وسلم۔

لا تعجل بالقلم حتی یؤمرک۔ ولربک ذابح صلیب رستمی کریم صلی علیہ وسلم۔

۱۱۰ لیکن منافقین اور کفار اور مستزہر و مسخر نہیں تھے کہ اس قلیل تعداد کے بیان سے اللہ تعالیٰ کی کیا مراد ہے؟ کیا اس نے خود سے فرشتے ان کے بعد و حساب و وزینوں پر قابو پالیں گے ان فرشتوں کی تعداد تو کروڑوں سے بھی زیادہ ہوتی چاہئے یہ سونت منکب ہے اور مسخر کوئی منافق نہیں تھا اس لئے مطلب یہ ہے کہ بعد میں جب مدینہ کے منافق نہیں گئے تو وہ اس قسم کی باتیں کہیں گے (وہی بات) کہ ہاں ہاں یہی اللہ اس طرح اللہ تعالیٰ جیسے جانتا ہے گرا کر رہا ہے جیسا کہ انجیل اور دیگر مشرکین کو کیا اور وہ جانتا ہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے جیسا کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائی ایک ہی چیز بعض لوگوں کی گڑبگ کا سبب ہوئی اور بعض لوگوں کے ایمان و یقین میں اضافہ اور قوت کا باعث بنی جو شخص اپنے اختیار سے گڑبگ رہتا ہے اسے اللہ تعالیٰ گرا کر رہا ہے اور جو اپنے اختیار سے راہِ ہدایت کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سیدھی راہ دکھاتا ہے کسی پر جبر و اکراہ نہیں بعض اللہ تعالیٰ من ویتاہ اضلالہ لاصرف اختیار حسب استعدادہ السی الی جانبہ لاضلال و یھدی من یشاء من یشاء ھو یتاھد لاصرف اختیارہ حسب استعدادہ الحسن الی جانبہ الھدایۃ (روایت ۴۰۴ ص ۲۸ بحوالہ علامہ) بعد اللہ تعالیٰ کے بقولوں کی تعداد کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا یہ انیس تو صرف اور دس کے فرق اعلیٰ میں ان کے ماتحت اور ان کے علاوہ زمین و آسمان میں جو فرشتوں کے لشکروں کے لشکر موجود ہیں وہ و حساب سے باہر ہیں، میری گئی اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ وہاں ہی اللہ کی بشارت یہ دو طرح قریب نہانے کے لئے عہد اور نصیحت کا ہے۔ اس سے انہیں اللہ تعالیٰ کی نجات و خلاصت کا اندازہ لگایا چاہئے اس کے قریب سے دور نہا چاہئے اور انہیں سیدھی راہ، دین اسلام پر چلنا چاہئے تاکہ اس کے دردناک عذاب سے بچ جائیں علامہ کلاں بیلہ دہلے ہے اور کفار و مشرکین کو جبر ہے کہ ان کو قرآن کے مقابلوں اس قسم کی سلبہ نہا نہیں کرنی چاہییں۔ یا معنی حق ہے یا معنی جفا والفساد و فحش اس صورت میں یہ باقاعدگی کا نیک ہوگی حضرت شیخ قدس سرہ کے نزدیک یہی درجہ ہے

و یزداد الذین آمنوا ایماناً ولا یرتاب الذین
 او تو الکتاب والمؤمنون ویقول الذین فی
 قلوبہم مرض و الکفرون ما اذ اراد اللہ بهذا
 مثلاً کذلک یضل اللہ من یشاء ویھدی من یشاء
 وما یعلم جنود ربک الا ھو وما ھی الا ذری
 البشیر کلا والقمر والنیل اذا دبر والضحی اذا
 اسفر انما لاحدی الذین نذیر للبشر لمن
 شاء منکم ان یتقدم ما ویتاخر کل نفس بما
 کسبت رھینہ الا اصحاب الیمین فی جنۃ
 یتساءلون عن المجرمین ما سئلكم فی
 سقر قالوا المنک من الصلین وکم ناک نظم

اور بڑھ ایمانداروں کا ایمان اور دھمک کھانیا جن کو
 اس ہے کتاب اور مسلمان اور ان کے کہیں وہ لوگ کہ
 جن کے دل میں مرض ہے اور مشرک کی وحی کی اللہ اس
 مثلہ کذلک یضل اللہ من یشاء ویھدی من یشاء
 اس سے کون چھوڑا ہے اللہ جس کو چاہے اور دھمک چھوڑا ہے
 اور کون نہیں جانتا رب کی فوجوں کو وہ تو سب سے بڑا
 البشیر کلا والقمر والنیل اذا دبر والضحی اذا
 کہ اللہ اور اللہ کی فوجوں کی اور ان کے کہیں چھوڑے اور جس کے کہیں
 اسفر انما لاحدی الذین نذیر للبشر لمن
 دہشت ہوئے وہ ایک ہے کہہ دہشت ہوئی کی ڈراؤنے اور قتل کر دے
 شاء منکم ان یتقدم ما ویتاخر کل نفس بما
 ہر کس کو جس سے کہے بڑھ یا پیچے ہے ہر ایک اپنے اپنے
 کسبت رھینہ الا اصحاب الیمین فی جنۃ
 کہ ان میں سے کسب کر دہشت ہوئے اور ان کے کہیں
 یتساءلون عن المجرمین ما سئلكم فی
 ہر کس کو جس سے کہے بڑھ یا پیچے ہے ہر ایک اپنے اپنے
 سقر قالوا المنک من الصلین وکم ناک نظم
 اور ان کے کہیں

مضام

موضع قرآن فرشتوں تم سب کے واسطے ایک ہی کفایت ہے مگر یہ گنتی بتاتی ہے موافق اگلی کتابوں کے کہ اس قسم کی دلیل ہو۔ مگر آگے بڑھ بہشت کرنا بھیجے رہے اور دہشت میں۔

فتح الرحمن در ترجمہ گیدہی آیت اشارت بر دشمن کفار و در حدیث حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسلم فرمادہ ہیں سجدہ لایق فرمودند بہت مناسب و دلنہا با سائے سرور علی اندر اسلوب ۱۲

ہیں ان آیتوں کا قبل اور بعد سے کوئی تعلق نہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن میں تبدیلی ہو چکا ہے اور ان آیتوں کو ان کے موزوں مقام سے الٹا کر یہاں رکھ دیا گیا ہے کیونکہ ان میں سے ایک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سے آپ کی زندگی میں مکمل ہونے والی اس پرست محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا احاطہ ہے اور قرآن میں تغیر و تبدل اور زیادہ نقصان کا قول کفر ہے باقی دہائی ان آیتوں کی پہلی و سہائی سے مناسبت کو اس میں کسی وجود ہے۔ جب اول ممکن ہے گذشتہ آیتوں کے نزول کے وقت اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ پڑھنا شروع کر دیا ہو گا یا پھر بعد ازاں ہو جائے اور کہیں کوئی لفظ بھول کر نہ جائے تو اللہ تعالیٰ نے اسی وقت یہ آیتیں نازل فرما کر آپ کو اس سے روک دیا ہو کہ یہ آیت دوم یہ آیتیں ایک لطیف نکتہ بیان کرنے کے لئے یہاں فی الحقیقت میں یعنی جب اللہ تعالیٰ ایسا نکتہ فرما کر انسان کو اس کے اچھے بھلے اعمال کی خبر دے سکتا ہے تو وہ آپ کے سینے میں قرآن کو بھی جمع کر سکتا ہے اس لئے آپ فرمادیں کہ حضرت الشیخ قدس سرہ قدس سرہ جو سورہ طہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ ان ہی وحی فرشتے کے چلے جانے کے بعد خودی ترتیب کے ساتھ صرف ہوتے ہوں اور فی ذلک انزلت اپنے پیغمبر کے سینے میں جمع کیلئے کیا اس پر قادر نہیں کرتے وہ ان کے اچھے اور بھلے اعمال جن میں سے بعض کو کہنے والا بھی بھول چکا ہو گا تب میں کہے ایک وقت میں سامنے کرے اور ان کو خوب طرہ یاد دلانے اور اس طرح لوگوں کے منہ پر دست کو بھجے جس سے انکسار کرے کہ ٹھیک پہلی ترتیب پڑے گا کو از سر نو جو وہاں فراموشی سے شک وہ اس پر اور اس سے کہیں زیادہ برتر قادر ہے و لغیر عثمانی ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ہاتھ میں تین باتوں کی ذمہ داری لی ہے اول قرآن کو آپ سینہ مبارک میں محفوظ رکھنا۔ دوم پھر جس طرح اترتا ہے اسی طرح آپ کی زبان مبارک سے اس کو پڑھنا اور اور اگر ناسمجھ قرآن مجید کے معانی اور اس کے حکم کو سمجھنا۔ فرمایا نزول قرآن کے وقت اسے جاننا یا دکر لینے کی فرض سے آپ ساتھ ساتھ پڑھا کرتے بلکہ زبان میں نہ جانیں کہ یہ قرآن کو آپ کے سینے میں جمع کرنا اور پھر اسی وقت آپ کی زبان سے اسے پڑھنا اب بھی مباح ہے اور اس لئے ساتھ ساتھ

الفصل ۱۲

۱۲۲۵

تبارک الذی ۱۲

يُحْيِي الْمَيِّتَ ۖ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ۚ وَجُوهٌ

يَوْمَئِذٍ تُأْمِرُ ۚ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ وَجُوهٌ

يَوْمَئِذٍ مُّسَوِّمَةٌ ۚ تَنْظُرُ ۚ أَنْ يَفْعَلَ بِهَا قَوْلُهُ ۚ كَلَّا

إِذَا بَلَغَتِ النَّزَاقِي ۚ وَقِيلَ لِمَنْ رَأَىٰ ۚ وَطَنَ

أَنَّهُ الْفِرَاقُ ۚ وَالتَّقَتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۚ إِلَىٰ

رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ لِّلْسَانٌ ۚ فَلَا صَدَقَ وَلَا أَصْلَ ۚ

لَكِنْ كَذِبٌ وَتَوَلَّىٰ ۚ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ بِتَكْزُفٍ

وَوَلَّىٰ لَكَ فَاوَلَىٰ ۚ تَعَاوَلَىٰ لَكَ فَأَوَلَىٰ ۚ اِيْحَسِبُ

الْإِنْسَانَ أَنْ يَتْرَكَ سُدًى ۚ أَلَيْكَ نُطْقَةٌ مِّنْ مِّمَّنِي

يَمِينِي ۚ تَعَاوَلَىٰ عِلْقَتُهُ فُلُوقُ سُورِ ۚ تَجْعَلُ مِثْلَهُ

الرَّوْحَيْنِ الذَّاكِرَيْنِ ۚ أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِعَدْلٍ ۚ عَلَىٰ أَنْ

مُحَمَّدٌ ۚ

مُحَمَّدٌ ۚ

مُحَمَّدٌ ۚ

مُحَمَّدٌ ۚ

مُحَمَّدٌ ۚ

مُحَمَّدٌ ۚ

مُحَمَّدٌ ۚ

مُحَمَّدٌ ۚ

مُحَمَّدٌ ۚ

مُحَمَّدٌ ۚ

مُحَمَّدٌ ۚ

۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

پڑھنے کے بجائے جب ہماری طرف سے اس کی نکتہ دہائی ہو جائے اس کے بعد آپ تلاوت فرمادیا کریں ہم آپ کی زبان پر اس کی تعظیم و تکریم جاری کر دیں پھر قرآن کے معانی و معانی کی تشریح اور اس کے احکام کی تفصیلات کا بیان کی جملہ دوسرے اہل سنت و جماعت کا اس پر اجماع ہے کہ اس قرآن کو جس کیفیت اور کیفیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک میں جمع فرمایا تھا اسی کیفیت و کیفیت کے ساتھ آپ نے صبر کر کے پڑھا کی تغیر دی اور وہ بعد از تغیر و تبدل و تقدیم و تاخیر اور بلا زیادہ و نقصان آج ہمارے سینوں اور سینوں میں محفوظ ہے اور موضع قرآن ہیں کہ ان کے نصیب میں یہ نہیں ہوا کہ وہ اسے

نسخ الرحمن ۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

سورة الدھر

سورة قیامت میں متکون قیامت کو متکونین سائل تھے ہے اور وہ جس مشکوک کیا کہ وہ یہ خیال کہتے ہیں کہ ہم وہ ہمارے ان کی بدیاں ہیں نہیں
رابطہ اگر ممکن تھے اب سورہ دھر میں رابطہ متکونین علی علی الاطلاق ہے۔ — خدشہ مسجود بصرہ میں ایک قطعی طور پر بیان کیا گیا ہے
 کہ وہ انسان پہلے پہل نہیں تھا، پھر اس کو ایک معمولی قطره آب سے پیدا کر کے زمین و پھر بنا دیا تو معلوم ہوا کہ یہ شک کہ اللہ تعالیٰ انسان کی نشاۃ
 آخرہ پر کسی کو در ہے۔ نیز سورہ قیامت میں ہرگز تخلیق کا ذکر نہیں کیا، لیکن اصل دعویٰ تو یہ ہے کہ یہ نہیں تھا تھا، اس سورہ میں بیان کیا گیا ہے۔ تا
 و سببہ بیلہ علیہا میں مسئلہ پر بعد میں نئی شریک کی تعبیر کا ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح سورہ قیامت میں بذاتہ کا ذکر نہیں کیا لیکن، ہر میں
 بذاتہ الخیر و یکریمیت بنا دے ہے۔

خلاصہ

ہل ائی علی الاطلاق — تا — اما لا تلو ایاک لہم اے اللہ تعالیٰ کہ تیرے کام کا ایک ٹکڑا۔ اللہ تعالیٰ جو ایک قطرہ اسی سے انسان
 کو پیدا کر سکتا ہے وہ قیامت کے دن اسے دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔ انا احدنا فہلکنا من۔ اذہ تخلیق الخیر و ایت لا یرسا بشر من
 من جہاتس۔ ج۔ وہ ان جہات کے مشکوہ ہوا نہ است الخیر۔ ہمارے لئے جس کی تخلیق کا قطعی بیان ہے۔ ان جس دنیا
 تہ ترسیب الی الخیر فی حدیث تکرم ہاں۔ اذہ تسلیم ملنے بھی کہ ہم صلی اللہ علیہ وسلم۔ و لکن کما یرسا عرس۔ اذہ بیان توحید۔ ہم نے یہ
 ہر فرقہ بنا کر کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو مشرک و شر اور غیب کی بین کریں اگر راہ حق اور فیض تبتلیہ اور کیسے میں تبتلیہ اذہ انا کو صبر و استقامت
 سے کام لیں۔ ان خود آدہ جہات۔ اذہ۔ یہ نیز ہے اور اس میں سمیت قیامت کے آئینہ جلا میں جس میں العاجلہ و التاخرہ
 کے معنیوں کا اعلا ہے۔ ہر دنیا کو پیدا کرنے جو اور آخرت کو پیدا کرنے جو۔ حالانکہ نہیں تخت کو دنیا پر ترجیح دینی چاہیے۔ خود خلق ہوا و
 خلق دنیا آسودہ۔ اذہ ہم نے ان کو پہلی بار پیدا کر دیا تھا، تو کیا دوبارہ ہم ان کو پیدا کر سکتے ہیں؟ ان خود خلق کسے؟
 یہ بیان چند کیفیت ہے جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کر کے عید ملی داد اختیار کرے۔ یہ خلق من بقاء، یہ جنتہ، یہ ملک و اطمین
 احد، لہد عہد، اذہ اذہ تخلیق۔

سورة الدھر فی۔ ہل بیان و تعاقب تفسیر یہ کہ یہ کہنے کے لئے معنی خدا تعالیٰ علی ان ہل خلقنا فی فی قولہ تعالیٰ ہل انک احدینہ
 الخافیہ یعنی خدا تعالیٰ کہ ہم ۳۴ (۳۴) یہاں مشرک و شر پہ بطور دلیل انسان کی عبادت کو بطور نفی ہی کیا گیا۔ ہر انسان پر عہد و امان
 ہے کہ اس عہد میں اس کا نام و نشان نہ ہو، نہ انسان کے مشرک نہیں تھا۔ انا خلقنا الانسان۔ مسجود بصرہ میں بیان کیا گیا ہے کہ ہمارے وہم و گمان
 کیلئے وہ نقطہ مفقود صحت واقع ہوا ہے جیسا کہ بوعہ اذہ اسلوب اخلاق اور ارض سے عہد و امان کے مسئلہ میں مختلف ہیں، ہم
 ہر ایک کو انسان ہی آپ کے نفس میں لگا کر خود سے پیدا کرتے ہیں۔ اس لئے لہذا کہ مشرق سے صنعت فرمایا۔ مسجود بصرہ میں بیان کیا گیا ہے کہ ہمارے وہم و گمان
 میں ہر ایک کے لئے انسان کا نام و نشان نہ ہو، نہ انسان کے مشرک نہیں تھا۔ ہر ایک کے لئے انسان کا نام و نشان نہ ہو، نہ انسان کے مشرک نہیں تھا۔
 کیا ہو کہ اس کی آئی قیامت کریں کہ وہ خود کو خلق و قہم سے کام لے کر اللہ کی ہدایت کو قبول کرنا ہے یا عقول و عہد سے کام لے کر اللہ سے ہدایت نہ کرے، و
 مشرک و شر کیلئے ایک نیک نیت انسان کو ہم سے خود میں لگا کر ایک معمولی قطرہ اسی سے اس کو پیدا کرنا پھر اس کو عقل و ذوق اور دھرم و عیسائی اور ہر ایک
 صنعت کی انسانی کی کی قیامت کے بعد ایک کرشمہ ہے۔ اسی طرح انسان کو قیامت کے دن دوبارہ پیدا کرنے پر مجبور و قادر ہے۔

سورة الدھر فی۔ ہل بیان و تعاقب تفسیر یہ کہ یہ کہنے کے لئے معنی خدا تعالیٰ علی ان ہل خلقنا فی فی قولہ تعالیٰ ہل انک احدینہ
 الخافیہ یعنی خدا تعالیٰ کہ ہم ۳۴ (۳۴) یہاں مشرک و شر پہ بطور دلیل انسان کی عبادت کو بطور نفی ہی کیا گیا۔ ہر انسان پر عہد و امان
 ہے کہ اس عہد میں اس کا نام و نشان نہ ہو، نہ انسان کے مشرک نہیں تھا۔ انا خلقنا الانسان۔ مسجود بصرہ میں بیان کیا گیا ہے کہ ہمارے وہم و گمان
 کیلئے وہ نقطہ مفقود صحت واقع ہوا ہے جیسا کہ بوعہ اذہ اسلوب اخلاق اور ارض سے عہد و امان کے مسئلہ میں مختلف ہیں، ہم
 ہر ایک کو انسان ہی آپ کے نفس میں لگا کر خود سے پیدا کرتے ہیں۔ اس لئے لہذا کہ مشرق سے صنعت فرمایا۔ مسجود بصرہ میں بیان کیا گیا ہے کہ ہمارے وہم و گمان
 میں ہر ایک کے لئے انسان کا نام و نشان نہ ہو، نہ انسان کے مشرک نہیں تھا۔ ہر ایک کے لئے انسان کا نام و نشان نہ ہو، نہ انسان کے مشرک نہیں تھا۔
 کیا ہو کہ اس کی آئی قیامت کریں کہ وہ خود کو خلق و قہم سے کام لے کر اللہ کی ہدایت کو قبول کرنا ہے یا عقول و عہد سے کام لے کر اللہ سے ہدایت نہ کرے، و
 مشرک و شر کیلئے ایک نیک نیت انسان کو ہم سے خود میں لگا کر ایک معمولی قطرہ اسی سے اس کو پیدا کرنا پھر اس کو عقل و ذوق اور دھرم و عیسائی اور ہر ایک
 صنعت کی انسانی کی کی قیامت کے بعد ایک کرشمہ ہے۔ اسی طرح انسان کو قیامت کے دن دوبارہ پیدا کرنے پر مجبور و قادر ہے۔

فی الحال امر ہے۔ یہ بشارت ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے قوما پر اور ان پر بندوں کو ملے خواہ مخواہ کے مشروب کے سوا ہر شے کے برابر ہے جن میں وہ کی غور کی آمیزش ہوگی جس سے اس کی قدرت افزا قوت اس کی خوشی اور لذت میں اضافہ ہو جائیگا۔ چنانچہ انس یہ بحث اٹھاتا ہے کہ ہر آدمی کا جو قدرت میں ایک ہونہ ہوگا جس کی آمیزش سے اس کے ہر بندے کی منت کے مشروبات کا لطف کھا جائے گا اور وہ ہر جہاں جہاں اس کی نجات تہائی ہے اس کا پھر ضرور ماری کرے گا۔ پھر انھوں نے اس کے بعد ان کے مسائل اور قصور و غلطی کی بحث کی (ص ۱۵)۔

الدوري

IFTA

تَبَارَكَ الَّذِي ۲۹

٤٤

[illegible]

يُحْيِي الْمَوْتَى ۝

مردوں کو

سُئِلَ الذَّهْرُ كَيْفَ دَوَّى جِدَّوْثُ لَوْثٍ لَمْ يَقْبَلْ دَوْنًا

میں سے پوچھا کہ جو کچھ زوال ہو گیا اس کی کتنی آفتیں آئیں گی اور وہ کون

يَسْمُوهُ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ

یہ اللہ رحیم رحیم ہے نام ہے جو بڑھ کر ہر نام سے بڑھتا ہے

هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا

کیونکہ کہتا ہے انسان پر ایک وقت نہ آئے ہیں کہ وہ کچھ نہ ہو گیا ہو

مَذْذُورًا ۝ إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ طِفْلِ أُمٍّ أَشْجَرَةٍ

پر نہ توں پر آئی ہم نے بنایا انسان کو ایک بوڑھی لہجہ سے ہوا

لَبَلْبَلٍ فَعَجَلْنَا سَعِيرًا ۝ إِنَّا هَدَيْنَا السَّبِيلَ ۝ إِنَّا

ہم نے تھکے ہوئے کو رکھ کر اس کو تھکے ہوئے رکھا اور ہم نے اس کو گمراہ کیا اور ہم نے

شَاكِرًا ۝ إِنَّا كَفُورًا ۝ إِنَّا عَتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلًا ۝

حق ماننے والے کو بدلہ دے گا اور کافروں کے لیے ہم نے تیار کر رکھی ہے سلاسل کے واسطے اور ہم نے

أَغْلَا ۝ سَعِيرًا ۝ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَشَرٌّ مِّنْ كَاسٍ

حق اور پاک و نیک اور بلند سے نیک اور نیچے ہیں

كَانَ مِنْ أَجْلِهَا كَافُورًا ۝ عَيْنَا تَرَبُّبًا عِبَادَ اللَّهِ

جس کی عجلت سے کافر ہو گیا ایک چیز ہے جس کے پہلے میں بندے تھے

يُفَعِّرُونَ ۝ يَا تَعِيزًا ۝ يُوَفُونَ بِالْعَدْرِ ۝ وَيُفَقُونَ يَدًا

پہلے ہیں وہ ان کو ایسا دے گا جو بڑھ کر ہے جس کے ہاتھ سے اور ان کے ہاتھ سے

كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِرًّا ۝ وَيُظْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حِدِّهِ

کو اس کی برائی پہل پہل ہونے لگی اور کھانے سے بچھا کھانا اس کی قسمت پر

مَنْزِلَةٌ

ت ایک شراب کا تیراں ہیں ہر کسی کے گھر میں اور ایک اس میں ملتی ہے ستھوری سی وہ اصل قسم ہے کسی کی خواہ
موضع قرآن ۱۴۸ سے طہارۃ وضو ہر کسی کی غولی سونٹھ سے عزم جڑی۔ یہی جیسے خاص ہیں ۱۲ مذر اللہ تعالیٰ۔

فتح الرحمن

بوجہ اللہ ان لوگوں کو رضا جوئی کیلئے کہا نا اگلا ہے جس اور تم سے اس کا معاوضہ یا شکر نہیں چاہتے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اس کی ترغیبوں کے لئے خرچ کرنے والوں کی نیت ایسی ہی ہوتی ہے وہ اللہ کے سوا کسی سے اس کی جزا کے طالب نہیں ہوتے۔ انا غداً من سرہنا عیسو، یا عیسو! کی صفت ہے یعنی وہ دن جس میں ان کا دل کے چہرے شدت ہول سے جھج جائیں گے۔ قدر پر سخت اور شدید ہوگی عیسو کی صفت ہے وہ کہتے ہیں ہم تو اللہ کی رحمت سے اس کا کھن اور شدید دن سے ڈرتے ہیں جس کے طالب کی شدت اور ناگوارگی کے کاروں کے چہرے جھج جائیں گے۔ اہی وہ اہول قیامت پر شدید ناگوارگی اور ترش روی کا مظاہرہ کر رہے

اور جو

[illegible]

تاریخ میں گئے کہ جب وہ پاہن گئے بیٹے، بیٹے، کھڑے ہاتھ بڑھا کر آسانی سے میرے تناول کر گئے۔ (۵۰ ذیل) (سخت لفظ شعرو القاعد والسنی (سارک) سے) ویدان علیہ صلوٰۃ علیہ وسلم کی رو میں صفتیں ذکر کی ہیں اول تو اس پر، دوم من فضہ وہ بیٹے سے ہستہ تہا ہادی کے ہوں کہ لیکن ہمک اور صفتی میں شہد کی مانند ہوں جس طرح اب کسی جاحلو میں یوں صفا اور ہمک پیدا کر لی جاتی ہے کہ آئینہ کی طرح ان میں سے جو کچھ نظر آتا ہے، فلان ہستہ، اہل ہستہ کہ جاحدی کے برتنوں میں ماکولات پیش کریں گے اور مشربیات جاحدی کے لیے ساغر اور میں پیش موضع قرآن یعنی ان کے ماسریر پر بیٹھے برو سے کہنے دو! اسٹان صبا شہد ث اس کے معنی بانی صاف رہتا جو، امانہ و ملازمت کا

مفتوح

کریں گے جو صفائی اور ہنگام میں آہستہ کی مانند ہوں گے اور ان میں مشروبات کی مقدار بالکل صمیم ان کے استہزاء کے مطابق ہوگی۔ ذکر نہ زیادہ **سُئِلَ** ویسوں فیہا۔ اہل جنت کو وہاں ایک اور مشروب پیش کیا جائیگا جس میں عرق زنبیل (سونٹھ) کی آمیزش ہوگی۔ جنت میں زنبیل کا بھی ایک چشمہ جاری ہوگا جس کو سلبیل کہا جائیگا جس کے معنی خوشگوار اور آسانی کے ساتھ معنی سے اترنے والے ہیں۔ قال معاہد جدیدۃ الجری سلسلۃ سہلۃ المسارۃ ودرت کہیں ان کو عرق کافور کی آمیزش والا اور بھی عرق زنبیل کی آمیزش والا مشروب پیش کیا جائے گا

سُئِلَ ۱۲۴۰

اِذَا رَأَيْتَ تَعَزَّيْتَ رَيْعًا وَمَلَكًا كَبِيرًا ۝ عَلَيْهِ سُبْحَاتُ
 سُبْحَاتُ خُطْرٍ وَاسْتَبْرَقَ وَحُلُوًّا أَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ
 وَسُفُهُمُ رِيحٌ مُبَارَكَةٌ هَذِهِ آيَاتُ الْكَرَامِ
 جَزَاءُ مَنْ كَانَ سَعِيكَ مَشْكُورًا ۝ لَنْ نَخُنَّ نَذْرًا عَلَيْكَ
 الْفَرَانِ تَبْدِيلًا ۝ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مَنْهُمْ
 إِنْ شَاءَ اللَّهُ ۝ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مَنْهُمْ
 مِنْ الْيَلِيلِ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مَنْهُمْ
 عَجُوبُ الْعَاجِلَةِ وَيَذْرُونَ وَرَأَى هُمْ يَوْمًا تَقِيلُ
 خَلْقُهُمْ وَشَدُّوا أَسْرَهُمْ وَادَّارْتَنَّا بَدَلْنَا أَمْثَلَهُمْ
 تَبْدِيلًا ۝ إِنَّ هَذِهِ تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذْ إِلَى
 نَفْسِهِ سَبِيلًا ۝ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۝ إِنَّ اللَّهَ
 سُبْحَانَ اللَّهِ

سُئِلَ ۱۲۴۰
 جبیل ارکے ان کے آگے پیچے ہوں گے انکا حسن و
 جمال اور جذبہ خدمت دائمی ہوگا اور ان کی توجہ
 میں کسی کوئی فرق نہ ہونا نہیں ہوگا۔ یہ اہل جنت
 اس قدر تسخیر و تسلیم ہوں گے کہ ان کو ہر چیز ان
 کے ہواں کی صفائی اور ایک دم کی درجہ سے ان
 پر پہنچے تو تھیں گا ان کو ہوا اور اساعلم ہوا کہ
 جنت میں تھکے اور آوار ہوئی ہوئے ہوں گے۔
 وَادَّارْتَنَّا بَدَلْنَا ۝ سہاوتِ نفعیہ الخ
 جب تم اس جنگ کو دیکھو تو وہ کوئی معمولی جنگ
 نہ ہوگی بلکہ وہاں تم ہر نعمت فراوان پاؤ گے اور
 وہاں تم ایک عظیم اور سلطنت دیکھو گے۔ ہر
 مومن کو جو جنت میں پہنچے وہ اپنی جگہ ایک نہایت
 اور عظیم ملک ہوگا جس میں ہر نعمت و نفع فراوان
 ہے۔
 عِلَّ غلبہ۔ عالی یہاں جو کہ فوق کا معنی
 میں متعال ہوا ہے اس لئے اسے اس میں کسی کی
 بنا پر بنا پر توفیق، منصوب ہے اور یہ نہیں
 مقدر ہے اور اسباب سندن من معطوفات
 مقدر اور پھر یہ کہ اس سندن من باہر ایک دینا
 استبراف ہونا دینا۔ اسطری اہل جنت کے اور
 یعنی ان کے رب سے بلکہ ان کے برابر اس ہوگا اور جب
 مرنے اور عذاب و شرف کا لب اس میں نہیں
 کرتے اور ان کو باخسوں میں چاندی کے ٹکڑے
 ہائیں گے اور ان کو شرف و عروج ملے گا اور شرف
 ہوا۔ ایک ایسا مشروب ہوگا جسے وہ کھانا سنا
 کرنے کے بعد پینے کے تو تمام کھانا اور ہر نعمت
 گستری کا پسند بن جائیگا اور ان کی طبیعتیں
 بالکل ہلکی پھلکی ہو جائیں گی (قرعین)

سُئِلَ ۱۲۴۱
 ان سنا۔ جنت کی یہ مقامات ہیں اور
 سناشیں کہاں سے ایمان و عمل کی جزا ہے اور تمام ایک کو شرف کی قدر کی گئی اور یہ سب اس کی جزا ہے۔ دنیا میں مرنے اپنے ایمان و عمل
 کا کسی سے کوئی عداوت طلب نہیں کیا اور نہ کسی سے اپنے عمل پر شک کر لڑائی اور خرافات حسین کی خواہش کی۔ آج ہم نے نبیائے ہر دور کے کامل ہرگز
 اجرو آپ عطا کیا ہے۔
 سُبْحَانَ اللَّهِ ۝ یہ نعمت کا دوسرا حصہ ہے۔ ہم نے آپ پر حضور مقرر کر کے قرآن نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو تبلیغ کریں۔ مسند توحید ان کو سمجھیں
 مشر وشر اور جزو و جزا سے ان کو آگاہ کریں۔
 ماصبر حکم سربلک۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلیم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر تبلیغ توحید اور اس کے رسالت کا ہر محم صمد فرمایا اسکا

١٠٩٢٧٨٦٥٤٣٢١٠
١٠٩٢٧٨٦٥٤٣٢١٠

[illegible][illegible]

هَذَا يَوْمٌ لَا يَنْطِقُونَ ۝ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَدُونَ ۝
 وَيَلْجَأُ الْيَوْمَ لِلْمُكْذِبِينَ ۝ هَذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝
 جَمْعُهُمْ وَالْأَوَّلِينَ ۝ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ ۝
 فَكِيدُوا ۝ وَيَلْجَأُ الْيَوْمَ لِلْمُكْذِبِينَ ۝ إِنْ ۝
 الْمُتَّقِينَ فِي ظِلِّ وَعِثُونَ ۝ وَقَوْلُهُ فَاشْتَبِهُوا ۝
 كَلُوا وَالشَّارِبُوا هَيْثَ لِمَا كُنْتُمْ لَعْمُونَ ۝ إِنْ ۝
 كَذَلِكَ تَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ وَيَلْجَأُ الْيَوْمَ ۝
 لِلْمُكْذِبِينَ ۝ كَلُوا وَاشْتَبِهُوا قُلُوبَكُمْ ۝
 فَجِيرُونَ ۝ وَيَلْجَأُ الْيَوْمَ لِلْمُكْذِبِينَ ۝ وَإِذَا ۝
 قِيلَ لَهُمْ امْكُتُوا أَلَا تَرَوْنَ ۝ وَيَلْجَأُ الْيَوْمَ ۝
 لِلْمُكْذِبِينَ ۝ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ كَيْدِ الْيَوْنُونَ ۝

اولاً یطعنون شیا من شرط الدهشة والخبرة وهذا في بعض المواقف وينطعنون في بعض المواقف لانهم في ۱۰ ص ۱۶۹ **مسئلة** هذا اليوم الفصل۔ یہ کہا ہے
 فیصلے کا دن ہے جس میں ہم نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو اکٹھا کیا ہے تاکہ تمہارا سے درمیان اتنی فیصلگی مانے۔ اب اگر کوئی میل بہاؤ کیسے ہو تو
 کے دیکھ لو مگر ان کوئی میل کام نہیں دیکھا اور عذاب خداوندی سے بچنے کی تمہاری سزا بڑا کام ہو گی۔ یہ دن قوس الیہ کے مذہب کی ملکات کا دن ہے۔ اولاً حیلۃ لہود
 فی الفصل من العذاب ایضا ذی **مسئلة** ان المتقین یہ اشارت انہوں پر کی کہ روشتہ کے مقابل میں موشوں اور درگ سے بچنے والوں کو نہت میں مہر شرک
 راحت اور مہر نعمت میر ہو گی اور نہت میں بخند میں بھی کہیں
 کے نہت میں کہ مہر شراب کے جلتے جھٹلوں سے
 لطف اندوز ہو گئے اور مہر شرک کے سوا دوسھوں کا تو نہ
 کر سکتے تھے اور نہ کر دیتے تھے۔ حاصل یہ کہ ان کو نہت
 میں مہر شرک کی راحت اور مہر نعمت حاصل ہو گی۔ خدا
 و شہر پر اس سے پہلے بظاہر مہر نہت ہے یا
 یہ حال ہے بنا علی عقل اور ارجح ملامت کی کہ کہا
 ہاں یہ کہ نہت سے کہا دیا جویا یہ کہا ہے ان نیک لوگوں کا
 صلہ چھوڑ دیا میں نے تم کو کام دیتے ہو نیک کام نہتوں
 کو سزا دینا اور نہت میں نیک لوگوں کو سزا دینا
 عذاب کے سوا کہیں **مسئلة** خداوندی استعجاب یہ کہ نہت میں
 تجز و تفریق نہ کر سکتا نہت کے دن کہا گیا کہ تواس سے پہلے
 کان يقال لہم فی الذیبت بعدہ ہو گیا کہ عذاب دنیا
 میں ہے نہت میں کمالی اور تفریق ساز و سامان کو
 نوادہ و سزا چند روزہ حاصل کر لی تم میرے جو لوگو
 کے لئے نہت میں دلی اور ملک سے **مسئلة** و از قبل
 جب ان سے کہا جاتا ہے کہ یہ تو بڑا عجز و دوا رہا
 کے سامنے عاجزی کرو اس پر ایمان لے آؤ اور انکے
 اور نوای کے سامنے مہر شرک کا دو تو وہ اسے آمادہ
 نہیں ہوتے اور عزا و لعنت اور نور و اشک اسے باز
 نہیں آتے۔ تو کھلے عیاض و عیاض کے لئے سبک
 ملکات اور تمہا ہی کے سوا کیا ہو گا۔ اخشعوا للذیبت
 الیہ بقبول وجہ و اہتمام وینہ و دھواہن و استکبار
 اور اگر یہ مطلب یہ ہے نہت میں ان سے کہا گیا کہ
 سہو کرو تو وہ کہ نہیں کر سکتے۔ یہ تفسیر نہت ہاں
 عباس نے سے مروی ہے۔ پہلی تفسیر نہت قنار کے
 منقول ہے۔ وقال ابن عباس ایضا يقال لہم
 هذا فی الآخرین حیث ینہون الی السجود فلا
 یستطیعون قتادہ۔ هذا فی المسئلة اقرشی فی

۱

۲

۳

۴

مسئلہ

۱۹ ص ۱۶۹ **مسئلة** فی حدیث۔ یہ معاذ بن قرآن الی معمر، فصیح و بلیغ، دلال و نقل و نقل اور شواہد آفاق و انفس سے بڑے کتاب پر ایمان
 نہیں لائے تواس کے بعد وہ کسی کتاب پر ایمان نہ لائے۔ یعنی قرآن کے بعد کوئی ہندو نصرت ان پر اثر انداز نہیں ہو سکتی تاسے نے اب ان کا ایمان
 لا تاہلکان سے فارغ ہے کیونکہ ان کے دلوں پر میر جیسا نہت لگ چکا ہے۔

وقت۔ سبعا عشر ادا، شلہ بعد ذی جمع مضبوط اور محکم۔ ساقول آسمان منابت مضبوط اور مستحکم ہیں نہ گر سکتے ہیں نہ ان میں ٹوٹ کموط کا نہ لیش ہے۔ لاذا ارجاء وعدہ اللہ۔ سہ اجا و ہا عبا و روشن اور جگمگا چاڑھائیں میں روشنی بھی ہے اور حرارت بھی۔ مراد سورج ہے۔ المعصنات۔ وہ بادل جو برستے ہیں والے بول۔ ٹہا جاکھت ہستہ والا۔ الفاظ گلخان۔ یہ استفہام انکاری ہے۔ یہ اسلوب زیادہ موثر ہے ٹوکے اس میں مناسب کی رات سے قرا و اعتراف کا منہ پر پایا جاتا ہے۔ جس طرح ہمارے کمزور دنیاوی فطرتیں عطا کی ہیں اور مصائب بھی جلدی طوف سے آتے ہیں اس طرح آخرت میں بھی ہم مومن کو العذاب

۱۳۴۶

التجانبہ

فصل: ان یوم الفصل۔ یہ تحویف انہری ہے
فیض کا دن یعنی پور قیامت ثواب و عذاب کے لئے
مستعد اور وقت معین ہے جس میں ہر انسان کے
انجام کا فیصلہ ہوگا ایک فریق جنت میں جائے گا
دوسرا فریق دوزخ میں۔ یہ سورہ یسور
الفصل یا میقانا سے بدل ہے مگر یہی بدو
دن جس میں سورہ یسور پڑھیں گے تو قرآن سب
لوگ قبول سے اس کے کلمہ کو قبول و فریج میدان حشر
میں جمع ہوا گئے و فوجت السجاء اس دن کا
میں شگاف ڈال دے جائینگے اور اس میں دروازے
آبی دروازے نظر آئیں گے۔ یہ دروازے فرشتوں کے
اتنے کے لئے مہول کے الوہابا اعطی و

[illegible]

فتح الرحمن. واما رابعه وقيامه است ۱۳-

اس بلك فطحتی میں تجھے تیسے پروردگار کی راہ دکھاؤں تو تیرے دل میں خوف خدا پیدا ہو۔ یہ دونوں مرتبے دوسری جگہ بھی مذکور ہیں۔ جب کہ اگرچہ
 ہے۔ لعلہ بتیذ کر او غشظ لظ ۲۴ پہلے اعلیٰ مرتبہ کا ذکر ہے اور بعد میں اوقیٰ مرتبہ کا ہے۔ فاراہ الاثر الکلمہ کے مراد قرآن آیات و معجزات
 ہیں۔ مونی علیہ السلام نے تمام معجزات کا اس کو شہادہ کرنا مانگا جس کے بلا جبر اس نے جیسا یا اور مونی علیہ السلام کی افواہ کی۔ لہذا اس پر تسبیح
 ہدایت سے اعراض کیا اور زمین میں شرف و افضلیت کی کوکھیں کر رہا مونی علیہ السلام کی طرف سے رحمت توحید کے مقابلے میں اس کے اپنی رحمت کو بھی کیا

النبیۃ ۱۱

۱۳۴۲

حق ۳

وَاعْطَشَ لَيْلِيَا وَآخَرَجَ مِنْهَا مَاءً وَارْتَسَمَ الْأَرْضُ بَعْدَ
 ذَلِكَ دَحَاهَا ۚ أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمِنْ عَمَّاقٍ
 الْبَحَالِ أَرْسَبَهَا ۖ مَتَاعًا لَكُمْ وَلَئِنْ أُنْعِمُكُمْ فَأَوْفَى
 بِمَا تُؤْتُونَ نَفْسًا كَرِيمًا ۚ كَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ
 جَاءَتِ الطَّامَةُ الْكُبْرَى ۚ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْأُنْكَارُ
 مَا سَعَى ۚ وَبَرَزَتْ الْجَحِيمُ لِمَنْ تَرَى ۚ فَمَا مَنَ
 طَعَى ۚ وَأَوْرَثَ الْخَيْبَةَ الدُّنْيَا ۚ قَرَأَ الْجَحِيمُ ۚ
 الْمَأْوَى ۚ وَمَا مَنَ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَتَمَلَّى النَّفْسَ
 عَنِ الْهَوَى ۚ قَرَأَ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى ۚ فَسُئِلُوا نَكَ
 عَنِ السَّاعَةِ ۖ آيَاتٍ مِّنْ سُبْحَانَ ۖ فِيمَ انْتَبِهْتُمْ ۚ فَكُرِئَ
 لِي رِيَاءُ مُلْكِنَاهَا ۚ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ مِّنْ عَذَابٍ ۚ كَاتِبُهُ
 يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَسُوا إِلَّا عَشِيَّةً ۖ أَوْضَحُّهَا ۚ

مغلز

اور ان میں اعلان کیا کہ میں تمہارا رب سے بڑا رب
 ہوں مجھ سے بڑا کوئی نہیں، اس لئے تو موسیٰ کی
 باتوں کی طرف توجہ نہ کرنا فالخذہ اللہ۔ نکال
 منصوب بنزع فافض ہے اسی بنکال الاخر
 اوقیٰ) اللہ تعالیٰ نے اس کو دنیا اور آخرت کا
 سزا میں پکڑ لیا۔ دنیا میں اس کو عرق کر کے کھلا کر
 کیا اور آخرت میں اس کو جہنم میں داخل کیا گیا
 زبور میں مذکور ہے تو بالفعل پکڑ لیا اور آخری
 خطاب کا بھی فیصلہ فرمایا جب کہ دوسری جگہ اگرچہ
 ہے۔ وبعثت تقدم الساعة ادخلوا ال
 فیعدون انشد العذاب اسورہ میں ۱۵
 ۱۵ ان ذلک اس میں خدا سے ڈرو اور
 کے لئے عبرت و نصیحت ہے جس طرح قرآن نے
 تکذیب کی اور دنیا ہی میں عبرت کا خطاب میں
 کرنا کرنا کیا اسی طرح اہل مکہ کا شرف ہو گا
 و استقر اشد۔ یہ دعویٰ سمیت یعنی حضور
 پر عقل لیل پہنچا ہوا مگر اہل مکہ سے
 سادہ کے معنی اور اچانک اور ہنسی کے ہیں۔ قیامت
 کے دن مردوں کے دوبارہ زندہ ہونے کی نکتہ بیان
 والی ہے کہ تیرا کو نہیں دوبارہ پیدا کرنا زیادہ مشکل
 پانزویں و آسمان اور ساری کائنات کو پیدا کرنا
 اللہ نے آسمان کو پیدا فرمایا اس کو ایک خاص مقام
 میں زمین سے بلند کیا اور اس کو برابر اور ہموار
 کر میں یہ کہیں کوئی شکات اور تشبہ و فراخ
 و انقطاع پس لہذا اور اس کی راست کو خطاب
 دیا یعنی رات کو اندھیرے میں چھپا دیا اور اس کے
 دن کو روشن اور ظاہر فرمایا پس لہذا اور مغلز
 کی اشد کی طرف اضافت الیٰ طلبت کے وجہ
 سے ہے ۱۵ والا میں جن اور پھر اس کے

النبیۃ ۱۱

النبیۃ ۱۱

۲

علاوہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو بچھا دیا۔ زمین سے پانی کے چھپے جاری کر دیے اور اس میں سے ہر قسم کا سبز پیدا کیا اور اس پر پہاڑ رکھ دیئے
 دل سورہ فصلت یعنی کہہ میں آسمان کو چھپے کیا یہاں زمین کو چھپے سو یہاں آسمان کا جانا ہے اور اعلیٰ اور رات دن صاف رہا یہ شاید
 موضح قرآن زمین سے پہلے ہوا وہاں ان کو راست کرنا پڑا کہ یہاں ایک میں ہوا دسٹر چلنا کہا یہ شاید زمین سے چھپے سو ہوا منہ قرار اشد
 دل کو چھپا کر چھپنے سے پہلے سب کے لئے زمین میں چھپنے سے پہلے ہوا دسٹر چلنا کہا یہ شاید زمین سے چھپے سو ہوا منہ قرار اشد

فتح الرحمن دامت برکاتہم معہم یعنی ہوا کر دن ہیں اسے کہ یہ فرمایا ۱۲۔

میں اترو یا پھر جب چاہے گا اُسے دوبارہ زندہ فرمائے گا۔ کھلا بعد میں حقائق یعنی یہ بات یقینی ہے کہ انسان کو اپنے اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل میں ہی کی جائے گی۔ اس کا فرض تھا کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات میں سے پیش آنے والے اس پر ایمان لائے اور اس کے تمام اوامروں کی تعمیل کرے۔ غالب امر کی بنا پر بارش فرمائی، کیونکہ مردوں کی غالب اکثریت کو قبروں ہی میں دفن کیا جاتا ہے اس لئے اس آیت سے قبر کے لئے قطر بکھولنے کی فریضت ثابت کرنا صحیح نہیں ہے۔ فلینظر الانسان یہ موت قیامت پر عمل دلیل ہے۔ قضا ترکہاں۔ غلبہ نکاح اپنا کھاس انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے کسی لئے پیش کی بات کو دیکھ کر

عقوبت

۱۳۴۹

۳۰

شَاءَ الْاَشْرَهُ ۖ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا اَمَرَهُ ۖ فَلْيَنْظُرِ
الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهِ ۖ اَنَا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا
ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۖ فَاْتَيْنَا فِيْهَا حَبًّا
وَاَنْبَا ۖ وَقَضٰى ۖ وَزَيَّنَّا الْغُلَا ۖ وَحَدَّيْنَا عَلِيًّا
وَاَنْبَا ۖ وَآيٰتٍ ۖ وَمَا يَنْبَغِيْكَ اَنْ تَكُنْ مِنَ الْاَشْرٰى
فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهِ ۖ وَجُودَ ۖ يَوْمَئِذٍ
مُّسْفِرًا ۖ صَاحِكَةً مُّسْتَبْشِرًا ۖ وَوَجُودَ ۖ يَوْمَئِذٍ
عَلَيْهَا عَذْرَا ۖ لَّا تَرْهَقُهَا قَتَرًا ۖ اُولٰٓئِكَ هُمُ
الْكٰفِرَةُ الْعَجْرَةُ ۖ

منازلہ

چاہیے کہ وہ اپنے کسی لئے پیش کی بات کو دیکھ کر
طرف ہم نے ان کو یہ کیا ہے کہ اس نے آسمان سے
میں برسایا، پھر زمین کو شق کر دیا اور اس میں
انجور، ترکاریاں، زیتون، کھجوریں، ہر قسم کی کھجور
بالغات، میوہ جات اور گھاس پھوس کی تمام چیزیں
تھاں سے اور تھانے جو بالوں کے لئے سامان نذر
ہیں۔ یہ سارے احکامات کس نے عطا کئے ہیں؟
خود تو کرو اور بتاؤ جو مردہ زمین کو زندہ کر کے اس میں
انواع و اقسام نہایت پیدا کر سکتے ہیں وہ خود
کو دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا ضرور کہ سقے ہے اور
کرسے گا اور جب وہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرے گا
اس دن لوگوں کا جو حال ہوگا اس کی کیفیت بھی
سن لو۔ فالذا حآلت۔ یہ تحریف اخروی ہے
اور اس میں شورش کا دعویٰ مذکور ہے۔ علی سبیل
الترقی یہاں قیامت کی شدت اور موت کی کثرت
بھی لکھا گیا ہے۔ ہر شخص کو صرف اپنی جان کی فکر ہوگی۔
یہاں تک آدمی اپنے بھائی، اپنے باپ اور اپنے
بیوی بچوں سے بھی دور رہ جائے گا اور کوئی کسی کا کام
نہیں آسکے گا۔ ہر شخص کو اپنی جان کے لئے فکر
ہوئے گی اور وہ اپنے اسم کی فکر میں دوسروں کے
بالکل بے خبر اور غافل ہو جائے گا۔ وجوہ یومئذ
یہ بشارت اخرویہ ہے۔ مسفرة مضطربہ روشن کہاں
قیامت کے دن کچھ ہے روشن ہوں گے اور موت
و شادمانی سے کھلے ہوں گے۔ یومئذ کے جسے کھلے
وجود یومئذ علیہا غیۃ یہ تحریف اخروی
ہے غیۃ غیۃ و قیامہ اداسی اور مردنی
سیاہی، ذلت و رسوائی۔ اور کچھ ہے ایسے ہر
جن پر مایوسی اور مردنی چھائی ہوگی اور ذلت و
رسوائی سے سہا پڑ جائیں گے۔ یہاں ہوں گے
یہ کفار و فاجر ہوں گے جنہوں نے دنیا میں اسلام کی دعوت کو مستکبرا اور خدا کے احکام سے بغاوت کی غرۃ غبار و دخان۔ قسرتہ ذلت
شدۃ (قرطبی) و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

موضع فتران ل یعنی ایسی سخت اور جس سے لوگوں کے کان بھرے ہو جائیں یہ مراد ہے صور سے۔

۱۳۵۰ء۔ حضرت ایشہؓ کے لئے زجر ہے۔ برائے حضرت علیؓ۔ نہ علیؓ و نہ عمرؓ کو مجوزی کہتے تھے فرمایا آپؐ کہیں نہیں ہیں۔ قرآن الہی
نصیر، بلیغ اور نکتہ و معرفت سے لہر کا لہر کسی کہانی کی نہایت پر جہاں کا نہیں ہو سکتا۔ آپؐ دیکھنے والے فرشتے نور علی نور اس
کی اصل شکل میں دیکھ چکے ہیں۔

۱۳۵۱ء۔ حضرت علیؓ کے معنی سبیل کے ہیں یعنی اللہ کی طرف سے ہر صوم و معادف آپؐ پر نازل ہوئے ہیں، ان کی تعبیر و
تبیہ و تہ میں آپؐ بخوبی نہیں کہتے۔ یہ قرآنی دیکھ الہی ہے۔ مشیطانی کلام یا مشیطانی افکار نہیں ہے۔

۱۳۵۲ء۔ سو سو سال تک کہہ جایا کرتے ہو اور کہتے تھے کہ جیے فطرت کی پڑھیں کر لکھ کر، ابھی وہ نظم و نشان کتاب میں غور و فکر کر کے اس
سے بات حاصل نہیں کرتے ہو۔ حالانکہ یہ کتاب تمام پہلوؤں کے لئے جامعیت ہے۔ نہیں ہے ہر پرہیزگار کے لئے نصرت ہے
جو صبر و ہمت اور دین اسلام پر چھڑا اور اس پر قائم رہا۔ تمام چھ قرآن کے سنگ تمام ہیں آدمؑ کے لئے ہر صفت نامہ ہے مثلاً اس سے
قائد و مسرت دیئے گئے ہر صفت و مقصد سے چار فرما کر انصاف کی نظر سے اس کا مطالعہ کریں گے اور حق و عدل کی سبھرا
جو یہ کہ ان کے سینوں میں عجز و زحکا

۱۳۵۳ء۔ دعا شہادت۔ لیکن تمہارے وارث اللہ تعالیٰ کی نصیحت کے تابع ہیں اور نہایت فضائل اللہ کے حنیف و احسب ہے
ہر صفت و صفت ال کو تعبیر ہوتی ہے عہدہ کی طرف ثابت اور جو کچھ کہنے والے ہوں اور بدامنی حاصل کرنا یا نہ جان
لیکن یہ لوگ حق کو سمجھ کر محض ضد و عناد کی وجہ سے حق کو چھوڑتے ہیں ان کے دلوں پر ہم مہارت و نکتہ دہی جاتی ہے اور ان کو کج رہ
کی توفیق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

ہیں وہ تھمائے ساتھ ہوتے ہیں۔ یعلمون مانتعلون اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے صرف ظاہری اعمال ہی کو جانتے ہیں اور دلوں کے
 ارادوں کو نہیں جانتے ان کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ان الابرار یعنی نیکوں۔ بشارت اخرویہ۔ نیک لوگ اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار
 بندے قیامت کے دن ہر قسم کی نعمتیں میں سے ہر شے کے دانہ کی حساب سے۔ اور اللہ کے نافرمان اور اس کی حدود کو
 توڑنے والے دوزخ میں ہوں گے قیامت کے دن اصل جزاء اور سزا کے بعد وہ اس میں داخل ہوں گے وما وعدنا بعاثین یہ حالت قیامت

عقودہ ۳ ۱۳۵۲ المطففین ۸۴

عَزَّ وَجَلَّ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ۝ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ
 فَعَدَلَكَ ۝ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَا شَاءَ رَكَّبَكَ ۝ كَذِبُونَ
 بِالَّذِينَ ۝ وَإِنْ عَلَيْكُمْ لَحُفَظِينَ ۝ كِرَامًا
 كَاتِبِينَ ۝ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۝ إِنَّ الْإِبْرَارَ لَئِنْ
 لَعَنَهُمْ ۝ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَئِنْ حَجَّجْنَاهُمْ
 بِمَنْ هُمْ يُوعَدُونَ ۝ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا
 يَوْمَ الدِّينِ ۝ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ ۝ يَوْمَ
 لَا تُمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا ۝ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ۝
 رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالتُّرَاكِ ۝ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۝
 وَهُوَ يَخْتَارُ ۝ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ ۝ وَهُمْ
 لَا يَحْشُرُونَ ۝

سورۃ سابقہ سے علی سبیل الترتیب ہے۔ دوزخی
 دوزخ میں پہنچنے والے مقامات میں پہنچ جانے کے
 بعد ایک گھڑی غائب نہیں ہو سکیں گے اور ہمیشہ
 ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ وما ادراککم یوم
 قیامت کی عظمت و شہادت کا بیان ہے۔ فرمایا
 تمہیں کیا معلوم جزاء و سزا کا دن کس قدر بڑا
 اور فیصلہ کن ہوگا پھر تمہیں ہوں تمہیں کیا معلوم
 یوم جزاء کس قدر بڑا ہوگا ہوگا۔ یہ حدیث
 علی سبیل سابقہ علی سبیل الترتیب بیان توحید
 اس میں شفاعت تمہارے کی نفی کی گئی ہے اور تم
 جزاء کا ایک نہایت ہی بڑا ہوگا اور مالک
 پہلو بیان کیا گیا ہے کہ اس دن کوئی نفس
 سبھی کسی کے کام نہیں آئے گا۔ مشرکین نے اپنے
 جن خود ساختہ معبودوں کو شفیع غالب سمجھا
 رکھا ہے قیامت کے دن وہ اپنے پوجا رہوں کو
 کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکیں گے اور اس دن سارے
 کاروبار اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوگا۔ دنیا کے کافروں
 میں تو کونوں کو اختیار دے دیئے گئے ہیں، مگر
 وہ اس کو کوئی اختیار نہ ہوگا والا اس پر ہمیشہ
 اللہ وحده لا یعلف اللہ ذلک الیوم
 احد انشیئا من الابرار کما مملکھہ علی
 الدنیا (مقرر ص ۱۰۷) اس سے شفاعت
 انبیاء علیہم السلام اور شفاعت مومنین کی نفی
 نہیں ہوئی، کیونکہ شفاعت اللہ تعالیٰ کے اذن
 سے ہوگی اور شفاعت کا اذن تمہیک نہیں ہے
 موضح قرآن د شہید کا بیان میں۔
 برابر کیا فصاحت میں۔

سُورَةُ الْفَخَارِ مِیْلَاتِ تَوْحِيدِ

بسم لا تملک نفس لنفس شیئا والا احسن یومئذ لا نفس شفاعت تمہارے۔

یہ مشکوٰۃ ہے اور اس سے پہلے کہ اس کا
مستحق ہے کفار و مشرکین و مشرک و کافر و کافر و کافر
کے نکاح و اہل الک کے لئے کی جیلے ہونے کے
خبر سے پہلے ہی ہو گا اور اس کی طبیعت

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

التَّحِيَّةُ الْقَائِلَةُ إِنَّ عَلَى النَّفْسِ لِنَاصِبًا مُخَافَةً
فَلْيَسْكُنْ الْإِنْسَانُ مَعَهُ خَوْفٌ وَخُلُقٌ مِنْ تَوَادُّهِ

[illegible][illegible]

۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲

[illegible]

فتح الرحمن ولین تاوان بیرون آید ۱۳- قدس و لیلین دله در ورور چرک متفق شد ۱۴-

فہم اے بعدو! یہ دعویٰ تو جید کا دوسرا حصہ ہے یعنی عالم الغیب اور سب کو جاننے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں۔ ونیسرک لیسرہ
 یہ دوسرا حصہ ہے پر اللہ تعالیٰ ہی ہے یعنی جب دوسرا دعویٰ بیان کر سگے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے لئے رحمت
 کی راہ آسان فرما جائے جس طرح پہلا دعویٰ دوسرے دعویٰ کے لئے منزلہ سبب ہے یعنی جو سب کو جاننے والا اور متصرف و حکم ساز موجد
 عالم الغیب ہوتا ہے اسی کو جاننا ہی چاہئے۔ اسی طرح پہلا عالم الغیبی دوسرے عالم الغیب کے لئے منزلہ سبب ہے۔ کیونکہ جو رحمان کی جاہلیت و خلویت جنت

۱۔ توحید کے معنی یہ ہیں کہ اللہ ہی ہے جس نے ہمارے وجود کو پیدا کیا ہے۔ وہی ہے جس نے ہمارے لئے کھانا، پانی، لباس، مکان، اور ہر چیز کی ضرورتیں مقرر کی ہیں۔ وہی ہے جس نے ہمارے لئے ہر چیز کی تدبیر فرمائی ہے۔ وہی ہے جس نے ہمارے لئے ہر چیز کی تدبیر فرمائی ہے۔ وہی ہے جس نے ہمارے لئے ہر چیز کی تدبیر فرمائی ہے۔

مجلس شورای اسلامی
تاریخ تصویب: ۱۳۸۵/۰۲/۰۴

موضع قرآن کا سبب یہ ہے کہ اب بڑی بڑی
 سورتیں جس میں بے حد حساب لکھجئے
 حضرت جبریل علیہ السلام کے واسطے سے اتنے
 حساب پیغمبر علیہ السلام کے خیال میں گذر کر
 ان پر خدا مومن ان فنون کو اور ان کے متون کو
 بدوں لکھے ہو کر یاد رکھوں گا ایسا نہ ہو کہ
 جانوں اور رسالت میں نقص واقع ہو۔ اللہ
 سے ان کی تسلی خاطر کے واسطے یہ سورتیں
 قریش شری دی کہ تو سمجھ لے گا انڈیا ذکر
 خدا پر آب پیری اُستادی کرے گا، تفسیر
 سے لکھا۔ فقہ یعنی اقل قدر لیکن ہر کسی
 مواقع دنیا میں لایا، فقہ یعنی خشک اور
 فقہ یعنی تو زمان سے نہڑے گا۔ فقہ
 تفسیر میں کیا جاوے ایسی صورت سے کہ
 پکارا اور صحابی جو کمال اور فہم میں
 اور جو کچھ تیری استعداد میں ہے کہ وہ

225

11740

11.11

سَوَّاهُ لَكُمْ مَكِينًا وَمِمَّا تَشْتَرُونَ مُبْتَغًى لَكُمْ وَوَاجِدٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 شروع کرتے ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝ الَّذِي خَلَقَ قَسْوَى ۝

لَّذِي قَدَّمَ قَبْلِي ۖ وَالَّذِي خَرَجَ الْمَرْغَى ۖ

فَعَلَّامٌ غُثَاثِ أَحْوَى سَكَّرُوكَ فَلَا تَنْسَى ۝ لَا إِلَهَ إِلَّا

شَاءَ اللَّهُ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَى وَيَبْتَئِيكَ

لَيْسَ فِي هَذِهِ نِزَانُ نَفْعَتِ الدَّارِ سِيدِ نَزْدِ

من جنس کویچند بار از کسی (از بی کسی) بیگانه
 این کلام را بگویند که من از کسی (از بی کسی) بیگانه
 این کلام را بگویند که من از کسی (از بی کسی) بیگانه

وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ جَنَّةً كَرِيمًا ۝

الحَيَاة الدُّنْيَا ۝ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّأُولِي الْأَبْصَارِ ۝ إِنَّ

۱۴۴۵ هجری قمری

یہاں آسان ہو جائے گا۔ ٹیڈ نے جو ایک کیرئیرسٹک س کی روٹ کو آزمائیں ہمیں ہمیشہ سچے خواب میں گرفتار ہے۔ یہاں تک کہ موت کی آواز دے کر کے کا اور موت نہیں آتی۔ اس زندگی حقیقت میں زندگی نہیں ہے، یہ فائدہ ہے (فتح العزیز سے کہنا۔)

فَسَجِّدْ لِلرَّحْمَنِ تَعَدُّتْ رَاہِیْدِیْتِ تَعْدِیْمِ فَرِیَوْدِ ۱۶۔ ہر مہرسم گوید فریادش گرا دیند آیت اذلا سارگہ آخفت ممل اللہ علیہ وسلم
نوحی ازشتی است واللہ اعلم۔ سے خاندناری کا لفظ است اور قاعدہ تکخلف سے ابیہ لفظ شوہر کے لئے نوحہ بانہا ہے اور یہی شوہر تھا
اس کے مشابہہ جتنے کے کے خاندن لفظ کا اطلاق الترتیبی میں دیکھا واللہ اعلم بالصواب

حضورِ وجودِ فیہودش۔ یہ ثابت ہو رہا ہے۔ قزاق میر کا یہ کہنا تو ہے کہ جہاں کو تو یہ کہنا کہ اگر آگ کا جس کے ساتھ جلتا ہے تو اگر کسی جگہ پہاں لگا کر وجود سے بے محالہ الوجود یعنی کوئی چیز مراد ہے، تو یہی قیامت کے دن خوش و خرم ہوں گے۔ دنیا میں انہوں نے جو کام کئے ہیں ان کے لئے اب ہر خواب اور انکارِ حسیں جزاؤں کے کچھ بہت خوش ہوں گے۔ قابضانِ باغوں میں رہیں گے اور ان کی کئی لغزانیوں پر دولت نہیں رہے گی۔ باغوں میں ہر قسم کے باغی شہزادوں کے لئے ہوں گے۔ یہاں پر سو کر کے جہنم کے لئے تھے۔ ان کے لئے

| المستوى | المادة | الوقت |
|---------|--------|-------|
|---------|--------|-------|

هَذَا إِلَى الْخَطِّ الْأَوَّلِيِّ ⑭ خُصِّصَ ابْنُ رُفَيْمٍ وَمُوسَى ⑮

کے لیے جو چاہے وہاں سے موصول ہونے والی خبریں کے
وزیراعظم نے ایک تقریب پر دور رسانہ اور ان کے
سیکرٹریٹ میں دیکھی اور ان کے بارے میں
سب سے زیادہ غور کیا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شہداء: انہی کے پاس سے جو عید پرانے زمانے کے

هل أنتك حديث الغاشية ۞ وجوه يومئذ

وہی ہے جو کہ اس کے لئے ہے۔

۱) عاقلانہ و اجماعیہ ۲) نقلی و اناطیہ ۳) احادیث

تَسْمِعُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا حِكْمَةٌ ۝

فول علیہ ایک چمک چمک کر رہا تھا۔

عَلَيْكُمْ لَا تَقُولُوا وَلَا يَفِي مِنْكُمْ ۝ وَجَاءَ

۱۰۰

پس وہی قہر لازم ہے یہی کشتی ہے راجہ

عَالِيَهُ ۖ أَتُكْسَمُونَ فِيهَا لِأَعْمَةٍ ۖ فَمِذَا جَاءُوكُم بِهَا

جانب میں نہیں تھی۔

فِيهَا سِتْرٌ لِمَنْ رَفَعَهُ (١٤) وَأَسْفَلُهَا مِنْ تَوَنُّوعٍ (١٥)

وہی ہے جس نے ان کو اپنی طرف سے جو کچھ چاہا وہی دیا اور ان کو جو کچھ چاہا وہی لے لیا۔

وہابیوں کے اصولوں پر (۱۵) درج ذیل مکتوبہ (۱۶) کے

| | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|-----|
| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 | 8 | 9 | 10 | 11 | 12 | 13 | 14 | 15 | 16 | 17 | 18 | 19 | 20 | 21 | 22 | 23 | 24 | 25 | 26 | 27 | 28 | 29 | 30 | 31 | 32 | 33 | 34 | 35 | 36 | 37 | 38 | 39 | 40 | 41 | 42 | 43 | 44 | 45 | 46 | 47 | 48 | 49 | 50 | 51 | 52 | 53 | 54 | 55 | 56 | 57 | 58 | 59 | 60 | 61 | 62 | 63 | 64 | 65 | 66 | 67 | 68 | 69 | 70 | 71 | 72 | 73 | 74 | 75 | 76 | 77 | 78 | 79 | 80 | 81 | 82 | 83 | 84 | 85 | 86 | 87 | 88 | 89 | 90 | 91 | 92 | 93 | 94 | 95 | 96 | 97 | 98 | 99 | 100 |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|----|-----|

منزل

[illegible]

موضع قرآن کے لئے فرمایا کرتے ہیں دنیا میں کچھ قبل چسپہ پڑتی ————— ۔ - - - - - شاہ جہاں اللہ تعالیٰ صاحب رحمہ

فتح الرحمن خداوندی و تفریع عالمی ہاں غار و راستہ۔۔

فہم لغت ہے یہ تعریف دنیوی کا پہلا نمونہ ہے برائے تہذیب فی الدنیا۔ حاصل یہ ہے کہ دنیا کوئی چیز نہیں دنیا اس کے حق ہے نہ اس کا جگہ انوریت کی فکر کرو اور اللہ تعالیٰ سے مبارک و قوتوں میں اسے نکل کر ہول کے ماحول میں مانگو۔ قوم کا دعوہ دیکھو یہ کس قدر طاقتور قوم تھی دنیا میں کوئی ان کا ہمسر نہ تھا۔ لیکن انہوں نے مکر کی حیثیت سے ان کو نہیں سمجھا۔ اور ان کو دنیوی ساز و سامان اور کفر و فساد کے کسی کام نہ آیا۔ علی۔ ابراہیم۔ عاتق سے بدلے کے ابراہیم قبیلے کا نام ہے اور عاتق اس قوم کے تبار اصل کا نام ہے۔ (قرطبی) یا ابراہیم۔ عاتق کے باپ یا ابراہیم کا نام ہے۔ اس

[illegible]

اقتصاد العقدة، دین، حق کی خاطر تکلیفیں اور مشقیں برواشت کرنے سے کہنا ہے۔ جب مجھے اسے اس کو بہرمت بخارا کی ہے تو اس نے دین کی خاطر تکلیفیں اور مشقیں کیوں برواشت نہیں کیں؟ وہ مشکلی اور دشوار گزار تھیں مگر ان میں جڑ بٹھا کر ہے ہرکس سے سہولت کھائی گی۔ نہ کہ کسی کی طرف دینی جاتا ہے وہ فکرت کی بجائے اور سخت بلندی میں سے حاصل ہے کہ اس نے مال کے ماعین کہا ہے جائزہ صاحبزادوں خلی نہیں کیا۔ وعاد اذکما العقدة یعنی کہہا ہے اس مسئلہ کی عبادتوں کو دو معنی میں کہہ کر یہ تو کیا کہنا ہے فقہ کی کیا ہے کہ مجھ سے سن رہی ہے

١٣٤٥

لَهُ عَيْنَيْنِ ۖ وَلِسَانٌ وَشَفَتَيْنِ ۚ وَهُدًى الْخَيْرِ ۝

اسکودو پنچیس اود زبان اود دو جوت اود سکودو پنچیس اود

موتی دھوکے سے لٹائی ہوئی ہے اور تو کیا سمجھا گیا ہے وہ لٹائی ہوئی ہے

رقیبہ (۱۳) اور طعامی یوں (۱۴) مسعیہ (۱۵) پیہدا (۱۶)

مَقْرِبَةٍ ۝۱۵۱ اَوْ مُسْلِمِينَ اِذَا مَاتَ يَهُودِيٌّ ۝۱۵۲ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ
 رَازِقًا وَاَلًا يَوْمَ ۝۱۵۳ اَمَّا يَوْمَ فَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَوْمٍ مُّسْلِمًا وَاَلًا يَوْمَ ۝۱۵۴

أَمَلُوا تَوَاصُوا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصُوا بِالْمَرْحَمَةِ أُولَئِكَ

أَصْحَابُ الْيَمِينِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ

المُشْمَكُ عَلَيْهِمْ مَزَامِيرُ مَوْصَدَةٍ ١

سورة التين

continued

ترجمہ: اللہ ہم سے اور ہمارے لیے کثرت دے گا

وَأَسْمَى وَهَضْبَى ۝ وَالشَّجَرَةَ النَّبَاتِ ۝ وَالنَّارَ ۝

جلوس (۴) والمیل ذایعینہا (۵) واستمرو وابتدوا (۶)
 سکون میں کرے ۱۱۔ دانستہ کہ جب اسکو نہ کہہ کرے ۱۲۔ انسان کہ اس میں اسکو نہ کہہ کرے ۱۳۔

مَنْزِل

شہ نہو کا۔ شہ تعقب و گری کے لئے ہے
 یعنی ان مصارف میں خرچ کرے لیکن اس کے
 ساتھ ایمان شرط ہے مومن بھی ہوں اور دوسرے
 جن ہوں سے چھکے اور مصائب پر صبر کرنے کی
 وصیت بھی کریں اور لوگوں پر رحم بانی کیے اور
 ان کا ترس کھنکے کی تلقین کریں یا مطلب یہ ہے
 کہ لوگوں کو ایسے کاموں کی ترغیب دیں جو اللہ
 کی رحمت کا باعث اور موجب ہوں و نہ اوصاف
 بالجملة عباد اللہ او بسوجات بجملة
 اللہ (مترجم)

فہم اوشک و اشعار انخروی ہے۔ یہ سہل ہے
جس میں کو اعلیٰ نامے و ادیب ہاتھوں میں دے
جا بیٹھے اور ان کا مقام جنت ہے۔ والدین
کے دوا یہ تحفہ انخروی ہے جن کو گول نے ہاکی
آپتوں کا انکسار کیا وہ مشفقہ جس ان کے اعانت
ہائیں ہاتھوں میں دے جائے جیسے اور ان پر نگ
کو بند کر دیا جا بیٹھا ہوئے کے ستون کے دریا
آگ۔ جہی اس میں ان کو گول کوڑا یا انکا اور اوڑ
سے اس کو بند کر دیا جا بیٹھا۔ مطلب یہ ہے کہ کوڑی
کے دروازے اور نافذ بند کر دیے جا جائیں گے تاکہ

ابوابها وانما اغلقت لتشدید العذاب والعیاذ بالله تعالیٰ علیہم (روح ج ۳ ص ۱۰۱).

مذہب حق الٰہی، یعنی کفر اور ایمان یا دودھ کی پستان و امیر و مرغانہ مذہب یعنی بدوہ آواز کو ناپا کر خدا کو ضامن کروانا و امیر مذہب قبیحہ کا ایک حق

فَسَيَكُونُ أُولَئِكَ يَكْفُرُونَ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

سورة الضحیٰ

اولیٰ علیٰ الحمد شمسہ صرحت کے لغت میں ہم پر مایں مظهرن شمسہ ہوئی۔ اب اس سورت میں شمسہ صرحت صلی اللہ علیہ وسلم کو نشانی دہی گئی ہے۔

خلاصہ

والضحیٰ واللیل (۱) صلیٰ (۲) وسموہ بعضہ صرحت حضرت خلیفہ علیہ السلام کے لغت میں صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
انہم یومئذ یستعجبون (۳) انہم یومئذ یستعجبون (۴) صلی اللہ علیہ وسلم کے لغت میں انہم یومئذ یستعجبون (۵) ہے۔

گھٹے والی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہے کہ کسی شخصیت سے چند دن پہلے صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آئے تو مسکین نے کہا شروع کر دینا
اور صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا اس سے داخل ہو گیا ہے اور اس نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ اس پر یہ شمسہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مسکین
کی طرف سے کہو اب دیکھو اور شمسہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نشانی دہی گئی کہ اللہ تعالیٰ نہ آپ سے ناراض ہو گیا ہے اور نہ اس سے کہ کوئی
تکلیف ہے۔ غرض کہ اس کو نشانی دہی گئی کہ اللہ تعالیٰ نہ آپ سے ناراض ہو گیا ہے اور نہ اس سے کہ کوئی

تکلیف ہے۔ غرض کہ اس کو نشانی دہی گئی کہ اللہ تعالیٰ نہ آپ سے ناراض ہو گیا ہے اور نہ اس سے کہ کوئی
تکلیف ہے۔ غرض کہ اس کو نشانی دہی گئی کہ اللہ تعالیٰ نہ آپ سے ناراض ہو گیا ہے اور نہ اس سے کہ کوئی
تکلیف ہے۔ غرض کہ اس کو نشانی دہی گئی کہ اللہ تعالیٰ نہ آپ سے ناراض ہو گیا ہے اور نہ اس سے کہ کوئی
تکلیف ہے۔ غرض کہ اس کو نشانی دہی گئی کہ اللہ تعالیٰ نہ آپ سے ناراض ہو گیا ہے اور نہ اس سے کہ کوئی

گھٹے والی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہے کہ کسی شخصیت سے چند دن پہلے صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آئے تو مسکین نے کہا شروع کر دینا
اور صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا اس سے داخل ہو گیا ہے اور اس نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ اس پر یہ شمسہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مسکین
کی طرف سے کہو اب دیکھو اور شمسہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نشانی دہی گئی کہ اللہ تعالیٰ نہ آپ سے ناراض ہو گیا ہے اور نہ اس سے کہ کوئی
تکلیف ہے۔ غرض کہ اس کو نشانی دہی گئی کہ اللہ تعالیٰ نہ آپ سے ناراض ہو گیا ہے اور نہ اس سے کہ کوئی

گھٹے والی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہے کہ کسی شخصیت سے چند دن پہلے صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آئے تو مسکین نے کہا شروع کر دینا
اور صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا اس سے داخل ہو گیا ہے اور اس نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ اس پر یہ شمسہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مسکین
کی طرف سے کہو اب دیکھو اور شمسہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نشانی دہی گئی کہ اللہ تعالیٰ نہ آپ سے ناراض ہو گیا ہے اور نہ اس سے کہ کوئی
تکلیف ہے۔ غرض کہ اس کو نشانی دہی گئی کہ اللہ تعالیٰ نہ آپ سے ناراض ہو گیا ہے اور نہ اس سے کہ کوئی

گھٹے والی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہے کہ کسی شخصیت سے چند دن پہلے صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آئے تو مسکین نے کہا شروع کر دینا
اور صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا اس سے داخل ہو گیا ہے اور اس نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ اس پر یہ شمسہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مسکین
کی طرف سے کہو اب دیکھو اور شمسہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نشانی دہی گئی کہ اللہ تعالیٰ نہ آپ سے ناراض ہو گیا ہے اور نہ اس سے کہ کوئی
تکلیف ہے۔ غرض کہ اس کو نشانی دہی گئی کہ اللہ تعالیٰ نہ آپ سے ناراض ہو گیا ہے اور نہ اس سے کہ کوئی

گھٹے والی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہے کہ کسی شخصیت سے چند دن پہلے صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آئے تو مسکین نے کہا شروع کر دینا
اور صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا اس سے داخل ہو گیا ہے اور اس نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ اس پر یہ شمسہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مسکین
کی طرف سے کہو اب دیکھو اور شمسہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نشانی دہی گئی کہ اللہ تعالیٰ نہ آپ سے ناراض ہو گیا ہے اور نہ اس سے کہ کوئی
تکلیف ہے۔ غرض کہ اس کو نشانی دہی گئی کہ اللہ تعالیٰ نہ آپ سے ناراض ہو گیا ہے اور نہ اس سے کہ کوئی

میر آپ کے دل کو ملینا اور ایمان و یقین دلانے سے پرہیز کرنا۔ ٹائیدر۔ خدق سر دخلہ من بعدہ کہ دستور صمدیہ (الاسلامیہ) کے بعد
 کلمہ وضعتہ و ذہبتہ کلمہ فکرہ اور معاصی کا بوجھ مارو ہے یعنی ہم نے کلمہ و ترک اور دیگر معاصی کا بوجھ ہٹا دیا اور دل کو اپنے قریب
 تک نہیں لائے بلکہ اپنے دل سے باطن صغیرہ و کلمہ السنہ ہی انقضی ظہر لہ معاشی یعنی مستقبلی چیز یعنی آپ کو ایسے تمام کاموں سے بڑھا
 رکھا کہ مگر ہم سے یکے بھی آپ کے دنیا کو کلمہ و معاصی ہو جائے تو آپ کی تر ترو دینہ سطر واقع میں آیا نہیں ہوا اور ہم نے آپ سے ایسا کرنے کی گستاخ
 صادر نہیں کی بلکہ دنیا اور دین سے تفریق میں میرا اگر ارشاد ہے عفا جہ عنک لرا ذمت لہما رتو (لو کہ) یا عفو ما کان لہی ان یکون
 لہ مہر ہی مدنی یخفی فی الامر من الہ (افعال ۹)

کلمہ در معنا۔ جو و مرزا اعلم ہے۔ ہر کلمہ آپ کا پوری ہال کر دیا۔ آپ پر قرون ہزار فرمایا۔ قیامت تک ستمان سے ہر کلمہ بڑھاتے رہیں گے اور
 آپ کو قریب لانا ہے گا یہ مطلب یہ ہے کہ زمین سے اپنے ہم کے ساتھ قریب نام کو بھی اوستی کر دیا ہے مثلاً اذن و کلامت میں قہر میں غلطیات
 میں عس۔ ابن عباس قال۔ یقول لہ لا زکرت الا کرم علی فی الاذاعہ و المظاہرۃ و المنہج و عدم الجمعۃ علی العالی و قیوم المظہر و
 یوم الاحق و ایام المقتدر جو دو سو مہر خدقہ و قہر لہما رتو علی الصفا و الشرف و فی حقیقتہ شکاک و فی مناسبتی الامر من و معاصر ہما
 (قریبی ۱۰ ص ۶۰)

شہد خاں مح العس کا ذکر کرتے ہیں کہ یہ مسلمان محتاج ہیں اس لئے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں خیال گذر آ کہ شاید قرآن میں درج ہے ایسی
 نہیں لائے تو فرمایا اور کلمہ اور کلمہ لے آپ پر کس قدر العبادت لیا کرتے ہیں۔ وہ طہر و پاکیزہ اور قرآن کے کلمہ کہ ہر طہر کے بعد سانی۔ وہ
 کلمہ کے بعد قرآن آتی ہے۔ تاویل و تفسیر و تفسیر الی ما منعبہ ازواجہ و منعبہ الی (قرآن ۱۰ ص ۶۰)
 قہر خاں افرخت۔ نعمت خدا کو توجہ کی رحمت وہ ہے اس سے فراغت ملے گو اشراف عالم کی عبادت میں ایک عالم اسی اذ فرغت من دعوی
 الخلق فاجتہد فی عبادۃ الہ۔ (مرکب) مطلب یہ ہے کہ اپنے ضروری کاموں سے فارغ ہو کر اشرقی عبادت میں کوشش کرو۔ جس بھلائی
 درخت من اسرار دینا ماضی فی سبانتا سرک و صلح و صلح حاصل ہو جائے کہ جتنے تمام اوقات کو تعلیم و رحمت، ایمان اور عبادت میں صرف
 رکھو۔

کلمہ ۱۰ الی سرک اور اپنے تمام اعمال میں صرف اللہ کی طرف رجوع کرو اور اس کے سوا کسی کی طرف توجہ نہ کرو۔ جھل سر جہت الی اللہ
 تعالیٰ فاجتہد احسنک لانی علی طہر صلا (خاں ۱۰)

سُورَةُ الزَّلْزَلَةِ
 اور مسند قرطبہ جو کربلا میں کے برابر ہو جا میں گئے تھے۔ اور حضرت اس میں نقل کیا کہ جو جمع ہے یعنی جو ہجر اور موت میں، لغو نہیں کیے وقت میں اپنے اندر سے کہے تمام ضروریات کو باہر نکال کر لے کر اور وہ سب بند ہو کر زمین کی طرف چلے گئے تھے۔ وقال الانفس امدن انما الحیث وجب سے کہہ زمین کو کیا ہو گیا ہے وہ اس قدر گریں لگے کہ گاریں سے پاؤں کا تعلق باقی ہے۔ چنانچہ یومئذ تحدث السباہا قیامت کے دن زمین ساری گاہیں

میں اور آپ کی روحانی اولاد قیامت تک دنیا میں موجود رہی نیز آپ یہ مسئلہ بیان کر چکے تو اللہ تعالیٰ آپ کے دشمنوں کو تباہ کر دے گا۔

سورة الكافرون

الكثيرون في العصر

1290

عقود

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۖ

ہم نے جو کچھ دیکھا وہی دیکھا گیا تھا

سَوَ الْكُفْرُ وَكَانَتْ رُتَبُهُ اِمَّا فِيهِمْ اَرْكَعُوا وَاجْتَدُوا

سورہ کافرون کے متعلق مابذیل جملے اس کی چھ آیتیں اور ایک دگر ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خروج اہل اسلام کے لیے چاروں طرف سے

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ① لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ②

تو کہہ دے کہ مگر میں نہیں پوجتا میں کو تم پوجتے ہو

لا اله الا الله محمد رسول الله

ولا اثم على من اصابها

[illegible]

مَا عِندَ تَعْمُ وَلَا أَنْتُمْ عِندَ وَنَ مَا عِندَ

اسکا ہونے پر ہوا اور نہ کہ جو اسے اسکا ہونے میں مدد دی

لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝

مکتبہ انجیلی دہلی اور محلہ کو پری پرائمری

سَيُؤْتِيهِمْ مِنْ فَضْلِهِ زَكَوٰةً ۚ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا فَٰسِقِيْنَ ۚ

د. محمد صالح المنجد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَأَمَّا الْفُلُ فَأَنزَلْنَاهُ ذِكْرًا لِّعِبَادِنَا

رد جاء لظفر لله والعدم ٥ ورايت الباس

ہر شخص کے لئے اللہ کی اور زمین اور آسمان کے

يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ۚ فَسَاءَ مَقَامُ

وَمَا يَكْفُرُ لَكُمْ وَيُنَادِيَكُمْ لِمِ الْآيَاتِ ۚ وَمَلَكًا يُمْسِكُ عَلَيْكُمْ الصُّورَ وَأَنذَرُكُمْ نَارًا

مفتی

وگزارنا میں کبھی ایسا ہوا ہے کہ میں نے تمہارے باطن معبودوں کی عبادت کی ہے اور میں نے ان معبودوں کی عبادت جو دیگر عہدہ نمائے واحد کی عبادت کا
۱۱۷ لکھ دینا کہ یہ مسلمانوں کا اعلان ہے اگر تم نہیں مانتے ہو تو تم اپنے دین شرک پر چلے رہو اور میں اپنے دین توحید پر چلتا ہوں۔ نبوت
 علیہ و آلہ و سلم میں اور تم اپنا ایسا انعام دیکھ لو گئے۔

موضع قرآن : انہیں کہتے ہیں جس شخص کے پیشانیوں پر لکھی گئی ہو اس کا نام ہے۔ کون نام لکھا گیا ہو اس کا نام اور وہ جس سے قیامت تک اس کا ذکر ہو گا کوئی نہیں مانتا۔ قرآن میں قرآن نے ہر نام لکھا ہے اب سمجھنا کیا نام لکھا گیا ہو گا۔ مشہور قول ہے کہ ہر سورہ صوفیوں سے پر ہے یہ ہے کہ انہیں گویا جہنم میں جاتی ہے۔ کسی کے کوسوں اور کوفوں کے درمیان کسی کی طرف سے لکھ لیا گیا ہے جس پر وہ مکتوب کے درمیان میں لکھا گیا ہے۔ اس میں ہر نام لکھا گیا ہے کہ جس کی طرف سے قرآن لکھا گیا ہے۔

کے الذی یوسوس بہ ما قبل کی تفصیل ہے وہ شیطان جو لوگوں کے دلوں میں دوسرے اور برے خیالات ڈالتا ہے من الجنة والمن اس میں الذی یوسوس کا بیان ہے (روح) دوسرے ڈالتے والا خواہ میں جو خواہ انسان۔ جن چھ کر دوسرے ڈالتا ہے اور انسانی شیطان طایرہ سامنے مگر میں ہوں اور توحید کے ہائے میں لوگوں کے دلوں میں شکر و شہادت پیدا کرتا ہے۔

موضع مترآن

دل یعنی راست کا اندھرا یا چاند کا گہن اور اس میں انگلیں سب تاریکیاں ظاہر و باطن کی اور شکر و ستی برکت کی گواہی دے جاتی ہیں وگرت اس وقت ان کی ترک گناہ مانی ہے کہ شیطان گناہ پر شکر اور آپ نظر نہ لے۔ دفعہ حدیث میں فرمایا ہے کہ ان سورتوں کے برابر کوئی دعا نہیں ہے پناہ کے واسطے بعضے متقی کے گناہ ہے کہ قرآن کے آداب دین باور آخر میں اس کے حرف میں آئی ہے کہ تمہارا سب پر اشارہ ہے کہ قرآن میری دلوں جہان کے واسطے بس ہے۔ ارشاد چاند کا نور

واخره عوانا ان الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین .

آئی تاریخ ۲۶ شعبان ۱۳۳۷ھ مطابق ۶ اکتوبر ۱۹۱۸ء بروز جمعہ وقت ۲۵-۲۶ صبح سورۃ انسان کی تفسیر ختم ہوئی اور اس سے تفسیر جوامع القرآن مکمل ہوئی۔ والہم مد علی ذلک والتمذوا فتمت وصورتہ و ملازم علی بنی الرحمۃ۔

کلمت مسافت کعبۃ الایمال
حمد العن قد من بالاکمال

سبحان تعالیٰ عنہ
وہی والدیر ومن علمہ وتعلمہ

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ وَهُوَ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ الْكَرِیْمِ وَارْحَمَهُ
سورة فرقان صریحاً نازل ہوئی اس کی پانچ آیتیں اور ایک دوکان ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
شروع اشر کے نام سے جو رحیم و رحیم ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ
تو کہہ دے میں پناہ میں آتا ہوں کہ وہ کچھ کہ جس نے پیدا کیا

مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثِ
جس سے اوجھلے گی شکر جب سوت آئے دل اور جس سے جو لوگوں کے کھڑکے

فِی الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ
جس جھگڑا دل اور جس سے جو چاہے کہ وہ دل کو دکھ دے

سُوْرَةُ الْاَنْبِیَاءِ وَهُوَ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ الْكَرِیْمِ وَارْحَمَهُ
سورة انبیاء صریحاً نازل ہوئی اس کی چھ آیتیں اور ایک دوکان ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
شروع اشر کے نام سے جو رحیم و رحیم ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ
تو کہہ دے میں پناہ میں آتا ہوں کہ وہ کچھ کہ لوگوں کے بادشاہ کہ لوگوں کے

النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ
میرا کہ جس سے اچھی جھگڑا دل اور جس سے جو لوگوں کے

یُوسِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنْ اِخْتِلَافِ النَّاسِ
انہوں کو دکھ دے لوگوں کے دل میں جہاں میں اور انہوں میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
شروع اشر کے نام سے جو رحیم و رحیم ہے

| صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون |
|------|--------------------------------------------------------|------|----------------------------------------|------|-------------|
| ۱۰۶۰ | سورہ زمر میں آیات توبہ | ۱۰۶۱ | سورہ النہجہ | ۹۱۹ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۶۱ | سورہ نوک | ۹۲۰ | تاریخ الکشف تبیین ترجمہ | ۹۲۱ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۶۲ | ربط و خلاصہ، اللہ کے سوا ساری باتیں کسی کو نہ | ۹۲۲ | حضرت علیؓ پر اللہ کے بعد ان فزت | ۹۲۲ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۶۳ | ربط و خلاصہ | ۹۲۳ | یہ کہانی بھی نبوت میں ہے۔ | ۹۲۳ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۶۴ | توبہ کے مختلف مقامات | ۹۲۴ | کلمہ موت ایم نہیں ہے، یہ کسی ایک فرشتے | ۹۲۴ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۶۵ | وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ مِثْلَهُ مِنْهُنَّ فَإِنْ فَخَرْتَ | ۹۲۵ | کام میں نہیں | ۹۲۵ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۶۶ | توبہ میں آیات توبہ | ۹۲۶ | سورہ بقرہ کی خصوصیات | ۹۲۶ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۶۷ | سورہ النہجہ | ۹۲۷ | سورہ الزہرا | ۹۲۷ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۶۸ | سورہ نوک کا دوسرا حصہ | ۹۲۸ | ربط و خلاصہ | ۹۲۸ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۶۹ | ربط و خلاصہ | ۹۲۹ | ربط و خلاصہ | ۹۲۹ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۷۰ | ربط و خلاصہ | ۹۳۰ | ربط و خلاصہ | ۹۳۰ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۷۱ | ربط و خلاصہ | ۹۳۱ | ربط و خلاصہ | ۹۳۱ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۷۲ | ربط و خلاصہ | ۹۳۲ | ربط و خلاصہ | ۹۳۲ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۷۳ | ربط و خلاصہ | ۹۳۳ | ربط و خلاصہ | ۹۳۳ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۷۴ | ربط و خلاصہ | ۹۳۴ | ربط و خلاصہ | ۹۳۴ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۷۵ | ربط و خلاصہ | ۹۳۵ | ربط و خلاصہ | ۹۳۵ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۷۶ | ربط و خلاصہ | ۹۳۶ | ربط و خلاصہ | ۹۳۶ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۷۷ | ربط و خلاصہ | ۹۳۷ | ربط و خلاصہ | ۹۳۷ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۷۸ | ربط و خلاصہ | ۹۳۸ | ربط و خلاصہ | ۹۳۸ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۷۹ | ربط و خلاصہ | ۹۳۹ | ربط و خلاصہ | ۹۳۹ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۸۰ | ربط و خلاصہ | ۹۴۰ | ربط و خلاصہ | ۹۴۰ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۸۱ | ربط و خلاصہ | ۹۴۱ | ربط و خلاصہ | ۹۴۱ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۸۲ | ربط و خلاصہ | ۹۴۲ | ربط و خلاصہ | ۹۴۲ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۸۳ | ربط و خلاصہ | ۹۴۳ | ربط و خلاصہ | ۹۴۳ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۸۴ | ربط و خلاصہ | ۹۴۴ | ربط و خلاصہ | ۹۴۴ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۸۵ | ربط و خلاصہ | ۹۴۵ | ربط و خلاصہ | ۹۴۵ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۸۶ | ربط و خلاصہ | ۹۴۶ | ربط و خلاصہ | ۹۴۶ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۸۷ | ربط و خلاصہ | ۹۴۷ | ربط و خلاصہ | ۹۴۷ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۸۸ | ربط و خلاصہ | ۹۴۸ | ربط و خلاصہ | ۹۴۸ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۸۹ | ربط و خلاصہ | ۹۴۹ | ربط و خلاصہ | ۹۴۹ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۹۰ | ربط و خلاصہ | ۹۵۰ | ربط و خلاصہ | ۹۵۰ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۹۱ | ربط و خلاصہ | ۹۵۱ | ربط و خلاصہ | ۹۵۱ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۹۲ | ربط و خلاصہ | ۹۵۲ | ربط و خلاصہ | ۹۵۲ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۹۳ | ربط و خلاصہ | ۹۵۳ | ربط و خلاصہ | ۹۵۳ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۹۴ | ربط و خلاصہ | ۹۵۴ | ربط و خلاصہ | ۹۵۴ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۹۵ | ربط و خلاصہ | ۹۵۵ | ربط و خلاصہ | ۹۵۵ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۹۶ | ربط و خلاصہ | ۹۵۶ | ربط و خلاصہ | ۹۵۶ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۹۷ | ربط و خلاصہ | ۹۵۷ | ربط و خلاصہ | ۹۵۷ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۹۸ | ربط و خلاصہ | ۹۵۸ | ربط و خلاصہ | ۹۵۸ | ربط و خلاصہ |
| ۱۰۹۹ | ربط و خلاصہ | ۹۵۹ | ربط و خلاصہ | ۹۵۹ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۰۰ | ربط و خلاصہ | ۹۶۰ | ربط و خلاصہ | ۹۶۰ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۰۱ | ربط و خلاصہ | ۹۶۱ | ربط و خلاصہ | ۹۶۱ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۰۲ | ربط و خلاصہ | ۹۶۲ | ربط و خلاصہ | ۹۶۲ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۰۳ | ربط و خلاصہ | ۹۶۳ | ربط و خلاصہ | ۹۶۳ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۰۴ | ربط و خلاصہ | ۹۶۴ | ربط و خلاصہ | ۹۶۴ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۰۵ | ربط و خلاصہ | ۹۶۵ | ربط و خلاصہ | ۹۶۵ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۰۶ | ربط و خلاصہ | ۹۶۶ | ربط و خلاصہ | ۹۶۶ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۰۷ | ربط و خلاصہ | ۹۶۷ | ربط و خلاصہ | ۹۶۷ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۰۸ | ربط و خلاصہ | ۹۶۸ | ربط و خلاصہ | ۹۶۸ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۰۹ | ربط و خلاصہ | ۹۶۹ | ربط و خلاصہ | ۹۶۹ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۱۰ | ربط و خلاصہ | ۹۷۰ | ربط و خلاصہ | ۹۷۰ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۱۱ | ربط و خلاصہ | ۹۷۱ | ربط و خلاصہ | ۹۷۱ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۱۲ | ربط و خلاصہ | ۹۷۲ | ربط و خلاصہ | ۹۷۲ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۱۳ | ربط و خلاصہ | ۹۷۳ | ربط و خلاصہ | ۹۷۳ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۱۴ | ربط و خلاصہ | ۹۷۴ | ربط و خلاصہ | ۹۷۴ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۱۵ | ربط و خلاصہ | ۹۷۵ | ربط و خلاصہ | ۹۷۵ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۱۶ | ربط و خلاصہ | ۹۷۶ | ربط و خلاصہ | ۹۷۶ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۱۷ | ربط و خلاصہ | ۹۷۷ | ربط و خلاصہ | ۹۷۷ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۱۸ | ربط و خلاصہ | ۹۷۸ | ربط و خلاصہ | ۹۷۸ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۱۹ | ربط و خلاصہ | ۹۷۹ | ربط و خلاصہ | ۹۷۹ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۲۰ | ربط و خلاصہ | ۹۸۰ | ربط و خلاصہ | ۹۸۰ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۲۱ | ربط و خلاصہ | ۹۸۱ | ربط و خلاصہ | ۹۸۱ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۲۲ | ربط و خلاصہ | ۹۸۲ | ربط و خلاصہ | ۹۸۲ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۲۳ | ربط و خلاصہ | ۹۸۳ | ربط و خلاصہ | ۹۸۳ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۲۴ | ربط و خلاصہ | ۹۸۴ | ربط و خلاصہ | ۹۸۴ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۲۵ | ربط و خلاصہ | ۹۸۵ | ربط و خلاصہ | ۹۸۵ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۲۶ | ربط و خلاصہ | ۹۸۶ | ربط و خلاصہ | ۹۸۶ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۲۷ | ربط و خلاصہ | ۹۸۷ | ربط و خلاصہ | ۹۸۷ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۲۸ | ربط و خلاصہ | ۹۸۸ | ربط و خلاصہ | ۹۸۸ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۲۹ | ربط و خلاصہ | ۹۸۹ | ربط و خلاصہ | ۹۸۹ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۳۰ | ربط و خلاصہ | ۹۹۰ | ربط و خلاصہ | ۹۹۰ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۳۱ | ربط و خلاصہ | ۹۹۱ | ربط و خلاصہ | ۹۹۱ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۳۲ | ربط و خلاصہ | ۹۹۲ | ربط و خلاصہ | ۹۹۲ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۳۳ | ربط و خلاصہ | ۹۹۳ | ربط و خلاصہ | ۹۹۳ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۳۴ | ربط و خلاصہ | ۹۹۴ | ربط و خلاصہ | ۹۹۴ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۳۵ | ربط و خلاصہ | ۹۹۵ | ربط و خلاصہ | ۹۹۵ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۳۶ | ربط و خلاصہ | ۹۹۶ | ربط و خلاصہ | ۹۹۶ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۳۷ | ربط و خلاصہ | ۹۹۷ | ربط و خلاصہ | ۹۹۷ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۳۸ | ربط و خلاصہ | ۹۹۸ | ربط و خلاصہ | ۹۹۸ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۳۹ | ربط و خلاصہ | ۹۹۹ | ربط و خلاصہ | ۹۹۹ | ربط و خلاصہ |
| ۱۱۴۰ | ربط و خلاصہ | ۱۰۰۰ | ربط و خلاصہ | ۱۰۰۰ | ربط و خلاصہ |

مقدمہ تفسیر جواهر القرآن

از افادات

رئیس المفسرین حضرت مولانا حسین علی رحمانی

ترتیب

شیخ القرآن مولانا غلام احمد خاں صاحب

نظروں میں دستوریت جدید

سید ابوالاحمد سجاد بخاری



حصہ اول _____ در بیان اصطلاحات

اصطلاح (۱) دعوی یا موضوع سورت

[illegible]

اصطلاح (۲)، دلیل

دلیل سے جان کر دیتے ہیں یہی ہے جوئی ثابت کیا جاتا ہے۔ قرآن میں رسولِ نبوت کی خدمت کے خلاف بیان کئے جانے والی، دلیل منکر کی گئی ہے، اور دلیل

منکر میں قرآن انصاف، دلیل عقل اور دلیل وحی۔

[illegible][illegible][illegible]

وہیں نقلی

[illegible][illegible]

تعمید شد، اے خدیو چوتھے کیس تو قرآن مجید میں مذکور باد طراز ہے۔ لہٰذا جو مذکور ہو رہا ہے کہ یہ کس حصار کے سر تکبیرت سے آئینہ زوں میں ہے۔

[illegible][illegible]

فائدہ (۱) : شائقِ نزول

یہ ایک عظیم خدمت ہے کہ ان کے لئے ایک ایسی جگہ کی تلاش کی جائے جہاں ان کو سہولت ہو کہ وہ اپنی تعلیم اور تحقیق میں مصروف رہ سکیں۔ ان کے لئے ایک ایسی جگہ کی تلاش کی جائے جہاں ان کو سہولت ہو کہ وہ اپنی تعلیم اور تحقیق میں مصروف رہ سکیں۔ ان کے لئے ایک ایسی جگہ کی تلاش کی جائے جہاں ان کو سہولت ہو کہ وہ اپنی تعلیم اور تحقیق میں مصروف رہ سکیں۔

فائزہ (۱۱) تعبیر میں

بعض متعلمین از اہل علم و کرامت و بعضی مشائخ و بزرگان دین و بعضی
 علم و ادب از آن علمای کرامت و بعضی از اہل علم و کرامت و بعضی
 مشائخ و بزرگان دین و بعضی مشائخ و بزرگان دین و بعضی

[illegible]

اس کے معنی یہ ہے کہ زمین کی پیداوار اور ان کا سمجھنا، سنانا اور کی پرورش کے بعد ہوا ہے۔

[illegible]

قائمة (١٢) قانون حمير

عالمی سطح پر کھلبلیا کیپ کا نام کسی ایک شخص میں لگا کر صرف تو اس کو کم کمال شخص سے ہی قبول سمجھ لیا بلکہ فریقین میں جب کوئی پر حق اور دلیل رکھ جاتی ہے اور اس کی کسی بھی قسم جرم تو اس دلیل کے نام پر اہم اور مستحق نامہ میں سے ہوتا ہے۔

[illegible]

اس کے بعد اسی دہائیوں میں اہل کومرتب فرمایا۔

جس کی مثال داروہا کہتے کہ کوئی کامل تو کسی زمان میں نہ ہو سکتی، ہاں اسے ممکن ہے تعمیر ہو سکے لیکن یہ پادری جو فری ہے وہ تو خزانہ جہی انہماک سے معزز ہے کہ وہ اپنے علم کو اپنے لیے نہیں رکھتا بلکہ اپنے شاگردوں کو بھی دے دیتا ہے۔ اسی لیے اسے شاگردوں کے لیے ایک بڑی کتاب لکھ کر ان کے لیے بھیج دیتا ہے۔

اور ایک نہ لکھتے ہی میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ میں نے اپنے رب کو بھول گیا ہے۔
 ہر صبح صبح کی دعا کرتے ہوئے کہتا ہوں: اے اللہ! تجھے یاد رکھنے والوں کو یاد رکھنا اور
 بھولنے والوں کو یاد دلانا۔ آمین (حدیث شریف)

[illegible]

فَلْيَسِّرْ لِي سُبُلَ الْفَقْرِ مِنْ لَدُنْكَ يَا مُنِيبُ
وَلْيَسِّرْ لِي سُبُلَ الْفَقْرِ مِنْ لَدُنْكَ يَا مُنِيبُ

یہ تمام مادی و فکری ترسیلے محض اربابِ شکیہ و شکایت کے لیے اور قربتِ اہل آزاد و مستطیع کے لیے نہ تھے بلکہ ان کے لیے تھے کہ ان کی خوشنودی و شرمندگی کے لیے۔

[illegible]

اس کے آجی مٹھو جس مذہب اسلم نے اس کو قائم کیا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَبِذَلِكَ خُتِمَتِ السُّرَةُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ

انہوں نے انھیں صوبہ سرحد میں تعینات کیا۔ انھوں نے انھیں ان کے اپنے علاقوں میں بھیج دیے۔ انھیں ان کے اپنے علاقوں میں بھیج دیے۔ انھیں ان کے اپنے علاقوں میں بھیج دیے۔

قائدہ (۲۴) تفسیر برای کی تحقیق

حضرت محمد بن جعفر سے معرفت ہو گیا تھا۔ اصل نام تھا عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن ابی طالب۔

جہد کے قرآن کی تفسیر میں ایک ایسے سے لکھ کر، اتفاق سے اس کی
انت کی گئی کیونکہ یہ سننا صحیح کی۔

۱۰۰ نفیہ کے لیے

[illegible]

مذہبی زندگی میں جو غلط فہمیاں ہیں ان پر غور کرنا اور ان کو درست کرنا ضروری ہے۔

[illegible]

چند دن بعد جب کچھ کھانسی ہوئی، پھر فوٹوں کے لیے دوبارہ لوگ تیار ہوئے۔ یہ لوگ کھانسی سے کہیں زیادہ کھانسی سے فوٹوں کے لیے تیار ہوئے۔ سماج کا کھانسی سے کھانسی کی وجہ سے کھانسی کے لیے وہاں بہت سے ان پر مبنی ہو گئے تھے۔

اس وقت میں جو انگریزوں کے ساتھ تھا، چاہتا ہی نہ کہہ سکتا تھا۔ اور حکایت نے ہاتھ دے کر اس کو روک دیا۔

کیونکہ وہاں حکایت ہی کی تھی۔

[illegible][illegible][illegible]

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِرَأْسِهَا وَإِنْ لَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَكٌّ فَاطْلُقْ بِهِ الْغُلَامَ بِالنَّاصِيَةِ
الْقُدْرَةَ وَبِقُوَّةِ الْكَلَامِ إِنَّهُ يَنْقَضُ بِكَ الْيَوْمَ الْعَاقِبَةُ إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَّاظِرٌ
إِنْ يَنْظُرْ إِلَّا رِجْلاً وَدُونَ ذَلِكَ النَّظَرُ أَوْ يَنْبِذُكَ كَمَا تَنْفِرُ الْإِبْرَاجُ الْخَافِ
وَالْقَلْبُ أَتَمَّ الْأَعْيُنَ وَتُزِيلُ الْعُقُبُ إِنَّهُ لَإِنْ يَنْظُرْ إِلَّا رِجْلاً وَدُونَ ذَلِكَ النَّظَرُ
أَوْ يَنْبِذُكَ كَمَا تَنْفِرُ الْإِبْرَاجُ الْخَافِ

ترجمہ: اور اگر تو کو قرآن میں شک ہو تو اس بچے کو ناصیہ سے اڑا دے۔ اور اس کی زبان سے قوت ہوگی۔ اور اس کی قوت سے آج کا دن ہی ختم ہوگا۔ انسان اپنے رب کے سامنے ہمیشہ نظر کرنے والا ہے۔ اگر وہ دیکھتا ہے تو صرف پاؤں دیکھتا ہے۔ اور اس کے دیکھنے کے علاوہ کوئی دیکھنا نہیں ہے۔ اور اگر وہ بھٹکتا ہے تو جیسے کہ ابراج سے بھٹکتا ہے۔

میں وہ ہے جو ہمیں صفت بخشنا ہے
 وہ شہیدِ حق ہو گا تو نہ سے پھر
 اسی شہیدِ مظلوم کی یاد میں ابھی
 شہرِ کربلا کی یاد میں ابھی
 جسے تم ماننے پر واپس نہ آئے
 گیتِ دل پہ لڑاؤ مسرا آئے
 توں نے بھی لڑاؤ کے دھڑلے کی تھیں دھڑکے
 پہاڑی اور دریا، جسے نہ تو کھڑی لڑائی ہو نہ پھرتی
 ساکھوں اور کھجور کے

[illegible]

فَرَادَا بَعْدَ مَضَى السَّاعَةِ الْخَامَةِ الْخَالِصَةِ
فَرَادَا بَعْدَ مَضَى السَّاعَةِ الْخَامَةِ الْخَالِصَةِ

مستانون لفظ الهم

[illegible][illegible][illegible]

ہم نے گزشتہ دو روز کے کتب خانہ میں رہ کر کتب خانہ کی کتابوں کو دیکھا۔ یہ کتابیں بہت ہی عمدہ تھیں۔ ان میں سے کئی کتابیں ہم نے پڑھیں۔ ان میں سے کئی کتابیں ہم نے پڑھیں۔ ان میں سے کئی کتابیں ہم نے پڑھیں۔

وَأَمَّا مَنْ أَتَىٰ فِي الْغَيْبِ وَابْتِغَىٰ لِنَفْسِهِ إِلَهًا دُونَ اللَّهِ فَلَا يَفْقَهُ تَرْجُوعَهُ لَدُنَّ اللَّهِ وَلَا يَبْلُغُ الْعِلْمَ مِنَ الْوَعْدِ ۚ

کونکے قبضہ کے تحت ہے، جب جرأت میں آج چمکتے ہیں اور اللہ صبر اور ایسی سستی والا اور جاننے والا ہے۔

بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِهِمْ فَلَا يُغْنِي عَنْهُمْ آلِهَتُهُمْ أَنَّهُمْ يُشْرِكُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ بَلْ هُمْ كَافِرُونَ

جس کوئی شخص اپنے لئے تو اسے دوزخ کی آگ میں ڈال دے گا۔

[illegible][illegible][illegible]

ان آیات سے دیکھا جائے گا کہ نبی کریم ﷺ کو سورۃ فاتحہ پڑھانے کا حکم تھا۔ یہاں تک کہ اس کی تفسیر بھی لکھی گئی ہے۔ اور اس کی تفسیر بھی لکھی گئی ہے۔ اور اس کی تفسیر بھی لکھی گئی ہے۔

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible][illegible]

ثم يورد في قوله تعالى في الزمر وفي الشورى الخطبة التي قرأها الحسن بن علي
الغري في سنة ٥٠٠ هـ في عتبات الشورى وفيها في الزمر من قوله تعالى
وَمَا تَحْكُمُ بِهِ أَرْسَالُ اللَّهِ وَلَا رَأْيُ الْمُسْتَفِئِينَ وَلَا يَتَكَلَّمُ بِحُكْمٍ وَلَا
يُحْكِمُ إِلَّا اللَّهُ الَّذِي عَلَيْهِ يَرْجِعُ الْأُمُورُ كُلُّهَا

[illegible]

یہ سائنس کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔ اس سائنس کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔ اس سائنس کی روشنی میں لکھی گئی ہے۔

[illegible]

اے اللہ! ہمیں متعرف فرمادو کہ جس نے ایک اللہ کو رکھا ہے۔

شُرک فی الدعا: زمانہ میں یہ کہہ کر کسی کو دعا مانگنا کہ جسے وہ چاہے، یا کسی کو شکر کہہ کر کہ جسے وہ چاہے، یہی شرک ہے۔

شُرَكَاءُ فَعَسَلِي

ایک کے بچنے کے چار عنوان چھپانے سے دوسروں کو شک ہے۔ اور دوا تو جیسید سے۔

[illegible][illegible]

تحریمات غیر اللہ کے بیان

[illegible]

عنوان بحث

[illegible]

مختصان: ۲۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لَكَ شَاكِرِينَ ۝ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ لِلْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ إِنَّا جَعَلَكُمَا خَلِيفَتَيْنَا ۖ وَبَدَأَ بَيْنَهُمَا الْقُرْآنَ ۖ وَإِسْمَاعِيلُ يُحْكِمُ لِسَانَهُ وَنُوحٌ نَدَىٰ إِلَىٰ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَنُوحٌ وَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي وَلِيُّ الْمُنِيعِينَ ۚ

عَنْهُ الْإِسْمُ

اور جو کہ انہیں تیس سال تک دلاق دوسرے سے ملے ان کی توجہ سے
 اور جو کہ انہیں تیس سال تک دلاق دوسرے سے ملے ان کی توجہ سے

عنوان: **نبأ عن ملك من ملوك الهند في أرض حلاط ملكوتها في**
الزمان بعد موت سليمان عليه السلام أنه ترك وراءه ثمانية
بنين وبناته وبناته وبناته وبناته وبناته وبناته وبناته وبناته
(ص: ١٠٠)

مے لوگو! زمین کی چیزیں جس سے مچھل پاگیزہ نکلتا، اور زمین طمان
میں سے مچھلنے والی چیزیں نکلتی ہیں۔ ان کے لیے ایک وہ نیکو کار پیدا
ہو گا جس سے ان کی زمین پر کھیتی باڑی ہوگی۔

عنوان ۱۵ بابیہ النور انصوا لکھنؤ کے مہتمم ہمارے قندیل کی
 و شکوہ الیہ لکھنؤ و انکا و تعلیمات و مہتمم ہمارے
 یعنی گرجے کے تحریکات و غیرہ کے حوالہ دیا بھی تو یہی ہر مذہب و ملت کے
 تعلق سے ہے۔ جس کے تحت تمام مذہب و ملت کے حوالہ دیا گیا ہے۔

اسراہیل و والدہ اور مخالف پاک تیز رہی جس نے دشمنوں کو دھوکا دیا جسے
 کہا ڈاڈا نے سچا کا شکر ادا کر دیا۔ اگر تم ایسی عملیات کرتے ہو۔
 کہنا: یہ مقصد پورے ہو گا۔
 ماسے۔

[illegible]

جب انہیں کہہ جانے کے لئے تیار نہ کیا ہے۔ اس کی پہچان کرنے کے لئے ہم کو اس کی پہچان کرنے کے لئے جس جہاد کو کیا ہے۔ غلو
 اس کے آپ جہاد کی پہچان کرنے کے لئے جس جہاد کو کیا ہے۔ غلو
 جس جہاد کو کیا ہے۔ غلو
 ایمان نہ ہو۔

[illegible][illegible]

عنوان ۱۱
عنوان ۱۲
عنوان ۱۳
عنوان ۱۴
عنوان ۱۵
عنوان ۱۶
عنوان ۱۷
عنوان ۱۸
عنوان ۱۹
عنوان ۲۰
عنوان ۲۱
عنوان ۲۲
عنوان ۲۳
عنوان ۲۴
عنوان ۲۵
عنوان ۲۶
عنوان ۲۷
عنوان ۲۸
عنوان ۲۹
عنوان ۳۰
عنوان ۳۱
عنوان ۳۲
عنوان ۳۳
عنوان ۳۴
عنوان ۳۵
عنوان ۳۶
عنوان ۳۷
عنوان ۳۸
عنوان ۳۹
عنوان ۴۰
عنوان ۴۱
عنوان ۴۲
عنوان ۴۳
عنوان ۴۴
عنوان ۴۵
عنوان ۴۶
عنوان ۴۷
عنوان ۴۸
عنوان ۴۹
عنوان ۵۰
عنوان ۵۱
عنوان ۵۲
عنوان ۵۳
عنوان ۵۴
عنوان ۵۵
عنوان ۵۶
عنوان ۵۷
عنوان ۵۸
عنوان ۵۹
عنوان ۶۰
عنوان ۶۱
عنوان ۶۲
عنوان ۶۳
عنوان ۶۴
عنوان ۶۵
عنوان ۶۶
عنوان ۶۷
عنوان ۶۸
عنوان ۶۹
عنوان ۷۰
عنوان ۷۱
عنوان ۷۲
عنوان ۷۳
عنوان ۷۴
عنوان ۷۵
عنوان ۷۶
عنوان ۷۷
عنوان ۷۸
عنوان ۷۹
عنوان ۸۰
عنوان ۸۱
عنوان ۸۲
عنوان ۸۳
عنوان ۸۴
عنوان ۸۵
عنوان ۸۶
عنوان ۸۷
عنوان ۸۸
عنوان ۸۹
عنوان ۹۰
عنوان ۹۱
عنوان ۹۲
عنوان ۹۳
عنوان ۹۴
عنوان ۹۵
عنوان ۹۶
عنوان ۹۷
عنوان ۹۸
عنوان ۹۹
عنوان ۱۰۰

اور حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی ہے کہ وہ تم کو اپنی مرضی کے مطابق کرے۔
 اور حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی ہے کہ وہ تم کو اپنی مرضی کے مطابق کرے۔
 اور حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی ہے کہ وہ تم کو اپنی مرضی کے مطابق کرے۔

[illegible][illegible]

اس کا تخلص حضرت ابو ذرؓ کے انعامی حسب ذیل ہے۔

چند روز بعد وہی کامرت کا حضور ہو گیا تھا۔ انھوں نے یہ سب کچھ
سن کر، جدا جدا اپنے اپنے گھر گئے۔ کہ جس کو موم مراد ہو کر

نقشہ آیات متعلقہ تحریمت اللہ

ان کے متعلق حکم ہے کہ ان کو باقی رکھنا اور ان کی مسرت کو قائم رکھنا ضروری ہے۔

| آیات | حوالہ | ترجمہ |
|-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَذْهَبَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا أَمَّا إِلَهُهُمُ فَكَانَ اللَّهُ أَحَدًا ۝۱۶ | پ: ۱۶، عائدہ: ۱۶ | سوائے اسکے کہ تم کو سنا دینگے مگر میں نے نہ جاننا کہ کوئی اللہ میں اللہ تم کو کہتا ہے جو چاہے۔ |
| وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِشَيْءٍ مِّن دُونِ اللَّهِ ۖ هُمُ الْفَرِيقُ الْخَالِصُونَ ۚ سَاءَ لِمُتَّبِعِيهِ الْعَذَابُ الَّذِي لَمْ يَرْفَعُوا إِلَهُهُ إِلَّا اللَّهُ أَلَمْ يَكُنْ يَكْفِ يَهُودَ | پ: ۱۷، عائدہ: ۱۷ | اسے ایمان والا اللہ کہ تم کو کہتا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہیں پوجنا چاہیے اور نہ ہی باکوئی غیر اللہ کو کہتا ہے کہ اس سے دوسرے کو بے دیکھے۔ |

اللہ کی نذر و نیاز متعلق آیات

| آیات | حوالہ | ترجمہ |
|---------------------------------------------------------------------------------|------------------|------------------------------------------------------------------------------|
| وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّاحِبِ ۚ | پ: ۱۸، عائدہ: ۱۸ | جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کو ہم نذر و نیاز میں لے کر لے جائیں گے۔ |
| وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّاحِبِ ۚ | پ: ۱۹، عائدہ: ۱۹ | اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کو ہم نذر و نیاز میں لے کر لے جائیں گے۔ |
| وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّاحِبِ ۚ | پ: ۲۰، عائدہ: ۲۰ | اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کو ہم نذر و نیاز میں لے کر لے جائیں گے۔ |
| وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّاحِبِ ۚ | پ: ۲۱، عائدہ: ۲۱ | اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کو ہم نذر و نیاز میں لے کر لے جائیں گے۔ |
| وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّاحِبِ ۚ | پ: ۲۲، عائدہ: ۲۲ | اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کو ہم نذر و نیاز میں لے کر لے جائیں گے۔ |

نقشہ آیات متعلقہ نذر و نیاز اللہ

ان کو کھانا حرام ہے اور دینے والا کافر و شرک ہے۔

| آیات | حوالہ | ترجمہ |
|---------------------------------------------------------------------------------|------------------|------------------------------------------------------------------------------|
| وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّاحِبِ ۚ | پ: ۲۳، عائدہ: ۲۳ | جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کو ہم نذر و نیاز میں لے کر لے جائیں گے۔ |
| وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّاحِبِ ۚ | پ: ۲۴، عائدہ: ۲۴ | اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کو ہم نذر و نیاز میں لے کر لے جائیں گے۔ |
| وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّاحِبِ ۚ | پ: ۲۵، عائدہ: ۲۵ | اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کو ہم نذر و نیاز میں لے کر لے جائیں گے۔ |
| وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّاحِبِ ۚ | پ: ۲۶، عائدہ: ۲۶ | اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کو ہم نذر و نیاز میں لے کر لے جائیں گے۔ |
| وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّاحِبِ ۚ | پ: ۲۷، عائدہ: ۲۷ | اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کو ہم نذر و نیاز میں لے کر لے جائیں گے۔ |

[illegible][illegible][illegible]

و وصیت اس فقیر

[illegible]

اسناد

[illegible][illegible]

[illegible][illegible]

مطلوبه را از خود خوانده و از آن غایت خواهد بود. بلکه در اینجا می بینیم که این مس. منوطاً به آنکه ما بخواهیم ثابت است. بلکه در اینجا می بینیم که این مس. منوطاً به آنکه ما بخواهیم ثابت است. بلکه در اینجا می بینیم که این مس. منوطاً به آنکه ما بخواهیم ثابت است.

[illegible]

تعارف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وسنلاہر عنی عبادۃ الذین صطفیٰ

حضرت سرورِ جنس علی رضوانہ کا علم و تقویٰ، کتاب و سنت سے مشق، اشاعت و توحید میں اہلک اور راہ حق میں مقاماتِ شہداء اور آپ کے دیگر عمامین اخلاقِ علماء اور عوام سے پیچیدہ نہیں۔ یہ آپ کے ابتدائی اخلاص اور غیبت کی برکت تھی کہ آپ نے اللہ کی توفیق سے جنگل میں ڈیرا لگا کر ساتھ برس تک توحید و سنت اور علومِ دین کی محض وجہ اشاعت کی اور پھر ہجرت سے ایک پائی کا سوال کر لیا۔ اپنے ہاتھ کی محنت (کتیبِ باری) سے مائے خود کھائے، ایل و عیال کی کفالت کوئے اور طلبہ کو کھاتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مردِ قلندر اور درویشِ باطنین سے دین کا وہ کام لیا جو کسی فائدہ کے سربراہ اور کسی دارالعلوم کے مہتممین سے بھی نہ ہو سکا۔ اے مائتاء اللہ۔

جس زمانے میں آپ نے بلالؓ کے گھٹان میں تدریس و تبلیغ کا آغاز کیا اس وقت مسئلہ توحید کو کھول کر بیان کرنا آگ سے کھینچنے کے مترادف تھا چنانچہ مسئلہ توحید کی واضح تبلیغ و اشاعت کی پاداش میں آپ کو چار گزہ مصروفِ مشغولیت شمسِ شہداء کا سامنا کرنا پڑا۔ ایسے آجائی گاؤں سے ہجرت کر کے رہنمورد کے لئے اور اپنی آؤنی زمین کے کچھ حصے سے بھی محروم ہونا پڑا مگر اس کے باوجود اس کو ہر مستقامت کے پائے ثابت و دوا جیش نہ ہوئی اور اپنے آبائی گاؤں و اہل بچوں سے چار میل دور اپنی زمینوں میں فز و شل پہنے دو دریاں چھ شہر فیض جاری کر دیا۔

مسئلہ توحید کے بیان میں آپ کسی پیچیدگی یا عداوت کے برگز و دوا نہ تھے اور شرک و بدعت کے خلاف سیبِ عرباں تھے۔ اس دور میں پنجاب کے چروٹی، سہارنپور، شیخوپورہ پشاور کے پوہری و افغلوں نے عوام کو توحید و سنت سے کوسوں دور کر دیا تھا۔ شرک و بدعت کو دین کا درجہ دے رکھا تھا۔ اس ماحول میں مسئلہ توحید کو واضح و درست کو غریباں کے بغیر عوام کی آنکھیں کھولنا ناممکن تھا۔ اس وقت صحیح عقیدہ عوام کی کوئی کمی نہ تھی مگر شرک و بدعت کے خلاف آذر اٹھانے کی جرأت کسی میں نہ تھی۔ یہ سہادت حضرت مسیح قدس اللہ سرہ و نور مرقدہ کے لئے مقدر تھی۔

یہ سعادت بڑا دوازدہ دست تا نہ بخیر خدا لئے بخشندہ

آپ مسئلہ توحید کے ہر پہلو کو کتاب و سنت کے خصوصی سے خوب واضح رکے بیان فرماتے اور اہل شرک و بدعت کی واضح نشانہ دہی کرتے تاکہ توحید و شرک اور سنت و بدعت کے سمجھنے اور پہچاننے میں کسی کو کوئی اشتباہ نہ رہے۔ مشرکانہ عقائد سمجھنے کو آپ صاف صاف شرک کہتے تھے۔ حضرت شیخ پروردگار صریحاً کہے اس روئے کو کو تاہ جنوں ملے شدت و جدت کا نام ہے کہ کشت کی برقی بول لی ہے ان وگوں کا پتھار ہے یہ کہ کائنات توحید و سنت اور شرک و بدعت میں ان کا آغاز تبلیغ ہے۔ "وگوں توحید و سنت پر قائم رہو اور شرک و بدعت سے جو" آپ بتاتے ایسے کھل بھول سے کیا ہو گا جب تک توحید و سنت کی پوری توضیح و تشریح نہ کی جائے اور ان شرک و بدعت کی تعین و تفسیر نہ کی جائے۔ اس وقت تک نہ تو تم تبلیغ ادا ہو سکتے ہو اور نہ عوام شرک و بدعت سے بچ سکتے ہیں۔ حضرت مسیح و روح اللہ و روح اللہ کا اندر تبلیغ کو بدھ وطن و مغربہ نے والے بھی سے خود اس مسئلہ کی اہمیت سے واقف نہیں اور ان میں سے بہت سے حضرات نے اس مسئلہ کو کاسق بھی اسی جیسی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ حضرات مہربوں پر معلوم فرود ہو کر ارشاد فرمایا کرتے ہیں۔

یہ سائل: مسئلہ علم غیب وغیرہ، فروعی ہیں، ان میں علامہ کو نہ الجھنا، وغیرہ وغیرہ
 جھوٹ سے خدا کی پتا، مانگ کر ان رضا جھوٹ سے بولتے، راقم الجھوٹ نے دوسری ہی کے ایک جھبہ میں اپنے کالوں سے
 ایک مولانا کو کمر بستہ کر دیا ہے اسے کتبہ کے قائل تو مکر میں کہ جی جی تھے انہیں حضور علیہ السلام سے جو اختلاف تھا وہ صرف
 رسالت میں تھا، واللہ والاعلیٰ راجعون۔

جو علماء و محدثین نے قرآن کی تفسیر میں ایسی برکت و دیباچہ کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ان عبادوں نے قرآن کی کبھی تفسیر ہی نہیں اور اگر کبھی تفسیر کی ہے تو اسے سمجھا ہی نہیں۔ عباد سے ان علماء کا تفسیر قرآن کے بارے میں بیشع علم صرف تفسیر حلالین ہے یا زیادہ سے زیادہ تفسیر مجاہدی کا تصور اس حصہ (صرف سورہ لقہ) کہنے کے حادس اور جہیز میں ہیں یا قاعدہ قرآن کا ترجمہ اور تفسیر سبقتاً سبقتاً رٹھائی جاتی ہے؟ اب یہ عجیب قرآن عمید کو کیا سمجھیں گے اور مسئلہ وضو کو کیا سمجھیں گے تو ان کے لئے قرآن نازل ہوا۔

حضرت مولانا حسین علی رحمانی کا قراؤن اچھا سمجھو ہی قرآن تھا۔ حضرت مولانا رشید احمد گھنوی اور حضرت مولانا محمد مظہر نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ اچھے باندہ اور حسین المنکر علماء سے آپ نے قرآن سیکھا سیکھا پڑھا اور علمائے سنیہ کو وہ دفعہ بغیر علماء کو پڑھایا۔ آپ قرآن مجید کے سرور و معانی اور معارف و مبانی سے بخوبی آگاہ تھے۔ مشرکہ توحید اور اقبلہ سنت کو قرآن نے جواہریت دی ہے اسے آپ ایسی طرح سمجھتے تھے اور قرآن مجید نے تبلیغ و اشدائے کفر کو طریقے تعلیم دیئے ہیں ان کو بھی آپ سمجھ کر پڑھتے تھے۔ قرآن نہیں ہی رہنے ان کے اندر تین توحید کا یہ مختلف پیدا کیا تھا۔ حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ فرمایا تھا۔

حضرت مولانا حسین علی رحمانی قدس سرہ نے بہت بلند پیرائے میں وہ فانی السحرید تھے۔ وہ قرآن مجید کی حرکات و سکنات سے بھی اللہ تعالیٰ کی توحید ثابت کرتے تھے۔^{۱۱}

حضرت امام پوری رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت شیخ قدس سرہ کے علم و فضل اور جہدِ قرآن سے نہ صرف بخوبی آگاہ تھے بلکہ یہاں اس کا اعتراف کر لیا کرتے تھے۔ حضرت مولانا عبداللہ قادری صاحب بھی حضرت شیخ الشیخ راہب دہلوی کے ہاتھ ہوئے وارا علوم راہِ حقہ دہلی میں عموماً دیکھے ہوئے رہے۔ آپ نے (ایما حضرت) ولید صاحب نے ایک دفعہ فرمایا تھا:

[illegible]

قرآن مجید نے مسند و تفسیر کو ہر جہت سے واضح اور روشنی کے بیان کیا ہے اور احاطہ میں قرآن سے بھی قرآن کا یہی مطالبہ ہے کہ وہ مسند و تفسیر کو ایسا انداز میں بیان کرے اور اس کے معانی میں احتمال و ابہام سے کام نہ لے بلکہ حیرت انگیز اور باری تعالیٰ ہے ۔

اَلْمُتَّبِعِينَ

اَلْمُتَّبِعِينَ
مُتَّبِعِينَ مَعَهُ (پچاسویں اور چھترم)

جنگہ لہ شاعر ہے۔

وَدَّ اَتُوْنَ مَذْهَبَ فِئْتِنِ الْغَوَاتِ (پٹا سہرہ و غوات)

وَدُّوا أَنْ يُدْعُوا مِنْ فِئْتَيْنِ إِتْرَافًا

روایت مولانا محمد امجد علی صاحبزادہ

۱۴. بروایت مولانا محمد امجد علی صاحبزادی

ایک اور جگہ ارشاد ہے: **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُخْلِفْ بِالْحَقِّ آيَاتَهُ** یعنی: ڈر کر اللہ سے اور مت کہنا جان کا فربہ کا اور
 فَوَلِّهَا مَنَاصِبَ أُخْرَىٰ (آیات ۱۱۰)

اس طرح کی اور بہت سی قرآنی نصیحتیں کا مشاعرہ یہی ہے کہ مشرکوں کے بیان میں کسی جمال و بہائم ایک زور زنی کو رد کر دیا جائے۔ جو شخص ان انصاف پر آئینہ کے پیش نظر مشرکوں کے بیان کرنے میں کسی سبب اور نرم پالیسی کا روادار نہ ہو۔ اس پر شدت کا الزام دینا انصاف سے بعید ہے۔ باقی رہا مشرک کا فتنہ کے حاملین کو کافر و مشرک کہنا تو اس میں بھی وہ متغیر نہ تھے بلکہ تمام علماء حق کا یہی مسلک ہے۔ جو مولانا قریب عہد علماء کے چند حوالے ملاحظہ ہوں۔

حضرت شاہ عبدالغفار محدث دہلویؒ فرماتے ہیں: **وَلَا تَنْتَحِوا أَنْتُمْ كَاتِبَ بَقَرَاتٍ** پر مقرر فرماتے ہیں: ”پہلے مسلمان اور کافر میں کیا جادہ کی حد ہے؟ اس آیت سے حرام ٹھہرا۔ اگر مرد نے یا عورت نے مشرک کیا اس کا نکل جانا واجب کیا۔ مشرک یہ کہ اللہ کی صفات کسی اور میں جانے مثلاً کسی آدم کو سمجھ کر اس کو ہر دلت معصوم ہے یا وہ تو چاہے کر لگتا ہے یا ہمارا بھلا یا برا کرنا اس کے اختیار میں ہے ہدیہ کہ اللہ کی تعظیم کسی اور پر مخرج کوئے مثلاً کسی چیز کو معبود کرے اور اس سے حاجت طلب کرے اس کو محاربان کر۔“

حضرت حاجی احمد داد اللہ جابر مدنیؒ فرماتے ہیں: **وَلَا تَنْتَحِوا أَنْتُمْ كَاتِبَ بَقَرَاتٍ** پر مقرر فرماتے ہیں: ”مذہب غیر از جہان و ظریف جان کر کرے گا تو مشرک ہو گا۔“

حضرت مولانا رشید احمد گلگامیؒ فرماتے ہیں: ”

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: **وَلَا تَنْتَحِوا أَنْتُمْ كَاتِبَ بَقَرَاتٍ** پر مقرر فرماتے ہیں: ”مذہب غیر از جہان و ظریف جان کر کرے گا تو مشرک ہو گا۔“

”میں انہماک ظریف غریب غریب فعالی کو ترک کرتا ہے۔“

اس فتوے پر حضرت کنوئی کے علاوہ حضرت مولانا محمد یعقوب کنوئی اور حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند اور دیگر علماء کرام کے تصدیقی دستخط ثبت ہیں۔

اسی طرح فتاویٰ رشیدیہ صدر سوم کے میں ہے: ”

”جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالم الغیب ہونے کا معتقد ہے سادات متضیع کے نزدیک قطعاً مشرک کا ذریعہ ہے۔“

اس فتوے پر حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن حضرت گلگامیؒ حضرت شیخ الہندؒ اور مولانا فیض احمد مبارکپوری کے علاوہ متعدد علماء کی تصدیقات ثبت ہیں۔

اور حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں: ”

”بزرگوں کی خدمت میں کافر اور کافر کے واسطے ذبح کیا جاوے کہ وہ بزرگ ہم سے خوش ہوں اور ہمارا کام کر دیں اور ان کو مشرک فی انکونین نہ کہ اور ان سے تعجب کے لئے ذبح کرے اور ذبح سے وہی مقصود ہوں چنانچہ اس زمانہ میں اکثر جہل کا یہی عقیدہ ہوتا ہے تو یہ عقیدہ کہنے والا مشرک اور وہ ذبح بالکل حرام ہے اگرچہ بوقت ذبح اللہ کا نام پڑھا جائے۔“

حضرت مفتی عزیز الرحمن صاحب مفتی اعظم دارعلوم دیوبند کا فتویٰ :-

”مہریت شریعت میں ہے، اور اذما سمعتنا فاستمعنا“ یاد کرو اور سوئے فائز میں خود اور اس کے اہلک تقیہ کو اہلک
 قسطنین اور فرمایا کہ ”خوفاً منیٰ“ کہ تم میں سے کوئی ایک کو نہ صرف جانتا صاحب دہم شیطان ہے بلکہ
 ہے اور تم کہ ہے ”وقل و علی والعلوم علی“

[illegible]

حضرت شیخ قدس سرہ کے فہم پر ان ائمہ نے تفسیری فوائد و نکات اور مسئلہ توحید پر استغراق کو علماء و اشراف نے نظر استحضار دیکھا ہے صریحاً کہ

[illegible][illegible][illegible]

۱۹۴۵ء میں جوہر مخدوم بنوایا جس میں تمام کافر فرس سیکڑوں کا چملا اکی ہو کر آگ میں حضرت مولانا حسین احمد دہلوی نے ان کی طرف سے حضرت مولانا حفصہ الرحمن سے ۱۷ دسمبر ۱۹۴۵ء کو حضرت سید قدس سرہ کی وفات کے حسب ذیل تہنوار پیش کیا۔

”جمعیۃ علماء ہند کا بانی اور صدر حضرت مولانا محمد امجد علی خاں صاحب دہلوی جو توحید کے بیان میں سینے پر عیاں اور قدم پر نور اور دعوات کے خلاف جہاد کا مستحق تھے اور علامہ محمد تقی عثمانی صاحب دہلوی نے ان کا مذہب و ملت اسلام کے نشان کے حامل تھے، کے ساتھ ان کا انتقال کو ملت کا اٹھنا ان عظیم خیالات کے لئے پہلی حزن و ملال کا اظہار کرتے تھے۔ حضرت مولانا صاحب دہلوی کے مکتوبوں سے ان کا شمار کرتے تھے۔“

مورخان منظور نظامی فرمایا کرتے ہیں :-

[illegible]

مفسر القرآن و تفسیر القرآن

موجودہ محمد زکریا محدث سہاؤنی اور شیخ الاسلام کے تصدیق میں کچھ لکھنا اس مصادیق کو نہ مولانا عبد العزیز کو جواز دینی نظر آ رہا ہے۔
 عشر علی ای علی کتابہ العزیز من فاعلہ اللہ مفادہ ارشاد و ہدے الامتہ سبیل الرشاد اعتق شیخہ المظفر علیہ السلام
 ذوالکلمات الخفیۃ صاحب انک البعد فی فی علم القرآن والسنۃ الخفیۃ عدۃ آخرتی وسیلۃ مغفرۃ شیخہ و مطلق مولانا
 المدبولی حسین علی (رحمۃ اللہ علیہ)
 اس کے بعد مولانا محمد زکریا فرماتے ہیں:-

قلت: وکان المستفیہ من اشد الناس فی رد الدعات حتی یکفر خلاۃ اهل البعدۃ والواحدین،
 یمارے کیش حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ تعالیٰ ایک بلند پایہ مفسر قرآن صاحب بصیرت محدث شیخ المظفر صاحب مشہور کتب مفت
 قرآنی المتوجہ اور شرک و بدعت کے لئے سیف عرابی ہوئے کے علاوہ عارف کامل اور تمام سلاسل تصوف میں صاحب رشا بھی تھے۔ قدوة و تہذیب و
 علوم و فنون اور شہادت و شہرت کے تمام درجہ دار و مالک مولانا سید احمد رضا بخاری نے کسی درجہ سے سمیت ہوئے کا مشورہ کیا حضرت شاہ صاحب
 نے حضرت مولانا حسین علی کی خدمت میں حاضر ہو کر سمیت ہوئے کا مشورہ دیا جس پر بخاری صاحب نے مقدمہ دار و الیاء و جلد دوم میں لکھا کہ زکریا
 حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کرتے تھے۔

اس وقت پنجاب میں صرف ایک ہی جلی کامل ہے درود مولانا حسین علی میں لیکن انفسی لوگوں نے ان کو مولانا ہی مشہور کیا اور ان کے
 فیض سے محروم ہو گئے۔

ان افہامات سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا علمی اور علمی باہر علماء و علمائے کرام کے نزدیک مسلم تھا
 آئمہ و صوفی میں تفسیر جوامع القرآن کے نام سے قرآنی احادیث اور تفسیری نوادر کا جو مجموعہ تیس قرآن کریم کی تفسیر میں شریک
 جاربائے وقت و قہرۃ السالکین اس کے مصنفین حضرت شیخ مولانا حسین علی تھیں ان کے تفسیری مسائل کے تفسیر کی کثرت و شمول ہے جن کی ترتیب نے
 تین کا کام حضرت کے تفسیر خاص شیخ القرآن حضرت مولانا فہم ازہد تھانے حضرت امام کے نام کے نام لکھا اور مقدمہ دار و الیاء نے فرماتے ہیں کہ حضرت
 شیخ قدس سرہ کے تفسیری نوادر قرآنی احادیث سے خاص طور پر حضرت کو گواہ فرماتے ہیں حضرت شیخ القرآن صاحب سال تک حضرت قدس سرہ کی
 خدمت میں رہے اور ان کے کفر خاص کے مطابق ان سے قرآنی احادیث و احادیث کی تفصیل فرمائی اور کم و بیش ۱۰ سال سے اپنے شیخ کے قرآن و قرآن کریم
 کو اس لئے کہ جس میں اس وقت تک پاک و پند کے علاوہ دیر و اطہار، ائمہ و اہل بیت، ائمہ و اہل بیت، ائمہ و اہل بیت، ائمہ و اہل بیت کے تبار و احادیث
 ان کے دوسرے سے مستفیض ہو چکے ہیں اور اپنی اپنی جگہ کسی طرح قرآن کی تفسیر میں مصروف ہیں

حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علم قرآن میں صرف تین واسطوں حضرت مولانا فہم ازہد و مولانا فہم ازہد و مولانا فہم ازہد
 مولانا شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ سے لے کر حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ سے لے کر حضرت
 مولانا شاہ ولی الرحمن رحمۃ اللہ تعالیٰ سے لے کر حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ سے لے کر حضرت

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی آج اپنے زمانے میں منفرد و تحقیق کے مالک و علوم اسلام میں امامت اور اجتماع کا درجہ رکھتے تھے حضرت
 شاہ صاحب کے قرآنی علوم و احادیث حضرت مولانا حسین علی صاحب کو اپنے شیخ کی وسعت سے دلالت میں ہے اس کے ساتھ انہوں نے اپنے فطری
 جذبہ فراست اور خدا و الوہیت سے کمال دیا۔ اگلے حال اور صدق محال کو اپنا شمار کیا۔ بڑا علانیہ اور ظاہر و باطن میں اتباع شریعت اور تقویٰ کو اپنا
 گواہ تھے تعالیٰ نے ان پر کائنات اور سرور و عزت کا راز اس کھل دیا اور قرآن بھی اس کو اپنی بصیرت اور فیاض کلمہ فرمایا جو ان کے کسی نام کو
 حاصل نہیں تھا۔ بلاشبہ حضرت مولانا حسین علی آج اپنے زمانے میں قرآنی علوم کے امام تھے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کی معنوی تفسیر کے اس دور میں ان کو کھن
 قرآن کی خدمت اور وحایت کے لئے ان پر حضرت مولانا کے انارک تفسیر کو کلام حق لکھنے کے لئے ان کی حسیہ کی مسلسل اور کمر سے علم اللہ کی خدمت سے فرما
 اور رہنمائی کے طور پر چنیدہ ہیں۔ ان کی جاتی ہیں جن کا وہ تفسیر میں خاص فیض فرماتے تھے۔

۱۔ ہر صورت کا ایک دعوئے معنی اس کا محور اور مرکزی موضوع ہوتا ہے جو اس میں ایک بار یا کئی بار پوری مرآت سے مذکور ہوتا ہے اور صورت کی باقی تمام باتیں یا واسطہ یا واسطہ ہی کے گرد گھومتی، ورنہ کسی ایک طرز سے اس کے ساتھ متعلق ہوتی ہیں بشکل بعض آیتوں میں مرکزی دعوئے کے الفاظ ————— دلائل قطعیہ، دلائل قہر ————— مذکور ہوں گے لیکن آیتوں میں مرکزی موضوع پر پوری گہائی اصل دعوئے کے مختلف بیرونی کو اہمیت کرنے کے لئے اس کا عدد ہو گا سو اذ قہر دس دعوئے توحید کا مین بار اعداد کیا گئے ہیں ایک شریک فی الہاء۔ دوسری شریک فعلی اور تیسری جبر شفاء۔ تہ قہر کی نفی مقصود ہے۔ ————— لیکن آیتوں میں اصل دعوئے کو ماننے والوں کے لئے دشمنی اور آخری اشارت اور نہ ماننے والوں کے لئے دشمنی اور آخری تحذیر کا ذکر ہو گا وغیرہ ایک سوالوں کی ترتیب اتفاقی یا اجتہادی نہیں بلکہ توحیفی ہے اور ہر صورت اپنے قابل اور تابع کے ساتھ باقاعدہ مرتب ہے۔

۲۔ اسی طرح ہر صورت کی آیتیں بھی سلسلہ نظم و ربط میں منسلک ہیں۔
۳۔ آیت کا وہی معنی و مباحث ہو گا جو اس کے تحت مصلی اللہ علیہ وسلم صیاد کریم اور نبیین رحمہم اللہ علیہم سے صحیح سند کے ساتھ منقول ہوا و آیت کے ماقبل اور مابعد سے مناسبت رکھتا ہو وہ اسلام کے سلسلہ اصولوں کے خلاف ہو نہ خواہ مذہبیت کے۔
۴۔ حتی المقدور آیت کا اس اصطلاح میں ایک جیسے جس میں حذف و تقدیر کی ضرورت ہی پیش نہ آئے یا کم از کم اس کا استحباب کرنا پڑے بشکل نقطہ "اذا نکاحا متعلقین علیہم طور برہمک" اذکس "مقدور" تا جب تک کہ حضرت شیخ قدس سرہ اور آقا کے بعد کسی شخص نفس مذکور کو اس کا حاصل قرار دیتے جس کی کوئی غلط فہمی نہ ہو بلکہ صحیح ہے۔

۵۔ حتی النوح آیت کا اس معنی میں کہ حد سے گزرنے والی چیز اور شہ وادری نہ ہو اور تکلف جواب کی ضرورت ہی پیش نہ آئے بشکل انھما بلکہ نفس الف لہ کو عام طور پر استغراق کے معنوں میں لیا جاتا ہے پھر اس سوال جواب کا طویل سلسلہ شروع ہوتا ہے جو علماء اور طلباء میں کثرت کے مسئلہ ایک بہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ جب تمام تقریریں اللہ تعالیٰ کے ساتھ متعلق ہیں تو پھر خدا کی کیوں تقریر ہے کی حال یہ ہے کہ خدا کی تقریر جو قرآن میں مذکور ہے پھر اس سوال کو جواب دیا جاتا ہے کہ خدا کی تقریر بھی دراصل خداوند تعالیٰ کی تقریر ہے کیونکہ مخلوق کی ہر چیز جو اس کے سرخیز اور خداوند تعالیٰ ہے اس لئے کسی مخلوق کی جو قدرت کی جو قدرت ہوگی وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی قدرت ہی ہے۔

لیکن حضرت شیخ رحمہ اللہ کو اس کے حقیقی معنی میں حد تک دل فرماتے ہیں اور جو سے اللہ تعالیٰ کی صفات الوہیت مراد لیتے ہیں اب بعد اللہ کا مطلب یہ ہو گا کہ صفات الوہیت معنی وہ تو ہیں اور محققین جو کسی ذات کے الٰہی اور مجید و قوی ہونے کے لئے ضروری ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں اور اس کے سوا کسی دوسری جہت میں نہیں پائی جاتی ہیں اس معنی میں سوال مذکور اور اسی نوع کے دوسرے سوالات وارد نہیں ہوتے۔

اسی طرح بنیاد حشمتین اور صرف توحید سے مراد یہ ہے جس میں استقامت کا لفظ رکھ دیا گئے ہے یہ سوال یہ تھا کہ اگر خداوند متعالیٰ کے لئے چھوٹے بڑے کاموں میں دوسروں سے استقامت کرتا اور مدد مانگتا ہے اور یہی استقامت صرف جاذبہ نگاہی سے اور خود اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے وہ لفظ لا اعلیٰ البقرۃ الشقیۃ ہے ۱۶ ذیل و لا یسئلہ احد و لا تعالیٰ میں ایک دوسرے کی مدد کو "لینہ استقامت" اپنے قوم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مل کر یہی اس سوال کا جواب دیا جاتا ہے وہ صورت ہے اس لئے حضرت شیخ رحمہم اللہ نے استقامت کو یہاں عموم پر رکھا نہیں فرق کے حکم استقامت سے صرف اپنی امور میں استقامت مراد لیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مل کر اور اسباب عاویہ سے مدد و اولاد و حلالہ کرنا روزی دینا یا دینا یا عبادی سے شفاء دینا یا فکیر آسان کرنا یا مصیبت دور کرنا وغیرہ قرآن مجید میں جہاں کہیں غیر اللہ سے استقامت کی نفی کی گئی ہے وہ اس میں ماقول و ما بعد امور سے شخص ہے جو اللہ تعالیٰ سے تہ اور خداوند سے باہر ہیں جو امور اسباب عاویہ کے تحت ہیں اس میں باہمی استقامت و تعاون ضروری

ہے نہ ایک مستعین سے اس کی نفی مقصود ہے۔

۶۔ بعض مفسرین نے نسخ کا وسیع مفہوم سامنے رکھ کر کہا ہے کہ اس کو منسوخ قرار دینا یکنفرہ کے خاص مفہوم۔ جو کتب کی قیادت باقی رہے اور اس کا حکم اٹھ جائے۔۔۔۔۔ کے میں نظر انداز کر سکی تو فی الواقعہ نے صرف میں آتوں کو منسوخ مانا ہے حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جہاں نے میں سے قیادت مانا کہ منسوخ قرار دینا اور نہ ان کی کسی تو جیسے خدا کی کر دہ منسوخ نہیں رہیں لیکن حضرت اشباح مولانا حسین علی رحمہ اللہ کے نزدیک یہ پانچ آیتیں بھی حکم میں منسوخ نہیں اور اپنے ان اصول کی اپنے اپنے موقع پر نہایت عمدہ توضیح فرمادی ہے۔

تفسیر حواہ القرآن کی ترتیب میں مذکورہ بالا امور کا خاص خیال رکھا گیا ہے اور جو آیتیں حضرت شیخ رحمہ اللہ کے افادہ کو کما حقہ بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے مزید برآں بطور تائید عربی تفسیروں کے اصل حوالے بھی ساتھ شامل کر دیے گئے ہیں حضرت شیخ کے افادہ کو تفسیر میں بالتفصیل بیان کرنے کے علاوہ ایک مختصر و کامل عربی اقتصار کے ساتھ بھی ذکر کر دیا گیا ہے۔ حضرت شیخ قدس سرہ سے جو حکم برکت کی تفسیر مشتمل نہیں تھی اسلئے کہ مزاہد اول تفسیر دل سے مستطابہ کیا گیا ہے تاکہ کتاب تکبیر مکمل اور مستند تفسیر کی صورت میں ہر علم کی خدمت میں پیش کی جاسکے۔

وَبِنَا قَسَمَ لَلَّهِ إِنَّهُ اسْمُ الْعَلِيمِ وَمَا تَوْحِشُنِي إِلَّا فِتْنَتُهُ عَلَيْهِ
تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ غَیْبِ

احقر ابو احمد سجاد بخاری

لیلة الجمعة ۱۲ محرم الحرام ۱۳۹۵ھ



مقرنات مشاہیر علماء اسلام و آراء مشائخ عظام

(۱) مؤرخ اسلام حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ مدظلہ

کی رائے

درست میں آپ کی کتاب بخیر نظر آئے۔ دینی و دنیوی خوشی ملی کہ آپ کے شیخ احمد علیہ السلام نے قرآن پاک پر فکر و محنت کی بڑی دولت پائی تھی۔ اور آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ ان سے متفق ہوئے۔ اختلاف افغانی تو لگ جیسے ہے مگر مستشرقین کوٹ کے مطابق کوچر مسیحی انہوں نے سمجھا ہے وہ ہندوستان میں مولوی زادہ ہے مسئلہ توحید میں ان کا انہماک واستغراق صوفیانہ اصطلاح میں ان کی کیفیت پرانی کاغذ پر علم ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی روح پر نور بارشیں مازلں فرمائیے۔

لے سے تفسیر جو مہارت ان کا ہندوستان سے لے کر ان کی کمالی مہارتیں مشتمل ہو چکا ہے (دہا ۲)

خليفة مازون رئيس المجلس من حضرت مولانا حسين علي رحمة الله عليه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَنَّ لَهُ شُكْرًا إِلَّا بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ أُولَئِكَ عَلَى شُكْرِ اللَّهِ فَاعْتَدِلْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

ہم تقریباً سو ابھیلا کر خوار استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد ولی اللہ صاحب نیال

[illegible]

فَإِنَّا الْعَبْدُ الْعَاجِزُ وَهَلْ لَنَا شَرْعٌ مِنْ شَيْءٍ مِثْلَ نَوَالِ مُنْطَلِقِ كِبَرَاتِ

۱۸) تقریباً محدث نجیر فقید بعید حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی

شیخ الحدیث دارالمصنوعہ شندورہ پانچ

[illegible]

ظفر احمد عثمانی علیحدہ نوازہ معلوم شدہ رہا۔

(۱) توفیق جامع علوم و فنون عظیمہ، استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا رسول خان صاحب

شرح الحديث، جامع الشرفية، مسلم، باون، لا هوو

[illegible]

محمد رسول خالق بخلاف انكر خدوم جاسع اشر فيه مسلم ابو من لا هو نور

اور اس کی مصنف سنا اور شراعت فہمی کی بنا پر کوئی لغزش ملی جو اس سے ہو سکتی ہے، اس نے ہر کسی سے اس مسئلہ کی تفسیر اور انفرادی اور دوسرے اہل علم کو اس مصنف سے اختلاف جو توجہ علی انداز نہیں کیا، چند مسائل با اشیات کی وجہ سے بھی کتب کو صرف تفسیر منکر ہو گئی کہ اس کے صاحب سے روکا جائے اور جو کتاب سے استفادہ کرنے میں رکاوٹ ڈالی جائے، بلکہ جائے کو کعبہ خیر نہیں اور فردی یا تعدادی کی مانند ملی جو عربین یا زیدیہ و اہل فرار کر کے کشادگی کی جائے اور ان کی روش میں یا ان پر تنقید کی جائے جس میں مصنف کو کسی ان بات پر دوبارہ نظر کرنے کی حاجت نہ ہو کیا جائے اس کا یہاں مناسب نسخہ بھی کام نہیں ہوا۔ اس قدر کہ کاتبی خط میں سے لغزش ہو جائے تو یہاں سے اس کا یہاں سے اس مسئلہ کے طور پر اہل فرار نہ تشریح کی تفسیر کثافت کو بڑھ کر آتا ہے۔ حقیقت تو بالکل غلط و ثابت ہے کہ بہت سی آیات کی تفسیر لغزشی و غلط ہے سب احقر کے حکم میں اس انداز سے کہ جس سے مغزوں کی تائید ہوتی ہے، اور اہل مفت کے مسئلہ حق کے خلاف آیات کی دو غلط بدست نہیں بلکہ اس کے باوجود جو کثافت میں بہت سی غلطیاں اور غلطی کے نادر نکات و حقائق اور لغوی اور لغوی حقیقات ہیں جن سے ثابت ہوا تھا کہ ہر حال میں لغوی ہے تو بعد میں آئے والہ و نہ مصنف میں مثلاً امام زہریؒ، قاضی بیلوقیؒ، ابو اسودؒ اور مزملہ قاضیؒ نے اگرچہ ان خاص آیات کی تفسیر میں کثافت کی رائے نہیں لی، مگر ان پر تنقید کے بعض دہرا ہیں کہ ان کے قواعد و ضوابط کے خلاف تفسیر کی حقیقت و درست کار انہیں نے پیش از اعتقاد کیا، بلکہ ان تمام تفاسیر کا بنیادی یا تفسیری کثافت ہی ہے۔ آپ اگر یہ غرض مبالغہ فرمائیں تو ان تفاسیر میں کثافت کی پوری پوری حجابیں بعد آپ کو موجود ہیں گی جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ نسخہ اگرچہ کتب لغوی کی بھی نہیں تھیں، مگر چند مسائل میں اگر اختلاف ہوا تو پوری کتاب کو منکر کر دیا۔

ابو حامد و مسند میں اس مسئلہ اور مشغول امور کی بددستی میں بھی سید کہتا ہے کہ اہل علم اس تفسیر کے سامنے کسی بھی حدیث و روایت سے غرض اور توجہ اختیار نہ کریں گے، بلکہ اس کے خلاف اس کی تفسیر میں وہ غلطیاں دیکھیں گے جو اس کی بنا پر اس کے مفید و علمی جزا سے کوئی کو فہم نہ کریں۔ اور جدید تفسیر کو قابل ترک اور بدست تنقید بنائیں۔

مذکورہ تفسیر میں کتب کو یہ غرض نہیں اور خاص کر اشاعت علم قرآن مجید کی غرض کے لئے نادریر غلط و غلط اور مفید و نادریت سے محفوظ و منور رکھے۔ آمین۔ اللہ اعلم بالصواب۔

حق العباد سید سیاح الدین کا کاغذی نسخہ اشاعت العلوم میں جامعہ طبعیہ

بہار دیہاتی لاہوری سنہ ۱۳۰۰ھ

(۱) تقریظ حامد ملت و امی سنت حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ مآثر بخاری

صندہ تنظیم و اجل سنت پاکستان (مستان)

شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب قلم اعلیٰ کو رب عزت کے اپنے کلام قدیم قرآن کریم کی خدمت کے لئے نہیں یا ہے۔ آپ نے کتب اللہ کی مشر و اشاعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے۔

قرآن کریم کا یہ نظر و جزا تفسیر ہی مسئلہ ایک کڑی ہے حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد لاہوری حضرت مولانا صاحبین علی صاحب جو تفسیر کی تفسیر و جزا تفسیر اور مولانا صاحب کتب و حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رحمہما اللہ کے فوائد کی ترتیب و اشاعت قرآن کریم کی ایک بڑی خدمت ہے جو انہوں نے خدمت اللہ کے لئے اپنے ایک مقبول بندہ حضرت شیخ انور کے لئے ہے جو اسی اعزاز و شرف پر حضرت محمد کی خدمت میں میرا تبریک پیش کرتا ہوں۔

سید نور احمد بخاری خادم تحریک تعلیم اہل سنت پاکستان، لاہور، پاکستان